شاد باش و شاد زی اے سرزمینِ دیوبند
عالم میں کیا تو نے اسلام کا جھنڈا بلند
ناز کر اپنے مقدر پر کہ تیری خاک کو
کرلیا اِن عالمانِ دینِ قیم نے پسند

نغماتِ دیوبند

تقاریظ

ادیب العصر حضرت مولانا ریاست علی صاحب ظفر بجنوری دامت برکاتہم
استاذ حدیث دار العلوم دیوبند

ادیبِ شہیر حضرت مولانا قمر عثمانی دیوبندی دامت برکاتہم
استاذ حدیث دار العلوم وقف دیوبند

مؤلف ابن الانور محمد فیصل عثمانی دیوبندی

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہدیۂ پرخلوص من جانب مرتب برائے احقر الوری عبد الصمد رشید

۱۳/۱۹ ۵۳۶

علمائے اسلام وشعراء دیوبند کی اسلامی وادبی تخلیقات کا ضامن

نغماتِ دیوبند

جس میں حضرت اقدس آقائے نامدار محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ پر کہی گئی بابرکت نعتوں کا مجموعہ جو ہمیں عشق رسولؐ سے لبریز ومنور کردے اس کے علاوہ معروف علماء، شعراء کی حمدیں، نعتیں، نظمیں اور ترانوں کے ساتھ اسلامی ادبی ودیگر موضوعات پر منظوم کلام کا دلکش وپسندیدہ انتخاب

مرتب:

ابن الانور محمد فیصل عثمانی دیوبندی

﴿شائع کردہ﴾

مکتبہ کریمیہ دیوبند

ضلع سہارنپور یوپی

Scanned by CamScanner

انتساب

(۱) اس کتاب کو میں سرکارِ دو عالم سید المرسلین اولین و آخرین، خاتم الانبیاء آقاء نامدار حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک حیات طیبہ کے نام منسوب کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں، جن کی ذاتِ اقدس پر مجھے امتی ہونے کا فخر حاصل ہے۔

(۲) علم وعمل اور رشد وہدایت کی سرزمینِ دیوبند کے اُن باکمال علماء، صلحاء و فضلاء کے نام جنہوں نے اپنے تن من دھن کی بازی لگا کر دنیا کے کونے کونے میں اہل سنت والجماعت کی قندیل کو روشن کرنے میں اپنی زندگیاں صرف کیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں کروٹ کروٹ چین و سکون دے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین

کوئی بزم ہو، کوئی انجمن، یہ شعار اپنا قدیم ہے ☆ جہاں روشنی کی کمی ملی وہیں ایک چراغ جلادیا

خاکسار محمد فیصل عثمانی دیوبندی

✦✦✦

تفصیلات

نام کتاب : نغماتِ دیوبند (حمد، نعت، نظم، ترانے)

مرتب : ابن الانور محمد فیصل عثمانی

کمپیوٹر کتابت : عمر الٰہی، دیوبند 9358013409

باہتمام : طاہر منظر عثمانی

اشاعت اوّل : محرم الحرام ۱۴۳۶ھ

قیمت :

ناشر : مکتبہ کریمیہ دیوبند

Scanned by CamScanner

فہرست عنوانات نغماتِ دیوبند

رائے گرامی ۶
تاثرات ۷
سرزمین دیوبند ۸
حمد و مناجات ۱۰
حمد باری ۱۱
حمد باری تعالی ۱۲
حمد باری ۱۳
حمد جل جلالہٗ ۱۴
درود وسلام ۱۴
ہدیہ سلام ۱۵
حُبِ نبویؐ ۱۶
ہر ایک جگہ ہے مقیم تو ۱۷
اللہ ہو اللہ ہو ۱۸
میرے مولیٰ ۲۰
مناجات ۲۱
تیرا جلوہ رہ گیا میری روح میں سما کے ۲۲
یا اللہ ۲۳
نورِ بصیرت ۲۴
نبی اکرم شفیع اعظمؐ ۲۵
نعت شہ عالم سناتے ہیں ۲۶
مدینہ کی دلکش بہار اللہ اللہ ۲۶
دربارِ انورؐ ۲۷
گنبدِ خضریٰ ۲۷
میرے مولیٰ تیری قدرت ہے ۲۸
بہارِ مدینہ ۲۸
درود وسلام تم پر ۲۹
سرورِ انبیاءؐ ۳۰
درود آیا سلام آیا ۳۱
رحمۃ للعالمینؐ ۳۱
میرے آقا میری مدد کر ۳۲
سرورِ عالمؐ ۳۳
نور ۳۴
قرآن پاک ۳۶
حسرت ہے مدینہ جانے کی ۳۷
تیرا ذکر دونوں جہاں میں ہے ۳۸
خدا نے وہ بلندی کی عطا فخرِ دو عالم کو... ۳۹
میں مدینے جا رہا ہوں ۳۹
تیرے دیوانے کہاں جائیں ۴۰
وہ لوگ جن کو نبی سے ہے نسبت ۴۰
نعت النبیؐ ۴۱

Scanned by CamScanner

پڑھوں نعت محمدؐ.......... ۴۲
سجدوں کی تڑپ اللہ اللہ ۴۳
سلام آیا ۴۴
نبیؐ نبیؐ نبیؐ نبیؐ ۴۵
وہ نورِ ہدیٰ ہے ۴۷
الفت خیرالانامؐ ۴۹
نعت شریف ۴۹
صلِ علیٰ ۵۰
مدینہ کے آقا ۵۰
نعت مصطفیٰؐ ۵۱
خلافِ بدعت ۵۱
مدینہ مجھ کو بلالیں آقاؐ ۵۲
ماہِ رمضان المبارک ۵۳
میں عاصی ہوں لیکن یہ اُن کا کرم ہے ... ۵۳
فاصلوں کو تکلف ہے ۵۴
دعا مانگ رہا ہوں ۵۴
یا رسولِ خداؐ ۵۵
نمونہ بن ۵۶
ہم سے پوچھتے تھے لوگ منزل کے نشاں ۵۸
وہ نور بن کے ۵۹
ہر جانب ایمان کی شمعیں روشن کر ۶۰
نعت سرکار کی پڑھتا ہوں میں ۶۱
سرکار کی سنت جو اپنائے ہوئے ہیں ... ۶۲
فضیلت رسولؐ کی ۶۳
ہر ایک شے کو اجالا نبیؐ سے ملتا ہے ۶۴
یاالٰہی حشر میں خیرالوریٰ کا ساتھ ہو ۶۵
نبیؐ کے چاہنے والے ۶۶
بارشِ نور ۶۶
حضورؐ کی رحلت ۶۷
اسلام کے بانی رسولؐ ہیں ۶۷
مکہ سے مدینہ کا سفر اچھا لگا ۶۸
آقاؐ نے امتی کو خدا سے ملایا.......... ۶۸
کیوں چاند میں کھوئے ہو؟ ۶۹
نعت النبیؐ ۷۰
کفن میلا نہیں ہوتا.......... ۷۱
قرآن کی فریاد ۷۲
قرآن کی ہدایت بھول گئے ۷۳
اسلام پہ جان دیں گے ۷۴
واقعۂ معراج.......... ۷۵
مقام صحابہؓ.......... ۷۶
آپؐ ہیں جلوہ گر مدینہ میں ۷۷
بابری مسجد میں ہم ۷۷
چالیس برس تک غاروں میں ۷۸
ماں کی فریاد.......... ۷۹

Scanned by CamScanner

نعرۂ جاں باز ۸۰
دنیا کے اے مسافر منزل تری قبر ہے . ۸۲
قبر کے حالات ۸۲
ہم مسلمان ہیں ۸۳
میں اردو ہوں ۸۵
لعنتِ جہیز ۸۶
شہید بابری مسجد کی پکار ۸۸
مرجائیں گے ایمان کا سودا نہ کریں گے ۹۱
میرے مالک میرے مولی ۹۲
خطۂ صالحین ۹۳
نذرِ دارالعلوم دیوبند ۹۴
نوجوانو سنو! ۹۵
دارالعلوم دیوبند ۹۶
دیوبند جس نے کیے سینکڑوں غازی پیدا ۹۷
نذرِ دارالعلوم ۹۸
درسگاہِ عظیم مدرسۂ دیوبند ۹۹
دیوبند ۱۰۰
دلی جذبات وتاثرات ۱۰۱
سرزمین دیوبند ۱۰۲
کیا تھا جنگِ آزادی میں یہ بھی کام اردو نے ۱۰۴
مرثیہ حضرت گنگوہیؒ ۱۰۵
مرثیہ حضرت حکیم الاسلامؒ ۱۰۶
قصیدہ حضرت خطیب الاسلام ۱۰۸
ہماری قوم کا پُر درد المیہ ۱۰۹
جسے پینا نہیں آتا اسی کے ہاتھ میں جام آیا . ۱۰۹
کوئی بزم ہو، کوئی انجمن ۱۱۰
ورنہ اتنی آگ کافی تھی زمانہ کے لئے . ۱۱۰
لہو شہیدوں کا ۱۱۰
ہندوستان ۱۱۱
قصرِ آزادی ۱۱۱
عرب کے شہنشاہوں سے خطاب ۱۱۲
اردو پرچم بغاوت ۱۱۳
قطعات ۱۱۴
ترانہ دارالعلوم دیوبند ۱۱۵
ترانہ دارالعلوم وقف دیوبند ۱۱۸
علماءِ دیں زندہ باد ۱۱۸
ترانہ جامعہ مظاہر علوم سہارنپور ۱۱۹
مسلم نوجوانوں کا ترانہ ۱۲۱
ترانہ مسلمانانِ ہند ۱۲۳
ترانہ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ ۱۲۴
غلامی کا طوق اتار کر پھینکو ۱۲۵
میرے اللہ ۱۲۵
ترانۂ ہندی ۱۲۶
دعا (منظوم) ۱۲۷
دعاء (نثر میں) ۱۲۸

◆◆◆

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رائے گرامی

ادیب شہیر حضرت مولانا قمر عثمانی صاحب دیوبندی مدظلہٗ

(استاذ حدیث دارالعلوم وقف دیوبند)

حضور پرنور ﷺ جامع الکمالات میں آپ کی ثنا حق تعالیٰ نے فرمائی ہے، کوئی شخص اس سے زیادہ آپ کی تعریف کیا کرسکتا ہے۔ آپؐ کی پاک سیرت پر ہر زبان میں کتابیں تصنیف کی گئیں ہیں جن سے دنیا فیضیاب ہورہی ہے اور رہنمائی حاصل کررہی ہے۔ اردو کا دامن بھی اس سعادت سے خالی نہیں ہے۔ سینکڑوں نہیں ہزاروں کتابیں اس مبارک موضوع پر موجود ہیں، کہا جاسکتا ہے جتنا کچھ سیرت نبویؐ پر لکھا گیا ہے شاید ہی کسی دوسری شخصیت پر اتنا لکھا گیا ہو، یہ قرآن کریم کی پیشین گوئی کا مصداق ہے۔ فرمایا گیا وَ رَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ہم نے آپؐ کا ذکر خیر بلند کردیا۔ ہر لمحہ کروڑوں مرتبہ آپؐ پر درود و سلام بھیجا جاتا ہے۔ مبارک ہیں وہ نفوس جو زبان سے یا قلم سے آپ کا ذکر مبارک کرکے ثواب حاصل کرتے ہیں۔ عزیزم محمد فیصل عثمانی حمد و نعتوں کا مجموعہ شائع کررہے ہیں۔ امید ہے کہ مقبول عام حاصل کرے گا۔ حق تعالیٰ ان کی اس سعی حسن کو قبول فرمائیں۔ آمین۔

قمر عثمانی

خادم دارالعلوم وقف دیوبند

۶؍صفر المظفر ۱۴۳۶ھ

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تأثرات

ادیب العصر حضرت مولانا ریاست علی صاحب ظفر بجنوری دامت برکاتہم

استاذ حدیث دار العلوم دیوبند و نائب صدر جمعیۃ علماء ہند

حامداً و مصلیاً!

''شعر'' انسان کے ایسے پاکیزہ تخیل، نازک احساس اور عالی مضمون کا نام ہے جسے موزوں الفاظ کا لباس پہنا دیا گیا ہو، اس لئے اشعار انسان کی ادبی زندگی کا قیمتی سرمایہ ہوتے ہیں جو روح کو نشاط اور قلب و دماغ کو وجد میں لانے کا کامیاب ذریعہ ہوتے ہیں۔

پھر یہ کہ فطری طور پر تمام انسانوں کے ادبی ذوق میں تنوع پایا جاتا ہے بلکہ ایک ہی انسان ایک حال میں کسی صنفِ سخن کی طرف میلان محسوس کرتا ہے اور دوسرے وقت دوسری صنفِ سخن سے لطف اندوز ہوتا ہے۔

انسان کے اسی ادبی ذوق کے تنوع کو سامنے رکھتے ہوئے جناب محمد فیصل عثمانی صاحب سلمہٗ نے ''نغماتِ دیوبند'' کے نام سے پسندیدہ اشعار کا ایک مجموعہ مرتب کیا ہے، جس میں چالیس سے زیادہ شعراء کی ادبی میراث کا انتخاب ہے۔

اور اس میں دعائیں، حمد و نعت، درود و سلام، ترانے، قصیدے، منقبت، مراثی، اسلامی نظمیں اور قطعات وغیرہ شامل ہیں۔

امید ہے کہ اہل ادب جناب فیصل عثمانی کے انتخاب کو پسندیدگی کی نظر سے دیکھیں گے اور اس کو پذیرائی حاصل ہوگی۔

ریاست علی غفرلہ

۲۴ر نومبر ۲۰۱۴ء

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

"سرزمین دیوبند"

تو نے کیا عالم میں اسلام کا جھنڈا بلند

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے محبوب بندوں کو کچھ ایسی خاص صلاحیتوں سے نوازا ہے کہ وہ قیامت تک زندہ جاوید رہیں گے، چاہے ان کا تعلق علم وادب کے کسی میدان سے ہو، خالق کائنات کا بڑا کرم وفضل ہے کہ اس رب ذوالجلال نے اپنے نیک بندوں کو دین کی خدمت کرنے کی سعادت بخشی ہے۔ فجزاہ اللہ خیر الجزاء

سید المرسلین والاولین والآخرین، محبوب رب العالمین سرور کائنات فخرِ دو عالم سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک سیرت نبویہ کو جن شعراء اسلام نے اشعار کے پیکر میں ڈھال کر خداوند قدوس کی بارگاہ میں اپنی عقیدتوں کا نذرانہ پیش کیا وہ بڑا قابل مبارک اور قابل فخر ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے اس جذبۂ عقیدت کو قبول فرمائے۔ آمین

جن شعراء حضرات نے اس بابرکت سفر پر چل کر حمد ونعتوں کا ایک بڑا قیمتی ذخیرہ اپنی یادگار چھوڑا ہے وہ آنے والی نسلوں کو نئی راہیں تلاش کرنے میں بڑا معاون ثابت ہورہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جس انسان کے دل میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت والفت ودیعت فرمائی ہے، وہ نظم اور نثر کے ذریعہ اپنی عقیدت ومحبت کے پھول نچھاور کر رہے ہیں۔ یہ سلسلہ انشاء اللہ رہتی دنیا تک قائم رہے گا۔

سرزمین دیوبند کے علماء، شعراء کی ایک بڑی جماعت ہے جنہیں اللہ تبارک وتعالیٰ نے دینی، علمی، روحانی وتصنیفی خدمات کے ساتھ حمد ونعت، نظم کی بلند سطح کا آفتابی روشن مینارہ بھی بنایا ہے، انہوں نے اپنے جذبۂ عقیدت کو خشیت الی اللہ، زہد وتقویٰ کے ساتھ حضرت محمدؐ کی محبت سے سرشار ہو کر حضراتِ انبیاء علیہم السلام وصحابہ کرامؓ کی مبارک ذاتِ اقدس پر اور ان کی اعلیٰ صفات وکمالات کو نعت ونظم میں پیش کرنے کا شرف حاصل کیا ہے۔ یہ سلسلہ طویل زمانے سے برقرار ہے۔ یہ نعتیں، نظمیں مقبولیت کا ضامن بن کر اسلامی حلقوں میں بڑی پذیرائی کی حامل بنی ہیں۔ خداوند قدوس نے اس تاریخ ساز سرزمین دیوبند کو اس خاص خوبی سے بھی نوازا ہے۔

Scanned by CamScanner

دارالعلوم اور دیوبند کی ڈیڑھ سو سالہ تاریخ میں بہت سے ایسے اہل علم حضرات ہیں جو اپنی خداداد صلاحیت، آفتابی شہرت و انفرادی سیمابی شخصیت کے ساتھ اپنی تدریسی، تحریری، تقریری اور تحریکی کارناموں کے حوالے سے دُرِّ نایاب ہیں۔ یہاں کی دینی، علمی، ثقافتی، قلمی اور تہذیبی سرگرمیاں ہمیشہ عروج پر رہی ہیں، کتنے گنج ہائے گراں مایہ اس خاک سے اٹھے اور وہ دنیا کی مختلف سمتوں میں بے نظیر مقبولیت و شہرت کے حامل بنے۔ انہوں نے دین کی راہ میں علم و عمل کے ایسے چراغ روشن کیے جن سے ساری دنیا ان کے علمی کارناموں سے فیضیاب ہو رہی ہے، یہ سلسلہ قریب گذشتہ دو صدی سے جاری ہے۔ الٰہ العالمین اس سرزمین دیوبند کو نظر بد سے بچائے۔ آمین

ان باکمال شخصیتوں میں مفسر بھی ہیں، محدث بھی، فقیہ بھی، متکلم بھی، مورخ بھی، خطیب بھی، مناظر بھی، انشاء پرداز بھی، اُدباء بھی، مفکر بھی، دانشور بھی، مدبر بھی، شاعر بھی، منصب اہتمام کے ساتھ دیگر علوم و فنون کے شہ سوار بھی۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہیں خداوند قدوس نے شعر گوئی کی صلاحیت سے بھرپور نوازا ہے۔ ان علماء عظام کے کچھ مجموعے آج بھی بازار میں دستیاب ہیں جو ہماری تاریک راہوں میں اجالے بکھیر رہے ہیں۔ یہ کتاب "نغماتِ دیوبند" مذکورہ بالا تحریر کا ایک حصہ ہے۔ اس کتاب میں ان شعراء کا کلام بھی جمع کیا گیا ہے جن کا تعلق دارالعلوم اور سرزمینِ دیوبند سے ہے یا وہ اس طبقہ سے وابستہ ہیں جنہوں نے دیوبند کے علماء و فضلاء کی لازوال خدمات کا اعتراف اپنے شعروں میں کیا ہے جن کے علمی کارنامے آج ساری دنیا میں عالمگیر شہرتوں کے ساتھ اہلِ علم کے درمیان مآخذ و مراجع کی حیثیت رکھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ اس سرزمینِ دیوبند کو شر و فتنہ و فساد سے ہمیشہ بچائے رکھے اور یہاں کے مستجاب الدعوات بزرگوں کے خواب کی تعبیر کو مزید استوار کرے اور بزرگانِ دین کے اس روحانی مسکن کی حفاظت فرمائے۔ آمین یارب العالمین۔ اللہ تعالیٰ میری اس کوشش کو قبول فرمائے اور مدارس اسلامیہ کے علماء، فضلاء، اردو کے شیدائی و سخنورانِ ادب اس کتاب کا دل کھول استقبال کریں۔

دیوبند جس نے کئی سینکڑوں غازی پیدا ☆ جس نے لاکھوں کئی انگریز کے باغی پیدا

محمد فیصل عثمانی دیوبندی

۲۵ محرم الحرام بروز بدھ ۱۴۳۶ھ

Scanned by CamScanner

حمد و مناجات

(منظوم ترجمہ سورۂ فاتحہ)

حمد و ثنا ہو تیری کون و مکان والے ✦ اے ربِّ ہر دو عالم دونوں جہان والے
تو سب پہ مہرباں ہے رحمٰن نام ہے تیرا ✦ بندے ہیں تجھ پہ قرباں رحمت کی شان والے
یوم جزا کے مالک خالق ہمارا تو ہے ✦ سجدے ہیں تجھ کو کرتے تیری ہی جستجو ہے
امداد چاہیں تجھ سے سب کا سہارا تو ہے ✦ بس تیری بارگاہ میں میری یہ آرزو ہے
رستہ دکھادے سیدھا رستہ دکھانے والے
وہ راستہ دکھا تو پروردگارِ عالم ✦ جس پر چلا کئے ہیں پرہیزگارِ عالم
نعمت تھی جن کو ملتی تجھ سے نگارِ عالم ✦ اور نام جن کا اب تک ہے یادگارِ عالم
تیری نظر میں ٹھہرے جو عزّ و شان والے
معتوب ہیں تیرے اے خالقِ یگانہ ✦ گمراہ ہوئے جو تجھ سے اے صاحبِ زمانہ
ہم عاجزوں کو یارب ان کی نہ رہ چلانا ✦ کر رحم اتنا اب تو اے قادر و توانا
مقبول یہ دعا ہو اے لامکان والے

حمد باری تعالیٰ

(از: شیخ العرب والعجم حضرت اقدس حاجی امداد اللہ مہاجر مکی تھانویؒ)

الٰہی یہ عالم ہے گلزار تیرا ✦ عجب نقشِ قدرت نمودار تیرا
خوشی غم میں رکھی ہے اور غم خوشی میں ✦ عجب تیری قدرت عجب کار تیرا
الٰہی عطا ذرّۂ دردِ دل ہو ✦ کہ مرتا ہے بے درد بیمار تیرا
کوئی تجھ سے کچھ کوئی کچھ چاہتا ہے ✦ میں تجھ سے ہوں یارب طلب گار تیرا
نہیں دونوں سے کچھ ہے مطلوب مجھ کو ✦ تو مطلوب ہے، میں ہوں طلب گار تیرا
اُٹھا غم، رکھ امید امداد حق سے
تجھے غم ہے کیا، رب ہے غم خوار تیرا

Scanned by CamScanner

حمد باری تعالیٰ

(از: حضرت خواجہ عزیز الحسن صاحب مجذوبؒ، خلیفہ مجاز حضرت تھانویؒ)

ظاہر مطیع و باطن ذاکر مدام تیرا ✦ زندہ رہوں الٰہی ہو کر تمام تیرا

بگڑے نظامِ دیں کو میرے بھی ٹھیک کردے ✦ ہر دوسرا میں کیا کیا ہے انتظام تیرا

زنہار ہو نہ شیطان عاجز پہ تیرے غالب ✦ بندہ نہ نفس کا ہو ہرگز غلام تیرا

یہ بد لگام و بدرگ نفس شریر و سرکش ✦ اے شہسوار خوباں ہوجائے رام تیرا

چھوڑوں نہ زندگی بھر پابندئ شریعت ✦ ہو مثلِ زلفِ دلبر مرغوب دام تیرا

وری میں شاہِ خوباں ابتر ہے حال بیحد ✦ ہوجائے منکشف ہاں اب قرب تام تیرا

ور کشش سے تیرے کر جائے قطع دم میں ✦ راہِ دراز تیری یہ سست گام تیرا

ردہ خودی کا اٹھ کھل جائے رازِ وحدت ✦ جو مستِ جام الفت یہ تشنہ کام تیرا

اطن میں میرے یارب بس جائے یاد تیری ✦ ہر دم رہے حضوری دل ہو مقام تیرا

ونس ہو میری جاں کی فکر مدام تیری ✦ ہمدم ہو میرے دل کا فکرِ دوام تیرا

ل کو لگی رہے دُھن، لیل و نہار تیری ✦ مذکور ہو زبان پر ہر صبح وشام تیرا

ورد رہے یہ ہر دم تیری تجلیوں کا ✦ ہوجائے قلب میرا بیت الحرام تیرا

ینہ میں ہو منقش یارب کتاب تیری ✦ جاری رہے زباں پر ہر دم کلام تیرا

ہے اب تو یہ تمنا اس طرح عمر گذرے ✦ ہر وقت تیرا دھندا ہر وقت کام تیرا

دونوں جہاں میں مجھ کو مطلوب تو ہی تو ہو

ہو پختہ کارِ وحدت مجذوبؔ خام تیرا

حمد باری تعالیٰ

(از: حضرت مولانا قاری احسان محسن قاسمی)
ناظم اعلیٰ جامعہ قاسم العلوم، کٹیسرہ، ضلع مظفرنگر

تیرے جلووں کی ہے روشنی چارسو اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ
تیرا ہی نام عالم میں ہے کوبکو اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ

کوک کوئل میں تو صوت بلبل میں تو، بیل بوٹے میں تو، غنچہ وگل میں تو
تجھ سے قائم ہیں سب غنچہ وگل میں بو اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ

کھیت کھلیان میں اور بیابان میں، پیڑ پودوں میں رنگِ گلستان میں
ہے ہر ایک چیز میں تیرا ہی رنگ و بو اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ

وادیوں کوہساروں میں صحراؤں میں آبشاروں میں، چشموں میں دریاؤں میں
ہے نظارہ تیرے حسن کا چارسو اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ

ہر رگ وپے میں تو دل کی دھڑکن میں تو جلوہ گر ہے مسلمان کے من میں تو
تیرا تسبیح خواں سارا باغ و بہو اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ

تیری پاکیزگی کی مومنوں کا وضو، بندگی ہے قیام و سجود و رکوع
ہر بشر کی ہے منزل تیری جستجو اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ

سرو شمشاد اور نسترن یاسمیں چشمِ نرگس گل و لالہ و نازنیں
تیری وحدانیت کی کریں گفتگو اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ

چاندنی دھوپ شمس وقمر کہکشاں بحر و بر، شرق وغرب و زمیں آسماں
ہیں علامات قدرت کماحقہٗ اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ

ہے کرم اس کا محسن پہ احسان ہے، اس کا بندہ جو اس کا ثنا خوان ہے
مرتے دم تک یہ باقی رہے آرزو اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ

Scanned by CamScanner

حمد باری تعالیٰ

خداوندا زمیں و آسماں کا حکمراں تو ہے
سبھی کا پالنے والا سبھی کا پاسباں تو ہے
تجھے معلوم ہے سب کچھ بلا شک غیب داں تو ہے
عیاں تو ہے نہاں تو ہے، یہاں تو ہے وہاں تو ہے
تیری قدرت انوکھی ہے، تیری صنعت نرالی ہے
بہارستاں ہستی کا اکیلا باغباں تو ہے
تیرے لطف و کرم کی انتہا کوئی نہیں یارب!
نہایت رحم والا ہے بڑا ہی مہرباں تو ہے
شہنشاہانِ عالم ہوں، ولی ہوں، یا کہ پیمبر
سبھی جھکتے ہیں تیرے سامنے عظمت، نشاں تو ہے
جسے جو کچھ ملا ہے، جس نے جو بھی مرتبہ پایا
نوازش ہے تیری بے انتہا رحمت فشاں تو ہے
نشان بندگی ہے تجھ کو ہی مشکل کشا کہنا
تیری حاجت روائی عام ہے روزی رساں تو ہے
رسائی دانش و بینش کی تجھ تک ہو نہیں سکتی
تیرے جلوے ہیں چاروں سمت، پھر بھی لامکاں تو ہے

Scanned by CamScanner

حمد جل جلالہٗ

(از: شاعر انقلاب حضرت علامہ انور صابری دیو بندیؒ)

خدایا میں تجھے اپنا خدا تسلیم کرتا ہوں ✦ بہ دل سے تجھے سب سے بڑا تسلیم کرتا ہوں
ترا ہی نام آتا ہے مرے ہونٹوں پہ رہ رہ کر ✦ تجھے ہی لائقِ حمد و ثنا تسلیم کرتا ہوں
تری عظمت کے آگے خوف سے اونچے پہاڑوں کو ✦ میں رائی کی طرح سہما ہوا تسلیم کرتا ہوں
الٰہ العالمیں کوئی نہیں تیرے سوا ہرگز ✦ تجھے معبودِ برحق، برملا تسلیم کرتا ہوں
تجھ ہی سے مانگتا ہوں میں مدد ہر ایک مشکل میں ✦ تجھ ہی کو میں فقط مشکل کشا تسلیم کرتا ہوں
ترے ہی پاس مجھ کو لوٹ کر جانا ہے بالآخر ✦ تجھ ہی کو مالک روزِ جزا تسلیم کرتا ہوں

درود وسلام

(از حضرت مولانا محمد عثمان صاحب قاسمی جونپوریؒ)

ساقیِ حوضِ کوثر پہ لاکھوں سلام ✦ شافعِ روزِ محشر پہ لاکھوں سلام
ماہ و انجم میں جس سے ہوئی روشنی ✦ ایسے روئے منوّر پہ لاکھوں سلام
جس پہ جلوہ فگن آپؐ ہوتے رہے ✦ ایسے محراب و ممبر پہ لاکھوں سلام
جو زبانِ مبارک سے فرمادیا ✦ اس کلامِ مطہر پہ لاکھوں سلام
جس سے ساری فضا عطر افشاں ہوئی ✦ ایسی زلفِ معنبر پہ لاکھوں سلام
شبِ اسریٰ میں ان کو بلایا گیا ✦ حق تعالیٰ کے دلبر پہ لاکھوں سلام
کون تھا آپ کا غار میں ہم نوا ✦ یعنی صدیقِ اکبرؓ پہ لاکھوں سلام
روحِ فاروقِ اعظمؓ پہ بے حد درود ✦ اور عثمانؓ و حیدرؓ پہ لاکھوں سلام
جس کا دل یادِ حضرت میں بے چین ہو ✦ اس کے اس قلبِ مضطر پہ لاکھوں سلام
ہوگیا آشیاں جس کا طاقِ حرم ✦ اس مبارک کبوتر پہ لاکھوں سلام
جس کے گھر پر رُکی ناقۂ مصطفیٰ ✦ اس کے بنتِ سکندر پہ لاکھوں سلام
جو نہ بھولیں گے عثمان محشر کے دن ✦ ایسے سردار و سرور پہ لاکھوں سلام

ہدیہ سلام

(از: حضرت مولانا امام علی دانش قاسمیؒ)

بدرگاہ خیر الانام علیہ افضل التحیۃ والسلام

السلام السلام اے شفیع الوریٰ
سید المرسلیں، خاتم الانبیاء
فخر کون و مکاں سرور دوسرا ✦ آپ جیسا نہ ہوگا نہ پہلے ہوا
آپ ہی سب سے اعلیٰ ہیں بعد از خدا ✦ مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ
السلام السلام اے شفیع الوریٰ
سید المرسلیں، خاتم الانبیاء
منزل قرب حق آپ کا نقش پا ✦ آپ کے خوشہ چیں انبیاء، اولیاء
کشتی دیں کے ہیں آپ ہی ناخدا ✦ آپ بدرالدجیٰ، آپ شمس الضحیٰ
السلام السلام اے شفیع الوریٰ
سید المرسلیں، خاتم الانبیاء
جا کے سدرہ پہ جبرئیلؑ نے کہہ دیا ✦ میری پرواز کی ہوگئی انتہا
جس جگہ کوئی اب تک نہیں جا سکا ✦ گئے اس جگہ اے حبیبؐ خدا
السلام السلام اے شفیع الوریٰ
سید المرسلیں، خاتم الانبیاء
ایک اشارہ کیا چاند دو ٹکڑے ہوا ✦ آپ کا سنگ ریزوں نے کلمہ پڑھا
اللہ اللہ یہ لطف و کرم آپ کا ✦ بخش دی جان کے دشمنوں کی خطا
السلام السلام اے شفیع الوریٰ
سید المرسلیں، خاتم الانبیاء

Scanned by CamScanner

آپ کو رب نے بے عیب پیدا کیا ✦ آپ پر دونوں عالم کو شیدا کیا
پورا عالم خبر آپ ہیں مبتدا ✦ مرحبا مرحبا مرحبا مرحبا
السلام السلام اے شفیع الوریٰ
سید المرسلیں، خاتم الانبیاء
روضۂ پاک پر جاکے بادِ صبا ✦ عرض کرنا یہ دانش کا ہے مدعا
آپ ہی کی شفاعت کا ہے آسرا ✦ ورنہ اعمال نامہ ہے حد سے برا
السلام السلام اے شفیع الوریٰ
سید المرسلیں، خاتم الانبیاء

حُبِ نبویؐ

(از: حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتویؒ بانی دارالعلوم دیوبند)

سب سے پہلے مشیت کے انوار سے، نقشِ روئے محمدؐ بنایا گیا
پھر اسی نقش سے مانگ کر روشنی، بزم کون و مکاں کو سجایا گیا
وہ محمد بھی، احمد بھی، محمود بھی، ذاتِ مطلق کا شاہد بھی مشہود بھی
علم و حکمت میں وہ غیر محدود بھی، ظاہراً امیوں میں اُٹھایا گیا
اُس کی رحمت ہے بے حد و بے انتہا، اُس کی شفقت سے بھی مادرا
جو بھی عالم جہاں میں بنایا گیا اُس کی رحمت سے اُس کو سجایا گیا
حشر کا غم ہو قاسمؔ مجھے کس لئے میرا آقا ہے وہ میرا مولیٰ ہے وہ
جس کے دامن میں جنت بسائی گئی، جس کے ہاتھوں سے کوثر مٹایا گیا

ہر ایک جگہ ہے مقیم تو

میرے رب ہے سب سے عظیم تو ✦ کہ ہر ایک جگہ ہے مقیم تو
ہمیں لازمی ہے ادب تیرا ✦ کہ ہے مرتبہ میں عظیم تو
کہ ہر جگہ ہے مقیم تو
میرے رب ہے سب سے عظیم تو ✦ کہ ہر ایک جگہ ہے مقیم تو
تو بزرگ کون و مکاں میں ہے ✦ کہ ہے ذات سے بھی قدیم تو ہے
کہ ہر جگہ ہے مقیم تو
میرے رب ہے سب سے عظیم تو ✦ کہ ہر ایک جگہ ہے مقیم تو
تیرے آگے اپنا جھکا ہے سر ✦ ہو کرم تیرا، ہے کریم تو
کہ ہر جگہ ہے مقیم تو
میرے رب ہے سب سے عظیم تو ✦ کہ ہر ایک جگہ ہے مقیم تو
تیری ہم پے بھی ہیں نوازشیں ✦ ہے فہیم اور علیم تو
کہ ہر جگہ ہے مقیم تو
میرے رب ہے سب سے عظیم تو ✦ کہ ہر ایک جگہ ہے مقیم تو
میں ہوں تیرا حافظِ بے نوا ✦ ذرا کردے لطفِ عمیم تو
کہ ہر جگہ ہے مقیم تو
میرے رب ہے سب سے عظیم تو ✦ کہ ہر ایک جگہ ہے مقیم تو
میرے رب ہے سب سے عظیم تو ✦ کہ ہر ایک جگہ ہے مقیم تو

Scanned by CamScanner

اللہ ہو، اللہ ہو

قلب کو اس کی رویت کی ہے آرزو ✦ جس کا جلوہ ہے عالم میں ہر چار سو
بلکہ خود نفس میں ہے وہ سبحانہ ✦ عرش پر ہے مگر عرش کو جستجو

اللہ ہو، اللہ ہو، اللہ ہو، اللہ ہو، اللہ ہو......

عرش و فرش و زماں و جہت اے خدا ✦ جس طرف دیکھتا ہوں ہے جلوہ تیرا
ذرّے ذرّے کی آنکھوں میں تو ہی ضیاء ✦ قطرے قطرے کی تو ہی تو ہے آبرو

اللہ ہو، اللہ ہو، اللہ ہو، اللہ ہو، اللہ ہو......

تو کسی جا نہیں اور ہر جا ہے تو ✦ تو منزہ مکاں سے مبرہ رسو
علم و قدرت سے ہر جا ہے تو کو بکو ✦ تیرے جلوے ہیں ہر ہر جگہ اے اخو

اللہ ہو، اللہ ہو، اللہ ہو، اللہ ہو، اللہ ہو......

نغمہ سنجان گلشن میں چرچا تیرا ✦ چہچہے فکر حق کے صبح و مسا
اپنی اپنی چاہت اپنی اپنی صدا ✦ سب کا مطلب ہے واحد کہ واحد ہے تو

اللہ ہو، اللہ ہو، اللہ ہو، اللہ ہو، اللہ ہو......

طائران جناں میں تیری گفتگو ✦ گیت تیرے ہی گاتے ہیں وہ خوش گلو
کوئی کہتا ہے حق، کوئی کہتا ہے ہو ✦ اور سب کہتے ہیں لاشریک لہٗ

اللہ ہو، اللہ ہو، اللہ ہو، اللہ ہو، اللہ ہو......

میں بوقت سحر اک چمن میں گیا ✦ ٹہنیوں پہ کھلے پھول تھے جا بجا
گل کے پتوں سے میں نے سنی یہ صدا ✦ پڑھ رہے تھے وہ شبنم سے کر کے وضو

اللہ ہو، اللہ ہو، اللہ ہو، اللہ ہو، اللہ ہو......

پوچھا طور سے میں نے کہ اے باوفا ✦ کس کی برق تجلّی سے تو جل گیا

Scanned by CamScanner

بولا بتلاؤں کیا اس جلن کا مزا ✦ ہے پھر اسی آگ کی جستجو

اللہ ہو، اللہ ہو، اللہ ہو، اللہ ہو، اللہ ہو......

پوچھا بلبل سے میں نے کہ مجھ کو بتا ✦ کس کے رخسار گالوں پہ تو ہے فدا
کس کے غم میں ہے تیری یہ حالت تباہ ✦ بولی آنکھوں سے اپنا بہا کے لہو

اللہ ہو، اللہ ہو، اللہ ہو، اللہ ہو، اللہ ہو......

دیکھا اک دن فقیروں کی محفل میں جا ✦ تھا بچھونا زمیں پہ بچھا گھاس کا
تھا ہر طرف فقیروں کا جمگھٹا ✦ کر رہے تھے وہ سب دل سے ہو

اللہ ہو، اللہ ہو، اللہ ہو، اللہ ہو، اللہ ہو......

تیرا خادم ہوں لیکن گنہ گار ہوں ✦ تو ہے بحر کرم، میں خطا کار ہوں
میں شفاعت نبی کا طلب گار ہوں ✦ تونے فرما دیا ہے کہ لا تقنطوا

اللہ ہو، اللہ ہو، اللہ ہو، اللہ ہو، اللہ ہو......

دعاء

(از: حضرت مولانا ریاست علی صاحب ظفر بجنوری)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْم

شریکِ سوز و سازِ آرزو ہو
کسی صورت شہیدِ جستجو ہو
خداوندا! مرا مقصد یہی ہے
کہ اس دنیا کا نصب العین "تو" ہو

M.A. pdf

Scanned by CamScanner

میرے مولیٰ

خداوندا! تیرے ہی نام سے آغاز کرتا ہوں
تیرے ہی ذکر سے در فکر وفن کا باز کرتا ہوں

تیری ہی یاد ہر قول عمل کی جان ہے یارب!
ترا ہی قرب میری زندگی کی شان ہے یارب!

رضا تیری ہی بس ہر حال میں مطلوب ہے مجھ کو
تجھے محبوب ہے جو بس وہی محبوب ہے مجھ کو

تیرے ہی فضل نے بخشی ہے جرأت لب کشائی کی
تری ہی مرحمت ہے روح اس نغمہ سرائی کی

زباں عاجز، حواس و ہوش گم، کمزور ہیں نالے
مرے مولیٰ! تو اپنے فضل سے مالا مال فرمادے

ریا کا، کبر کا، نخوت کا استیصال فرمادے
صفاء و صدق کی دولت سے مالا مال فرمادے

نعیم بے نوا کے واسطے بخشش کا ساماں کر
مراحل دین و دنیا کے تو اس کے حق میں آساں کر

دعا

(از: حضرت مولانا ریاست علی صاحب ظفرؔ بجنوری)

نمودِ زندگی کی ابتدا کر ✦ حوادث کو شریکِ التجا کر
تجھے جہدِ مسلسل کی قسم ہے ✦ ہر اک ذرّہ کو تابانی عطا کر

Scanned by CamScanner

مناجات

مرے مالک ترے بندے ہیں باطل کے نشانوں پر
جو حملہ کرتے رہتے ہیں مسلمانوں کی جانوں پر
بچا لے اہل حق کو یہ ترے محتاج بندے ہیں
فرشتوں کا تو لشکر بھیج دے ان کے ٹھکانوں پر
یہ دنیا کے پجاری ہم کو دہشت گرد کہتے ہیں
بڑا ہی ظلم ڈھاتے ہیں ہمارے نوجوانوں پر
تری طاقت کے آگے ہر کوئی مکڑی کا جالا ہے
دکھا دے اپنی قدرت کے کرشمے ان کے خانوں پر
بھلے ہیں یا بُرے ہیں، ہیں ترے محبوبؐ کی امت
ہیں تیرے نام لیوا رحم فرما ان کی جانوں پر
خدایا! جو تیرے دشمن ہیں ان کو بھی ہدایت دے
یہ ناصؔر کی دعا سن لے تو حاکم ہے زمانوں پر

تجھ سے ہے

(ڈاکٹر ماجؔد دیوبندی)

صبح تجھ سے ہے شام تجھ سے ہے
کل جہاں کا نظام تجھ سے ہے
میری توصیف بھی ہے ترا کرم
میرا دنیا میں نام تجھ سے ہے

ترا جلوہ رہ گیا ہے مری روح میں سما کے

(از: مولانا فضیل احمد ناصری القاسمی، استاذ حدیث جامعہ امام محمد انور شاہؒ، دیو بند)

میں غنی ہوں ما سوا سے، تری ذات حق کو پا کے
ترا جلوہ رہ گیا ہے، مری روح میں سما کے

تجھے اب نگاہ و دل سے، نہ کبھی جدا کروں گا
کہ منا کے تجھ کو لایا ہوں، یہ جان و دل جلا کے

ترے ذکر جاں فزا نے ہمیں وہ شعور بخشا
پس پشت رکھ دیئے ہیں، غم دو جہاں بھلا کے

مجھے ہوگئی ہے جب سے تری معرفت میسر
مرے غم کو دور کرتی ہے تری ہی یاد آ کے

مرا کام تجھ پہ مرنا، ترا کام چھپ کے رہنا
نہ شکست میں نے مانی، نہ تھکا تو آزما کے

مرے رب طلب کا کب تک، مری امتحان لے گا
کبھی شاد بھی تو کردے، یہ حجاب رخ اٹھا کے

ترا رو سیاہ عنبرؔ تجھے کیسے بھول جائے
ترے ماسوا کو اس نے نہیں رکھا دل میں لا کے

Scanned by CamScanner

یا اللہ

(از: مولانا فضیل احمد ناصری القاسمی، استاذ حدیث جامعہ امام محمد انور شاہؒ، دیوبند)

نہیں کچھ بھی اس کے سوا چاہتا ہوں ✦ فقط آپ کا سامنا چاہتا ہوں
مرا جسم کب سے کڑی دھوپ میں ہے ✦ تری رحمتوں کی ردا چاہتا ہوں
ترا در ہی وہ در ہے اے میرے مولا ✦ نہ اٹھے ہے سر؛ جب اٹھا چاہتا ہوں
تو ہی میرا ملجا، تو ہی میرا ماویٰ ✦ ترے جز کہاں دوسرا چاہتا ہوں
الٰہی ''دوائے غمِ دردِ دل'' دے ✦ میں زخمِ جہاں سے شفا چاہتا ہوں
مرے عشق و مستی کو قرآں بنا دے ✦ ادائے دلِ مصطفیٰ چاہتا ہوں
جنوں دے؛ جو ادراک سے ماورا ہو ✦ ترے آسماں میں اڑا چاہتا ہوں
ابوبکرؓ سا جذبۂ جان وتن دے ✦ سراپا محبت ہوا چاہتا ہوں
میں دریوزہ گر ہوں جلالِ عمرؓ کا ✦ وہی سوز وساز وادا چاہتا ہوں
مری روح میں ہو خشیت نمایاں ✦ میں عثمانؓ کی سی حیا چاہتا ہوں
عطا کر مجھے ''جذبۂ مومنانہ'' ✦ میں کرّ وفرِ مرتضیٰ چاہتا ہوں
طلب ہے مجھے پاک سیرت نگہ کی ✦ عبادت کی رنگیں قبا چاہتا ہوں
مری تشنگی اے خدا تیز کردے ✦ شراب اطاعت پیا چاہتا ہوں
کثافت سے لبریز ہے دل یہ میرا ✦ مجلّیٰ، مصفّیٰ کیا چاہتا ہوں

اٹھائے ہیں دستِ دعاء میں نے عنبرؔ
خدا سے میں عفوِ خطا چاہتا ہوں

Scanned by CamScanner

نورِ بصیرت

از: مدیر اسلام حضرت مولانا عامر عثمانی دیوبندیؒ
(بانی و مدیر ماہنامہ "تجلی" دیوبند)

چاند سورج ستارے زمیں آسماں، حشر تک بھول سکتے نہیں یہ سماں
جب اندھیروں کے پُر ہول طوفاں سے ایک تنہا دیا برسرِ جنگ تھا
پہلے پہلے تو ان سب کو آئی ہنسی، پھر تحیّر ہوا دم بخود رہ گئے
دیکھتے دیکھتے شرق سے غرب تک نور ہی نور تھا رنگ ہی رنگ تھا
اِس طرف ایک شیشہ تھا نازک بدن، اپنے ماتھے پہ گرد یتیمی لئے
اُس طرف ایک لشکرِ زرہ پوش تھا، ہر زرہ پوش کے ہاتھ میں سنگ تھا
پھر ہوا یوں کہ زرہوں کے ٹکڑے اُڑے سنگ شیشے سے ٹکرا کے شق ہو گئے
آب و گل کو تعجب تھا یہ کیا ہوا؟ برق حیران تھی آسماں دنگ تھا
پھول کھلتے گئے دیپ جلتے گئے سنگ و فولاد آہن پگھلتے گئے
ایک درویش کے سازِ توحید میں کیسی تاثیر تھی کیسا آہنگ تھا
سننے والوں کی کایا پلٹ ہو گئی، دفعتًا کیا سے کیا بن گیا آدمی
اُس پہ جن و ملک رشک کرنے لگے جو خود اپنے لئے باعثِ ننگ تھا
تم نے انساں کو نورِ بصیرت دیا، ذوقِ عبرت دیا حُسنِ سیرت دیا
تم جو آئے تو دنیا کے دن پھر گئے، تم سے پہلے یہاں کا عجب رنگ تھا
کتنے بے جان معبود، کتنے خدا وہم کی کارگاہوں میں ڈھالے گئے
عقل کس درجہ مفلوج و بیمار تھی، فکر کا دائرہ کس قدر تنگ تھا

Scanned by CamScanner

نبی اکرم شفیعِ اعظم

(از: حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب قاسمی دیوبندیؒ)
سابق مہتمم دارالعلوم دیوبند

نبی اکرم شفیع اعظم، دُکھے دلوں کا پیام لے لو
تمام دنیا کے ہم ستائے، کھڑے ہوئے ہیں سلام لے لو
شکستہ کشتی ہے تیز دھارا، نظر سے روپوش ہے کنارہ
نہیں کوئی ناخدا ہمارا، خبر تو عالی مقام لے لو
عجیب مشکل میں کارواں ہے، نہ کوئی جادہ نہ پاسباں ہے
بشکلِ رہبر کھڑے ہیں رہزن، اُٹھو ذرا انتقام لے لو
قدم قدم پہ ہے خوفِ رہزن، زمیں بھی دشمن، فلک بھی دشمن
زمانہ ہم سے ہوا ہے بدظن، تم ہی محبت سے کام لے لو
کبھی تقاضا وفا کا ہم سے، کبھی مذاقِ جفا ہے ہم سے
تمام دنیا خفا ہے ہم سے، خبر تو خیرالانام لے لو
یہ کیسی منزل پہ آگئے ہیں ہم، نہ کوئی اپنا نہ ہم کسی کے
تم اپنے دامن میں آج آقاؐ، تمام اپنے غلام لے لو
یہ دل میں ارماں ہے اپنے طیب، مزار اقدس پہ جا کے اک دن
سناؤں اُن کو میں حالِ دل کا، کہوں میں اُن سے سلام لے لو

نعتِ شہ عالم سناتے ہیں

(از: عارف باللہ حضرت مولانا قاری صدیق احمد صاحب ثاقبؔ باندویؒ)

کسی مجلس میں جب نعتِ شہِ عالم سناتے ہیں ✦ فضائیں رشک کرتی ہیں فرشتے جھوم جاتے ہیں
شبِ معراج میں ختمِ رسل کا مرتبہ دیکھو ✦ جہاں کوئی نہیں پہنچا وہاں تک آپ جاتے ہیں
کوئی اعجاز تو دیکھے میرے قرآن ناطق کا ✦ لقب امی ہے لیکن علم کا دریا بہاتے ہیں
اترتے ہیں فرشتے آسماں سے پاسبانی کو ✦ چرانے بکریاں صحرا میں جب سرکارؐ جاتے ہیں
پلٹ آتا ہے سورج ڈوب کر حکمِ رسالت سے ✦ اشارے سے اسے جب سرورِ عالم بلاتے ہیں
یہ ہے شانِ نبوت چاند ہو جاتا ہے دو ٹکڑے ✦ شہِ کون و مکاں جب ہاتھ کی انگلی ہلاتے ہیں
اُبل پڑتا ہے چشمہ بن کر برتن میں جو تھا پانی ✦ شہِ دیں انگلیاں جب ہاتھ کی اس میں لگاتے ہیں
لگاتے ہیں ہم سرمہ سمجھ کر آنکھ میں اپنی ✦ مدینے پاک کی جس وقت بھی خاک پاتے ہیں
مرا دشمن بھی منہ کو پھیر کر آنسو بہاتا ہے ✦ مرے ہمدم مری جب داستاں اس کو سناتے ہیں
لرز جاتا ہے گل چیں، باغباں بھی سہم جاتا ہے ✦ چمن اجڑا ہوا اپنا اسے جب ہم دکھاتے ہیں
مدینے کی جدائی اب بہت ہی شاق ہے ثاقبؔ نہ جانے کب تلک مولیٰ مجھے طیبہ بلاتے ہیں

مدینہ کی دلکش بہار اللہ اللہ

(از: حضرت مولانا امام علی دانش قاسمی، ادارہ محمودیہ محمدی لکھیم پور)

مدینہ کی دلکش بہار اللہ اللہ ✦ دل و جان سب کچھ نثار اللہ اللہ
یہ سجدہ یہ منبر یہ روضہ یہ صفہ ✦ یہ اپنے نبیؐ کا مزار اللہ اللہ
یہ صدیقؓ و فاروقؓ اعظم کے مرقد ✦ ہوئے جو نبیؐ پر نثار اللہ اللہ
یہاں ذرّہ ذرّہ میں خوشبو بسی ہے ✦ حبیب خدا کے دیار اللہ اللہ
شفیع الامم سرورِ ہر دو عالم ✦ شفاعت کے ہیں تاجدار اللہ اللہ
خدا کے کرم سے یہ مشکل نہیں ہے ✦ یہاں آئیں ہم بار بار اللہ اللہ
ملا مژدۂ مغفرت اس کو دانشؔ ✦ ہوا جو یہاں اشک بار اللہ اللہ

Scanned by CamScanner

دربارِ انور صلی اللہ علیہ وسلم

(از: حضرت مولانا مفتی نسیم احمد فریدیؒ)

سبز گنبد کا بہشت افروز منظر دیکھتے ✦ جنتیں بکھری ہوئی دیوار و در پر دیکھتے
آنسوؤں میں اس طرح دربارِ انور دیکھتے ✦ جھالریں لٹکی ہوئی دیوار و در پر دیکھتے
مثل مورِ ناتواں ہیں اس پہ ہے شوق حرم ✦ اے زہے قسمت اگر پائے کبوتر دیکھتے
دیدنی تھی رات اِک مشتاق طیبہ کی تڑپ ✦ کاش وہ بھی اپنے پروانے کا منظر دیکھتے
جس جگہ جلوے ہیں رقصاں جنتیں ہیں آشکار ✦ مسجد نبویؐ کے وہ محراب و منبر دیکھتے
زائرانِ باغ طیبہ سوئے طیبہ چل دیئے ✦ رہ گئے افسوس ہم بادیدۂ تر دیکھتے
اے فریدی ہے عبث تم کو مقدر کا گلہ ✦ شوقِ دل پیدا تو کرتے، پھر مقدر دیکھتے

گنبدِ خضریٰ

(از: حضرت مولانا محمد ذکی کیفیؔ عثمانی دیوبندیؒ)

بے خود کھڑا ہوں روضۂ اطہر کے سامنے ✦ ذرّہ ہے آفتاب منور کے سامنے
تھا میری تشنگی کو قیامت کا سامنا ✦ اب خواب ہے یہ ساقیٔ کوثر کے سامنے
دل میں جمے ہوئے تھے بہت منظر جمال ✦ دھندلا گئے ہیں گنبدِ خضریٰ کے سامنے
حیراں ہے آنکھ عالم انوار دیکھ کر ✦ اک تشنہ لب کھڑا ہے سمندر کے سامنے
ہوں شرمسار نامہ اعمال دیکھ کر ✦ کس طرح جاؤں شافع محشر کے سامنے

پیش نظر ہے جلوۂ فردوس کی بہار
گھر ہے قریب آپ کے منبر کے سامنے

Scanned by CamScanner

میرے مولیٰ تیری قدرت ہے

(از: ادیب زماں حضرت مولانا قمر عثمانی صاحب دیوبندی دامت برکاتہم)

جو کہتا ہے برا اس کو بھلا کر ✦ سب ہی کے حق میں خوبی کی دعا کر
وہی مالک، وہی معبود برحق ✦ اسی کی رحمتوں کا آسرا کر
حوادث کی گرج سہا رہی ہے ✦ خدا سے عافیت کی التجا کر
تحمل ہے کلیدِ کامرانی ✦ پڑے مشکل تو اس کا سامنا کر
بہت سے پیچ وخم ہیں راستے میں ✦ پرکھ لے پھر کسی کو راہنما کر
اُلجھنے کا جہاں خطرہ بہت ہو ✦ وہاں ذرا دامن بچا کر
سمجھ میں آئے گا غم دوسروں کا ✦ طبیعت کو ذرا درد آشنا کر
دیا ہے حوصلہ جینے کا جس نے ✦ تصور میں اسے رکھنا سجا کر
میرے مولیٰ تری قدرت بڑی ہے ✦ میں ذرّہ ہوں مجھے بھی کیمیا کر
بڑی نیکی ہے ظلمت دور ہوگی ✦ قمر رکھ دو، کوئی شمع جلا کر

بہارِ مدینہ

(از: حضرت مولانا قمر عثمانی صاحب دیوبندی مدظلہٗ، استاذ حدیث دارالعلوم وقف دیوبند)

مدینے کی شام وسحر دیکھ لیں گے ✦ چمکتے ہوئے بام و در دیکھ لیں گے
حرم کی تجلی سے مسرور ہوں گے ✦ مقدر کو یوں اوج پر دیکھ لیں گے
فضاؤں میں جلووں کی برسات ہوگی ✦ جہاں دیکھ لیں گے جدھر دیکھ لیں گے
لگا لیں گے آنکھوں سے خاکِ مدینہ ✦ وہاں جا کے لعل و گہر دیکھ لیں گے
حرم کی زیارت سے سرشار ہوں گے ✦ دعاؤں میں اپنی اثر دیکھ لیں گے
بہار گلستاں کی کیا حیثیت ہے ✦ بہار مدینہ اگر دیکھ لیں گے
تمنا کوئی دل میں کروٹ نہ لے گی ✦ اگر حق تعالیٰ کا گھر دیکھ لیں گے
یہی آرزو ہے دیارِ مدینہ ✦ دکھائے گا مولیٰ قمر دیکھ لیں گے

Scanned by CamScanner

درود و سلام تم پر

(از: ادیب زماں حضرت مولانا قمرؔ عثمانی صاحب دیوبندی دامت برکاتہم)

استاذ حدیث دارالعلوم وقف دیوبند

تمہیں تو ہو رحمتوں کے پیکر درود تم پر سلام تم پر
شفیعِ محشر حبیبِ داور، درود تم پر سلام تم پر

تمہارے نقشِ قدم کے صدقے نکھر گئی ہے ہماری منزل
تمہیں ہو دونوں جہاں کے رہبر، درود تم پر سلام تم پر

ہدایتوں کے چراغ لے کر تمہیں ہو دنیا میں آنے والے
ہر ایک گوشہ ہوا منور، درود تم پر سلام تم پر

تمہارے حسنِ عمل کی خوشبو بسی ہوئی ہے فضا میں اب تک
فضائیں سب ہوگئیں معطر درود تم پر سلام تم پر

تمہارا رتبہ بلند سب سے، تمہاری عظمت کا کیا ٹھکانہ
تمہیں ہو دنیا و دیں کے سرور درود تم پر سلام تم پر

اسے تو گویا ملی ہے جنت، وہ اپنی قسمت پہ ناز کر لے
جو آ گیا ہے تمہارے در پر، درود تم پر سلام تم پر

تمہاری آمد کی برکتوں سے تمام عالم ہوا ہے روشن!
نکھر گئے ہیں تمام منظر، درود تم پر سلام تم پر

خدا نے فرما دیا ہے خود ہی درود بھیجو مرے نبیؐ پر
میں کیوں نہ بھیجوں، درود تم پر درود تم پر سلام تم پر

تمہیں سہارا ہو بے کسوں کا ہمیں تمہارا ہی آسرا ہے
نگاہِ رحمت قمرؔ کے اوپر درود تم پر سلام تم پر

Scanned by CamScanner

سرورِ انبیاء

(از: ادیب زماں حضرت مولانا قمر عثمانی صاحب دیوبندی دامت برکاتہم)
استاذ حدیث دارالعلوم وقف دیوبند

سارے عالم میں ہے روشنی آپؐ کی
نور ہی نور ہے زندگی آپؐ کی

جس نے دیکھا وہی آپ کا ہوگیا
پُرکشش تھی بہت دل کشی آپؐ کی

جس نے مانگا وہی کچھ عطا کردیا
سب کو تسلیم دریا دلی آپؐ کی

آپؐ روحِ چمن آپؐ جانِ چمن
یعنی پھولوں میں ہے تازگی آپؐ کی

منزلوں کا پتہ آپؐ ہی نے دیا
سب کو معلوم ہے رہبری آپؐ کی

بولے پتھر درختوں نے سجدہ کیا
کتنی ذی شان، تھی ضروری آپؐ کی

آپؐ کی ہر طلب میں رضائے خدا
رب کو منظور تھی مہر خوشی آپؐ کی

ظلمتیں چھٹ گئیں چاندنا ہوگیا
نور افشاں رہی چاندنی آپؐ کی

سرورِ انبیاء آپ صلِ علیٰ
سب میں ممتاز ہے برتری آپؐ کی

خاکِ پا ہے قمرؔ میرا ایمان ہے
ہے ضرورت بہت آج بھی آپؐ کی

درود آیا سلام آیا

(از: حضرت مولانا مفتی کفیل الرحمٰن صاحب نشاطؔ عثمانی دیوبندیؒ)

سابق مفتی دارالعلوم دیوبند

زباں پر جب بھی اپنی سرورِ عالم کا نام آیا ✦ ردائے مشک و عنبر میں درود آیا سلام آیا
وہی خوش بخت ہے لاریب فخر و ناز کے قابل ✦ میسر جس کو قسمت سے درِ خیرالانام آیا
سفینہ امت مرحوم کا جب غروقِ عصیاں تھا ✦ تو اک ہادئ برحق لے کے قرآنی نظام آیا
ابوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و حیدرؓ جس کے تارے تھے ✦ ہدایت کے فلک پر بن کے وہ ماہِ تمام آیا
زمیں یثرب کی طیبہ سے ہوئی مشہور دنیا میں ✦ جو باصد خیر و برکت سارے نبیوں کا امام آیا
نشاط اے کاش محشر میں خدا ارشاد فرمائے ✦ مرا بندہ رسولِ پاک کا ادنیٰ غلام آیا

رحمۃ للعالمین

(از: حضرت مولانا مفتی کفیل الرحمٰن صاحب نشاط عثمانی دیوبندیؒ)

یہ جو طیبہ کی زمیں ہے رحمۃ للعالمیں ✦ ارضِ عالم سے بریں ہے رحمۃ للعالمیں
پیکرِ الطاف و رحمت صاحبِ جود و کرم ✦ آپ کا ثانی نہیں ہے رحمۃ للعالمیں
گنبد خضریٰ کا منظر جالیوں کے درمیاں ✦ رشکِ مہتاب حسیں ہے رحمۃ للعالمیں
جس کی بعثت باعثِ احیاءِ عالم بن گئی ✦ وہ بشر افضل تریں ہے رحمۃ للعالمیں
مرکزِ انوارِ باری منبعِ رشد و ہدیٰ ✦ نازشِ کل مرسلیں، ہے رحمۃ للعالمیں
سید اولادِ آدم شافعِ روزِ جزا ✦ محسنِ دنیا و دیں ہے رحمۃ للعالمیں
قوم کے ہاتھوں اٹھا کر سختیاں "غفر" کہا ✦ آفریں صد آفریں ہے رحمۃ للعالمیں
فرش ہے تا عرش جس کی مدح ہوتی ہے نشاط ✦ وہ حبیب عالمیں ہے رحمۃ للعالمیں

Scanned by CamScanner

میرے آقا مری مدد کر

(از: معروف ادیب حضرت مولانا کفیل احمد صاحب علوی مدظلہٗ)
محقق شیخ الہند اکیڈمی، دارالعلوم دیوبند

نظر نظر میں کھٹک رہی ہے مری حقیقت پسند فطرت
تمام باطل کی طاقتوں نے مجھے نشانہ بنا لیا ہے
مری متاعِ گراں یہی ہے یہی ہے، میرے جنوں کا حاصل
کہ تیرے جلووں کی تابشوں کو دل ونظر میں بسا لیا ہے
زمیں بھی عاجز رہی ہے جس سے فلک بھی جس کو اٹھا نہ پایا
جنونِ ذوقِ طلب سلامت وہ بار میں نے اٹھا لیا ہے
نہ جام و مینا کا ذوق کوئی، نہ شوقِ رقص سرور مجھ کو
کہ میں نے تہذیب نو کی عریاں روش سے دامن بچا لیا ہے
ہزار جلووں کی والہانہ مداخلت سے کدورتوں سے
قسم ہے تیرے رخِ حسیں کی حریمِ دل کو بچا لیا ہے
نہ بادو باراں کا ڈر ہے، کوئی نہ خوف ہے برقِ بے اماں کا
چمن میں ہم نے جہاں بھی چاہا وہیں نشیمن بنا لیا ہے
طویل تر ہے اگرچہ فہرست مری خطاؤں کی، لغزشوں کی
تری نگاہِ کرم کے صدقے ہر عیب تو نے چھپا لیا ہے
چمن میں میرا، چمن کا میں ہوں، چمن کی ہر شئے عزیز مجھ کو
وہ اور ہوں گے، جنہوں نے تنہا گلوں سے دامن سجا لیا ہے

Scanned by CamScanner

فضائیں تاریک، راہ مشکل، قدم قدم شورِ موجِ طوفاں
اے میرے آقا مدد کر، کہ میں نے بیڑا اٹھا لیا ہے
رہ وفا کی رکاوٹوں میں بڑی رکاوٹ ہے مصلحت بھی
کفیلؔ ہم نے تو جان کر ہی خرد سے دامن بچا لیا ہے

سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم

(از: حضرت مولانا عثمانؔ احمد قاسمی جونپوریؒ)

اے مرے ہم سفر کر لے نیچی نظر، سرورِ انبیاء کا یہ دربار ہے
جبرئیل امیں بھی جھکاتے ہیں سر، ہے تجھے کچھ خبر یہ وہ سرکار ہے

گردشِ وقت سے ہم پریشان ہیں، کیا گذارش کریں سخت حیران ہیں
اے شہہ بحر و بر کیجئے اک نظر، دور ساحل ہے کشتی ہے منجھدار ہے

ہاں وہ وقتِ سحر گنبدِ سبز پر، ہر طرف سے اٹھی عاشقوں کی نظر
روشنی دل میں آئی اسے دیکھ کر، حجرۂ نور کیسا ضیا بار ہے

وہ مسجد کے مینار کی روشنی رات میں جیسے انوار کی چاندنی
دیکھ کر یہ ضیا میرے دل نے کہا کہ یہی عرشِ اعظم کا مینار ہے

آپ کے در پہ ایک عاشق زار ہے، آپ کی یاد میں محو و سرشار ہے
اس کو اپنی محبت عطا کیجئے، وہ فقط آپ ہی کا طلب گار ہے

آپ کے نور سے ہے منور جہاں، یہ نجوم و قمر اور یہ کہکشاں
آپ کے فیض سے ہیں تجلی فشاں، آپ کی ذات ہی بحرِ انوار ہے

ہے صداقت عدالت کا سودا یہاں، ہے سخاوت شجاعت کا سودا یہاں
ہے محبت مروت کا سودا یہاں، دیکھ لو یہ مدینے کا بازار ہے

کیجئے اک نظر اپنے عثمانؔ پر، بے کس و بے قرار و پریشان پر
اس کے غم کا مداوا نہیں ہے یہاں، وہ تو شہرِ مدینہ کا بیمار ہے

Scanned by CamScanner

نور

(از: استاذ شاعر جناب عمر دراز خاں عمرؔ دیوبندی)

سابق محرر دارالعلوم دیوبند

کیا بتاؤں کیا محمد مصطفیٰؐ کا نور ہے
ابتدا کی آبرو ہے، انتہا کا نور ہے

رحمتِ حق نے جسے اول کیا پیدا وہ نور
حضرت آدمؑ کی پیشانی پہ جو چمکا وہ نور
سب فرشتوں نے جسے مل کر کیا سجدہ وہ نور
دونوں عالم میں اُجالا بن کے جو پھیلا وہ نور

نور وہ جس کا دیا پیغمبروں نے واسطہ
نور وہ جس سے ملا طوفان میں بھی راستہ
نور وہ جس سے کبھی یوسفؑ رہے آراستہ
نور وہ دنیا میں پھیلا سلسلہ در سلسلہ

سلسلہ اس نور کا پہنچا کلیم اللہ تک
سلسلہ اس نور کا پہنچا خلیل اللہ تک
سلسلہ اس نور کا پہنچا ذبیح اللہ تک
سلسلہ در سلسلہ پہنچا یہ عبداللہ تک

آمنہ کی گود میں بن کے قمر پھیلا یہ نور
پھر حلیمہ بکریوں والی کے گھر پھیلا یہ نور
وادیٔ بطحا سے تا حدِ نظر پھیلا یہ نور
عرش پر روشن ہوا تھا فرش پر پھیلا یہ نور

Scanned by CamScanner

صبر والوں کو شفا بخشی گئی اس نور سے
چاند تاروں کو ضیا بخشی گئی اس نور سے
حسن والوں کو حیا بخشی گئی اس نور سے
عشق والوں کو وفا بخشی گئی اس نور سے

ایک دن یہ نور خود ہی نورِ نورانی بنا
نور نورانی سے بڑھ کر نور لافانی بنا
یہ سراپا نور جس دم نورِ انسانی بنا
آبروئے دو جہاں تفسیر قرآنی بنا

اہل دنیا نے اُسے دیکھا حراء کے غار میں
ہوش کے زانوں پہ دیکھا جوش کی تلوار میں
عزم عثمانی میں عشقِ حیدر کرار میں
نجد کے صحراؤں میں بطحا کے لالہ زار میں

حضرت حمزہؓ کی طاقت میں اسی کا عکس تھا
اور خالدؓ کی شجاعت میں اسی کا عکس تھا
بی خدیجہؓ کی محبت میں اسی کا عکس تھا
ایک حبشی کی اطاعت میں اسی کا عکس تھا

اس کے جلوے عائشہ کے گھر کی دیواروں میں ہیں
اس کے چرچے شہر میں، جنگل میں، کہساروں میں ہیں
فاطمہ اس نور رحمت کے جگر پاروں میں ہیں
اور ابوطالب اس کے ناز برداروں میں ہیں

Scanned by CamScanner

یہ حسینؓ ابن علیؓ کے پیار میں دیکھا گیا
کربلا کے ہر علم بردار میں دیکھا گیا
روئے اصغر عابد بیمار میں دیکھا گیا
ایک دن کوفے کے یہ بازار میں دیکھا گیا

آج تک اس نور کی کرنوں سے روشن ہے جہاں
اس کے دم سے گلشن اسلام سے عنبر فشاں
اس کی عظمت اس کی شہرت آسماں در آسماں
اے عمرؔ یہ نور وہ ہے نور جو ہے جاوداں

قرآن پاک

(از جناب سلطان صدیقی)

لائق تعظیم وحرمت اس لئے قرآن ہے ✦ خالق ارض وسما کا آخری فرمان ہے
ہے تلاوت بھی ثواب اس کی سماعت بھی ثواب ✦ اللہ اللہ کیا کلامِ پاک کا فیضان ہے

✦

جب سے اللہ نے کیا انسان پہ قرآں کا نزول ✦ رشک کے قابل فرشتوں کے لئے انسان ہے
بجھ نہیں سکتا کسی آندھی سے قرآں کا چراغ ✦ آندھیوں خود آزمالو سامنے میدان ہے
اب بھی ہوسکتی ہے تجھ پہ یہ بارش لطف عمیم ✦ کر تلاوت مرد مومن روز قرآن کریم
ہے قولِ خدا ارشاد نبی فرمان نہ بدلا جائے گا ✦ بدلے گا زمانہ لاکھ مگر قرآن نہ بدلا جائے گا
یہ راز کسی کو نہیں معلوم کہ مومن ✦ قاری نظر آتا ہے حقیقت میں قرآن

Scanned by CamScanner

حسرت ہے مدینہ جانے کی

(از: حضرت مولانا امام علی دانشؔ قاسمی)

طیبہ کی مقدس گلیوں میں، ایمان کی بارش ہوتی ہے
سورج کی شعاعیں جھکتی ہیں، ذروں میں وہ تابش ہوتی ہے

بیمارِ محبت کے دل میں حسرت ہے مدینہ جانے کی
اے کاش نظارہ ہوجائے ہر وقت یہ خواہش ہوتی ہے

سنت پہ نبیؐ کی چلنے کی توفیق اسی کو ملتی ہے
اللہ تعالیٰ کی جس پر مخصوص نوازش ہوتی ہے

اصحاب کی عظمت کم کردیں سرکار کی سنت مٹ جائے
ہر دور میں اہل باطل کی ناپاک یہ سازش ہوتی ہے

دنیا سے نبیؐ کے صدقہ میں ایمان سلامت لے جائیں
مسجد میں پہنچ کر اے دانشؔ اپنی یہ گزارش ہوتی ہے

M.A. pdf

میری بخشش

جناب عمر دراز خاں عمرؔ دیوبندی

نیکیوں سے بڑھ گئی ہیں میری بد اعمالیاں
میری بخشش کا ہر اک سامان میلا ہوگیا

اس سے بڑھ کر کم نصیبی اور کیا ہوگی میری
رکھے رکھے طاق میں جزدان یاا ہوگیا

Scanned by CamScanner

تیرا ذکر دونوں جہاں میں ہے

(از: مولانا ولی اللہ قاسمی بستوی، جامعہ اشاعت العلوم، اکل کوا، مہاراشٹر)

وہ کلیم پروردگار ہے، وہی رسول خیر انام ہے
وہی زیب محفل دو جہاں، وہی شاہِ عالی مقام ہے

وہی گمرہوں کا ہے راہبر، وہی آخری ہے پیمبر
وہی نور عرش بریں بھی ہے، وہی ضوءِ ماہِ تمام ہے

وہی روحِ باغ و بہار ہے، دل مضطرب کا قرار ہے
وہی آخرت کا شفیع ہے، سرِ حشر ساقی جام ہے

سرِ لامکاں کا وہ میہماں، وہی رونقِ شبِ کن فکاں
کبھی فرش پر، کبھی عرش پر، وہ خدا سے محوِ کلام ہے

جہاں رحمتوں کا نزول ہے، جہاں برکتوں کا حصول ہے
درِ عرش سے جو ہے محترم، وہ دیارِ خیرِ انام ہے

تیرا ذکر دونوں جہاں میں ہے تیری دھوم کون ومکان ہے
تیرے میکدے کا جو رند ہے وہ جنوں میں محوِ خرام ہے

رخِ والضحیٰ تیرا ضوفشاں، تیرا نقشِ پا دلِ کہکشاں
ہے کتابِ حق تری مدح خواں ترا ذکر ہر سو مدام ہے

ترے عشق کا لئے بارِ غم میں چلا ہوں آقا بچشمِ نم
تری یاد ہے مرا زادِ راہ سدا اور دِلب ترا نام ہے

تری بخششوں سے شہنشا! ہوئے بہرہ ور سبھی انس وجاں
ذرا اس طرف بھی اک نظر، کہ ولی بھی تیرا غلام ہے

خدا نے وہ بلندی کی عطا فخرِ دو عالم ﷺ کو

(از: حضرت مولانا سید عبدالعزیز ظفر جنکپوری قاسمی الحسینی)

مچلے رہتے ہیں ارمان یہ رہ رہ کے سینے میں ✦ مرا مسکن و مدفن، کاش ہو جائے مدینے میں
مزا کیا خاک آئے گا، بھلا اس طرح جینے میں ✦ یہاں تڑپے غلام اور اس کا آقا ہو مدینے میں
پڑے رحمت کا یہ چھینٹا دِل کی اس بنجر زمیں پر بھی ✦ کہ پیہم بارشِ انوار ہوتی ہے مدینے میں
سفینہ وہ ہوں جس کے ناخدا سرکارِ دو عالم ✦ یقیناً آ نہیں سکتا ہے طوفاں اس سفینے میں
شفایابی کہیں ہوگی نہ بیمارِ محبت کو ✦ دوائے دردِ دل حاصل اسے ہوگی مدینے میں
خدا نے وہ بلندی کی عطا فخرِ دو عالم ﷺ کو ✦ ٹھہرتے ہیں جہاں کے قافلے آکر مدینے میں
سہی جاتی نہیں اب تو نبی ﷺ کے ہجر کی گھڑیاں ✦ خدا اس عاجز و بے کس کو پہنچا دے مدینے میں
کروں گا پیش ڈالی جا کے، روضے پر درودوں کی ✦ خدائے پاک نے گر مجھ کو پہنچایا مدینے میں
دلِ بے تاب میں رقصاں ہیں، ارماں ایک مدت سے ✦ ظفرؔ کا ہو خدایا، مسکن و مدفن مدینے میں

میں مدینے جارہا ہوں

(از: حضرت مولانا سید عبدالعزیز ظفر جنکپوری قاسمی الحسینی)

پڑھ پڑھ درود، دل کی بستی سجا رہا ہوں ✦ ظلمت کدے میں شمعِ عرفاں جلا رہا ہوں
مجھ سے نہ چھیڑ کر تو، اے گردشِ زمانہ ✦ میں غلامِ شاہِ دیں ہوں میں مدینے جارہا ہوں
ہجرِ نبی ﷺ نے مجھ کو بے تاب کر دیا ہے ✦ آنکھوں سے اپنی پیہم آنسو بہا رہا ہوں
نامِ نبی ﷺ ہے میری شام و سحر زباں پر ✦ کیف و قرار دل کی دنیا میں پا رہا ہوں
لوحِ جبیں پہ میری شمس و قمر خجل ہیں ✦ میں دیارِ شاہِ دیں سے ابھی ہو کے آرہا ہوں
جو ذات بن کے آئی ہے، رحمتِ دو عالم ✦ اسی ذاتِ خاص پر میں، دل و جاں لٹا رہا ہوں
آقا کی جب سے نسبت، مجھ کو ظفرؔ ہے حاصل ✦ چہرے پہ زندگی کے آثار پا رہا ہوں

M.A.pdf

Scanned by CamScanner

تیرے دیوانے کہاں جائیں

(از: حضرت مولانا سید عبدالعزیز ظفرؔ جنکپوری قاسمی الحسینی)

ترا در چھوڑ کر، یہ تیرے دیوانے کہاں جائیں ✦ بھلا تیرے سوا، دادِ وفا پانے کہاں جائیں

کرم کا آسرا لے کر، درِ اقدس پہ آئے ہیں ✦ ترے در کے سوا دامن کو پھیلانے کہاں جائیں

ترا در چھوڑ کر، اے سرورِ دیں، رحمتِ عالمؐ ✦ دلِ مجروح کے ہم، داغ دکھلانے کہاں جائیں

نہ ہو حاصل نگاہِ لطفِ احمد کا اگر شانہ ✦ تو ہم تقدیر کی زلفوں کو سلجھانے کہاں جائیں

اگر رخ پھیر لیں ہم سرورِ دیں کی اطاعت سے ✦ بھٹک کر اپنی منزل سے خدا جانے کہاں جائیں

ہمارے خانۂ دل میں مکیں ہے گنبدِ خضریٰ ✦ ظفرؔ ہم اپنے دل کو اور بہلانے کہاں جائیں

وہ لوگ جن کو نبیؐ سے ہے نسبت

(از: حضرت مولانا سید عبدالعزیز ظفرؔ جنکپوری قاسمی الحسینی)

کلیم طور پر مہماں بنائے جاتے ہیں ✦ حضورؐ عرشِ بریں پر بلائے جاتے ہیں

تصورات کے پردے اٹھائے جاتے ہیں ✦ نبیؐ کے جلوے نظر میں سمائے جاتے ہیں

قدم قدم پہ، قدم ڈگمگائے جاتے ہیں ✦ قریبِ گنبدِ خضریٰ، جو آئے جاتے ہیں

وہ لوگ جن کو نبیؐ سے ہے نسبتِ محکم ✦ قدم قدم پہ وہی آزمائے جاتے ہیں

ہم اپنی چشمِ جواہر فشاں سے رہ رہ کر ✦ حریمِ خلدِ بریں کو سجائے جاتے ہیں

خدائے پاک کے محبوب، سرورِ عالمؐ ✦ خدا کی راہ میں، پیہم ستائے جاتے ہیں

خدا نے جن کو عطا کی ہے سرفرازیٔ عشق ✦ زمیں اوجِ فلک پر بلائے جاتے ہیں

نہ پوچھ اُن کے مقدّر کی رفعتوں کو ظفرؔ

جو خوش نصیب، مدینے بلائے جاتے ہیں

نعت نبیؐ

مری زندگی سحر گئی، مری زندگی کی یہ شام ہے
میں مدینہ دیکھ لوں اک نظر، یہی آرزوئے تمام ہے
دلِ مضطرب کی ہے آرزو، مری چشمِ تر کی ہے جستجو
کہ مدینہ ہو مرے روبرو، یہی شوق مجھ کو مدام ہے
اے رسولِ رحمتِ دو جہاں، تو حبیب صاحب کن فکاں
ہے نثار تجھ پہ یہ جسم و جاں، تری ذات عالی مقام ہے
مرا شوقِ دید ہے مشتعل، دلِ زار ہے بڑا مضمحل
مرے اشک بہتے ہیں مستقل، مرے لب پہ تیرا ہی نام ہے
اے رسولِ پاک کی سرزمیں، ہے نثار تجھ پہ مری جبیں
تو ہے مطلعِ انوارِ دیں، تو ہی دارِ خیر انام ہے
شہِ دوسرا ہو ذرا کرم، ہے دعا شفیقؔ کی دم بدم
یہ کہے زباں، یہ لکھے قلم، کہ ہزار تجھ پر سلام ہے

حافظ قرآن جائیں گے

(از: جناب ہاشم فیروز آبادی)

عالم پناہ اور نہ سلطان جائیں گے ✦ جنت میں صرف صاحبِ ایمان جائیں گے
اُس راستے پہ پھول بچھائیں گی رحمتیں ✦ جس راستے سے حافظِ قرآن جائیں گے
اسلام کو لہو کی ضرورت اگر پڑی ✦ میدانِ کربلا میں مسلمان جائیں گے

پڑھوں نعت محمدؐ

یادِ نبیؐ میں پلکوں کو نم کر رہا ہوں میں
پڑھ کر درود سینے میں دم کر رہا ہوں میں
کاغذ پہ لکھ کے رکھوں گا محفوظ کب تلک
اک نعت اپنے دل پہ رقم کر رہا ہو میں

☆☆☆

میرے نبیؐ کا درود چھپا نہیں سکتے
یہ وہ چراغ ہے جس کو بجھا نہیں سکتے
ہزار سجدے پہ سجدہ کیا کروں لیکن
بغیر حب نبیؐ کے خلد پا نہیں سکتے
بہت سے آئے مٹانے کو مٹ گئے خود ہی
زمانے والو! ہمیں تم مٹا نہیں سکتے
بلال بولے زباں کاٹ لو مری لیکن
جو نقش دل پہ ہے میرے مٹا نہیں سکتے
حسین تیرا تہ تیغ آخری سجدہ
قسم خدا کی کبھی ہم بھلا نہیں سکتے
پڑھوں گا نعت محمدؐ ضرور میں لیکن
مری زبان پہ پہرہ تم لگا نہیں سکے

M.A. pdf

Scanned by CamScanner

سجدوں کی تڑپ اللہ اللہ

(مولانا جمیل احمد نذیری)

کعبے پہ پڑی جب پہلی نظر، کیا چیز ہے دنیا بھول گیا
یوں ہوش وخرد مفلوج ہوئے، دل ذوقِ تماشا بھول گیا

پھر روح کو اِذنِ رقص ملا، خوابیدہ جنوں بیدار ہوا
کلموں کا تقاضا یاد رہا، نظروں کا تقاضا بھول گیا

احساس کے پردے لہرائے، ایماں کی حرارت تیز ہوئی
سجدوں کی تڑپ اللہ اللہ، سر اپنا سودا بھول گیا

جس وقت دعا کو ہاتھ اٹھے، یاد آ نہ سکا جو سوچا تھا
اظہارِ عقیدت کی دُھن میں، اظہارِ تمنا بھول گیا

پہنچا جو حرم کی چوکھٹ پر، اک ابرِ کرم نے گھیر لیا
باقی نہ رہا یہ ہوش مجھے، کیا مانگ لیا کیا بھول گیا

ہر وقت برستی ہے رحمت، کعبے میں جمیل اللہ اللہ
خاطی ہوں میں کتنا، بھول گیا، عاصی ہوں کتنا، بھول گیا

M.A. pdf

Scanned by CamScanner

سلام آیا

زہے مقدر حضورِ حق سے، سلام آیا پیام آیا
جھکاؤ نظریں بچھاؤ پلکیں، ادب کا اعلیٰ مقام آیا

یہ کون سر پر کفن لپیٹے چلا ہے، الفت کے راستے پر
فرشتے حیرت سے تک رہے ہیں، یہ کون ذی احترام آیا

فضا میں لبیک کی صدائیں فرش تا عرش گونجتی ہیں
ہر اک قربان ہو رہا ہے زبان پہ یہ کس کا نام آیا

یہ کہنا آقا بہت سے عاشق تڑپتے چھوڑ آیا ہوں راستے میں
جو آنے کے منتظر ہیں، لیکن نہ صبح آیا نہ شام آیا

یہ راہِ حق ہے سنبھل کے چلنا، یہاں ہے منزل قدم قدم پر
پہنچنا در پر تو کہنا آقا، سلام لیجئے غلام آیا

دعا جو نکلی تھی دل سے آخر، پلٹ کے مقبول ہو کے آئی
وہ جذبہ جس میں تڑپ تھی سچی، وہ جذبہ آخر کام آیا

خدا ترا محافظ و نگہباں اور راہِ بطحا کو جانے والے
نوید صدا انبساط بن کر پیامِ دارالسلام آیا

جس نے ایمان کی حالت میں صورت دیکھی ✦ اس میں کوئی شک نہیں اللہ کی قدرت دیکھی
جس سے بن جاتا ہے انسان خدا کا محبوب ✦ ہم نے وہ سرورِ عالمؐ کی محبت دیکھی
آپ پر خالق اکبر نے اتارا قرآن ✦ آپ کی وجہ سے قرآن کی صورت دیکھی
قتل کرنے کے لئے آئے تھے گھر سے فاروقؓ ✦ گر پڑے قدموں میں جب آپ کی صورت دیکھی
اس میں ایک لفظ بدلنے کی نہیں گنجائش ✦ ہم نے وہ سرورِ عالمؐ کی شریعت دیکھی

نبیؐ نبیؐ، نبیؐ، نبیؐ

(از: جناب مولانا محمد ولی اللہ صاحب ولیؔ قاسمی)

جمالِ حق کی روشنی، رخِ قمر کی چاندنی
وہ بلبلوں کی راگنی، کلامِ رب کی چاشنی
تھی کفر و شرک کی جاں کنی، بتوں پہ چھائی مردنی
ہوئی یوں آمدِ نبیؐ، نبیؐ، نبیؐ، نبیؐ، نبیؐ

وہ صاحبِ کتاب ہیں، ہدایتوں کا باب ہیں
خدا کا انتخاب ہیں، رسولِ لاجواب ہیں
جہاں پہ رکھ دیا قدم، وہ سرزمیں ہے محترم
ہے شمعِ نور ایزدی، نبی، نبی، نبی، نبیؐ

حبیبِ کبریا ہیں وہ، طبیبِ دوسرا ہیں وہ
بہارِ جاں فزا ہیں وہ، دوائے غم رُبا ہیں وہ
لیے کتابِ حق نما، ہوئے جہاں میں رونما
ملی متاعِ سرمدی، نبی، نبی، نبی، نبیؐ

جو لامکاں چلے نبی، تو آرزو تھی دید کی
گھٹا تھی سر پہ نور کی، ملی رُسل کی سروری
قدم قدم پہ رحمتیں، روش روش پہ برکتیں
تھی ہر ادا میں دل کشی، نبی، نبی، نبی، نبیؐ

صحابہؓ بے شمار تھے، قطار در قطار تھے
وہ دین کی بہار تھے، نبیؐ پہ جاں نثار تھے

Scanned by CamScanner

وہ تھے خدا کے اولیاء، دلوں میں سوز و ساز تھا
وہ کہہ رہے تھے سب یہی، نبیؐ، نبیؐ، نبیؐ، نبیؐ

چلے جو حضرت عمرؓ، کہ لیں رسولؐ کی خبر
پڑی نعیمؓ کی نظر، کہا چلو بہن کے گھر
سنا ہے جب کلام کو، اِس آخری پیام کو
تو کہہ پڑے عمرؓ یہی، نبیؐ، نبیؐ، نبیؐ، نبیؐ

وہ جستجو رسولؐ کی، دعائیں تھیں، حصول کی
تھی دشمنی فضول کی، نبیؐ کی راہ پھول تھی
بس ایک نگاہِ کبریا، نے سارا کام کردیا
زباں پہ آگیا یہی، نبیؐ، نبیؐ، نبیؐ، نبیؐ

وہ حضرتِ بلالؓ تھے، نبیؐ کے ہم خیال تھے
فنائے ذوالجلال تھے، بڑے ہی خوش و خصال تھے
بدن تھا تختۂ ستم، خدا کا اُن پہ تھا کرم
رہے پکارتے یہی، نبیؐ، نبیؐ، نبیؐ، نبیؐ

مدینہ دین کا چمن، نبیؐ کا بن گیا وطن
ہے شمعِ نور ضوفگن، فدا ہیں میرے جان و تن
جب آئے سید البشر، تو اہلِ طیبہ جھوم کر
لگے پکارنے سبھی، نبیؐ، نبیؐ، نبیؐ، نبیؐ

ولی کی ہے یہی دعاء ملے رضائے کبریا
رسولؐ پر ہو جاں فدا، کرم کی بھیک ہو عطا
ہو جب حرم میں حاضری ہو بارگاہِ رسولؐ کی
تو میرے لب پہ ہو یہی، نبیؐ، نبیؐ، نبیؐ، نبیؐ

Scanned by CamScanner

وہ نورِ ہدیٰ ہے

(از: جناب ریحان تابش، مئو، اعظم گڑھ)

وہ پھول کہ جو گلشن طیبہ میں کھلا ہے
وہ ابر کہ جو وادیٔ بطحاء سے اٹھا ہے
وہ ذات کہ جو پیکر و ایثار و وفا ہے
وہ رحمتِ عالم کا لقب جن کو ملا ہے
وہ نورِ ہدیٰ نورِ ہدیٰ نورِ ہدیٰ ہے
وہ صلِ علیٰ، صلِ علیٰ، صلِ علی ہے

وہ گنبدِ خضریٰ کی حسین رشک ارم چھاؤں
وہ شہرِ مدینہ میرے سرکارؐ کا ہے گاؤں
کونین کے سردار نے رکھے ہیں جہاں پاؤں
فردوس بھی اس ارضِ مقدس پہ فدا ہے
وہ نورِ ہدیٰ نورِ ہدیٰ نورِ ہدیٰ ہے
وہ صلِ علیٰ، صلِ علیٰ، صلِ علی ہے

یہ ارض و سماں یہ در و دیوانہ نہ ہوتے
یہ دشت و جبل یہ گل و گلزار نہ ہوتے
پیدا جو میرے احمد مختار نہ ہوتے
یہ سارا جہاں ان کے ہی صدقے میں بنا ہے
وہ نورِ ہدیٰ نورِ ہدیٰ نورِ ہدیٰ ہے
وہ صلِ علیٰ، صلِ علیٰ، صلِ علی ہے

Scanned by CamScanner

کس درجہ المناک ہے، طائف کا وہ منظر
دشمن نے جہاں آپؐ پہ برسائے ہیں پتھر
اللہ رے کیا خوب ہے یہ شانِ پیمبر
زخموں سے بدن چور ہے اور لب پہ دعا ہے
وہ نورِ ہدیٰ نورِ ہدیٰ نورِ ہدیٰ ہے
وہ صلِ علیٰ، صلِ علیٰ، صلِ علی ہے
یہ شمس و قمر اور یہ پُرنور ستارے
مانا کہ بہت خوب ہیں یہ سارے نظارے
اس ذات کے قدموں کی مگر دھول ہیں سارے
مزمل و طٰہٰ جسے قرآں نے کہا ہے
وہ نورِ ہدیٰ نورِ ہدیٰ نورِ ہدیٰ ہے
وہ صلِ علیٰ، صلِ علیٰ، صلِ علیٰ ہے
سرورِ عالمؐ سے لگا لو تو بنے بات
ہونٹوں پہ درود اپنے سجا لو تو بنے بات
بگڑی ہوئی تقدیر بنا لو تو بنے بات
راضی ہیں جو سرکارؐ تو پھر راضی خدا ہے
وہ نورِ ہدیٰ نورِ ہدیٰ نورِ ہدیٰ ہے
وہ صلِ علیٰ، صلِ علیٰ، صلِ علی ہے
امت جو اسیرِ غم و آلام ہے تابش
دنیا کے ہر اک گوشے میں بدنام ہے تابش
سرکارؐ سے دوری کا یہ انجام ہے تابش
سب اپنے ہی اعمال کا پھل ہم کو ملا ہے
وہ نورِ ہدیٰ نورِ ہدیٰ نورِ ہدیٰ ہے
وہ صلِ علیٰ، صلِ علیٰ، صلِ علی ہے

Scanned by CamScanner

الفت خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم

(از: جناب حامد بہرائچی)

سینوں میں جن کے الفت خیر الانام ہے ✦ اس پر قسم خدا کی جہنم حرام ہے
پہچان لیں گے قبر میں سرکار کو وہی ✦ ہر وقت جن کے لب پر درود و سلام ہے
دنیا کے مال و زر کی تمنا نہیں مجھے ✦ مجھ کو تو بس نبیؐ کی محبت سے کام ہے
سرکارؐ نے دیا ہے مساوات کا سبق ✦ دونوں جہاں کا اس لئے بہتر نظام ہے
صدقے میں جن کے سارا زمانہ دوستو ✦ حبشیؓ بھی ایک ادنیٰ سا ان کا غلام ہے

نعت شریف

(از: مولانا طارق بن ثاقب، فاضل دیوبند)

زندگی کا حسیں آئین بتانے والا ✦ پرچم نور اندھیروں میں اٹھانے والا
ظلمتوں سے جو پریشاں تھے یہی کہتے تھے ✦ ایک مہتاب زمانے میں ہے آنے والا
شرک وبدعات کی دلدل میں پھنسا ہے آقا ✦ شرک و بدعات کی دیوار کو ڈھانے والا
قتل وغارت کا ترے چاہنے والوں سے سلوک ✦ اور دشمن کو تو سینے سے لگانے والا
آرزو ہے کہ کروں میں بھی طواف کعبہ ✦ کون سا دن میرے آقاؐ ہے وہ آنے والا
خونِ تشبیہ نچوڑوں بھی تو حاصل کیا ہے ✦ تجھ سا کوئی نہ تھا کوئی نہیں آنے والا
نعت لکھ دی نئے انداز سے میں نے طارق ✦ مرحبا کہہ اٹھا آئینہ دکھانے والا

✦✦

میری نگاہ میں ہے نورِ آیت کوثر ✦ مری جبیں پہ خدا کا کلام لکھا ہے
مجھے قبول نہیں وندے ماترم کہنا ✦ کہ میرے دل پہ محمدؐ کا نام لکھا ہے

Scanned by CamScanner

صلِّ علیٰ

(از: مولانا مجیبؔ صاحب مظاہری بستوی)

آپؐ کا بزم میں تذکرہ ہوگیا ✦ ہر طرف لب پہ صلِّ علیٰ ہوگیا
رحمت حق کا یہ سلسلہ ہوگیا ✦ آپ میرے تو میں آپؐ کا ہوگیا
آپؐ کے آستانے پہ ہو حاضری ✦ دل میں پیدا مرے حوصلہ ہوگیا
آپؐ کی جس پہ چشمِ عنایت ہوئی ✦ بزم کونین میں کیا سے کیا ہوگیا
جالیاں روضۂ پاک کی چوم کر ✦ لب مرا روکشِ کیمیا ہوگیا
لفظ اقرأ کے انوار ہیں چار سو ✦ ہر طرف ذکر غارِ حرا ہوگیا

اے مجیبؔ یہ خدا کا ہے فضل و کرم
میں غلام حبیب خدا کا ہوگیا

مدینہ کے آقاؐ

(از: مولانا مجیبؔ صاحب مظاہری بستوی)

کرم کی نظر ہو مدینے کے آقاؐ ✦ ہماری سحر ہو مدینے کے آقاؐ
بنے قبۂ نور میرا مقدس ✦ دعا میں اثر ہو مدینے کے آقاؐ
سلاموں کے گجرے درودوں کی ڈالی ✦ نثار آپ پر ہو مدینے کے آقاؐ
کبھی آپ کے روضۂ پُرگہر پر ✦ مرا بھی گذر ہو مدینے کے آقاؐ
مِلوں منہ پہ خاک دیارِ مدینہ ✦ مری چشم تر ہو مدینے کے آقاؐ
فقط آپؐ کی رہنمائی سے روشن ✦ مری رہ گذر ہو مدینے کے آقاؐ

مدینے کے آقا مجیبؔ آپؐ کا ہے
یہ غم معتبر ہو مدینے کے آقاؐ

Scanned by CamScanner

نعت مصطفیٰ

(از: ڈاکٹر ماجد دیوبندی)

کوئی ایسا حق کا مہماں نہ ہوا نہ ہے نہ ہوگا ✦ سرِ عرش وہ چراغاں نہ ہوا نہ ہے نہ ہوگا
یہ شرف خدا نے بخشا تھا رسولِ آخری کو ✦ کسی پر نزولِ قرآں نہ ہوا نہ ہے نہ ہوگا
تھے رسولؐ جس کے داعی بہ زمانہ ضلالت ✦ وہ فروغِ دین وایماں نہ ہوا نہ ہے نہ ہوگا
ہوئے مصطفیٰؐ جو مہماں ملا قربِ ربِّ رحماں ✦ یہ جہاں کسی پہ قرباں نہ ہوا نہ ہے نہ ہوگا
زہِ خلوت پیمبر ہے حرا کو فخر جس پر ✦ وہ بقائے حق کا ساماں نہ ہوا نہ ہے نہ ہوگا
سبھی محترم صحابہؓ ہیں ہدایتوں کے تارے ✦ کوئی ان سے ہٹ کے شاداں نہ ہوا ہے نہ ہوگا
میں تھا محوِ نعت گوئی کہ صدا یہ آئی ماجد ✦ کہ نبیؐ کے جیسا انساں نہ ہوا نہ ہے نہ ہوگا

خلافِ بدعت

ہر گز خلافِ شرع نہ جینا پسند ہے
مجھ کو مرے نبیؐ کا قرینہ پسند ہے
کلئیر جو جارہا ہے مرادوں کے واسطے
پھر بھی وہ کہہ رہا ہے مدینہ پسند ہے
مسکن رہا ہزاروں ولیوں کا "دیوبند"
شاید اسی لئے مجھے کینہ پسند ہے
حاصل ہو جس میں کھانے و پینے کی لذتیں
تجھ کو وہ دن وہ سال و مہینہ پسند ہے
تجھ کو کہاں پسند ہے حق بات کی تلاش
تجھ کو قدم قدم پہ حسینہ پسند ہے

Scanned by CamScanner

مدینہ مجھ کو بلالیں آقاؐ

(از: ڈاکٹر ماجد دیوبندی)

نہیں ہے جس کی مثال جگ میں وہ ذات ایسی غنی ہوئی ہے
ملا ہے سب کچھ ہمیں نبیؐ سے کہ بات اب تک بنی ہوئی ہے
ہم امتی مسکرا رہے ہیں رہِ صداقت پہ جا رہے ہیں
یہ فیض سیرت کا ہے سروں پر ردائے رحمت تنی ہوئی ہے
تمازتوں سے بچا ہوا ہوں میں رحمتوں میں بسا ہوا ہوں
بڑھا ہے سورج اِدھر کو جتنا وہ چھاؤں اتنی گھنی ہوئی ہے
شعور اُن سے ملا ہے مجھ کو یقین پختہ ہوا ہے میرا
مری عقیدت بہ فیضِ آقا مزید اب آہنی ہوئی ہے
وہ پیچ اور تاب کھا رہا ہے ڈرا رہا ہے عدو کو ایماں
یقینِ محکم سے اہلِ باطل میں خوف ہے سنسنی ہوئی ہے
جدائی کا کرب بڑھ رہا ہے یہ کر رہا ہے دعائیں ماجد
مدینے مجھ کو بلالیں آقاؐ حیات ناگفتنی ہوئی ہے

درِ حضورؐ پہ حاضر غلام ہو جائے

(از: جناب امیر مینائی صاحب)

وہ بزمِ خاص، جو دربارِ عام ہوجائے ✦ امید ہے کہ ہمارا سلام ہوجائے
یہ آرزو ہے کہ اک بار زندگی میں ✦ درِ حضورؐ پہ حاضر غلام ہوجائے
بلالو جلد مدینہ میں، یارسول اللہؐ ✦ کہیں نہ عمر دو روزہ تمام ہوجائے
تری جنابِ مقدس میں سرورِ عالم ✦ قبول سب کا درود و سلام ہوجائے
مدینہ جاؤں، پھر آؤں، دوبارہ پھر جاؤں ✦ تمام عمر اسی میں تمام ہوجائے

ماہِ رمضان المبارک

(از عارف باللہ حضرت مولانا قاری سید صدیق احمد صاحب ثاقب باندویؒ)

مبارک ہو مسلمانو! کہ پھر ماہِ صیام آیا ✦ خدا کی رحمتوں اور برکتوں کا اژدہام آیا
خدا کا شکر ہے فصل بہارِ جانفزا آئی ✦ خوشا قسمت کہ پھر سے موسم صوم وقیام آیا
زمانہ آگیا لطف باری عام اب ہوگا ✦ نصیب اپنے کو پھر سے زندگی میں یہ مقام آیا
قیامت میں یہ روزہ ڈھال ہوگی روزہ داروں کی ✦ یہ سرمایہ بھی اپنا کیسا آڑے وقت کام آیا
ہدایت کے صحیفے سب کے سب اس ماہ میں اترے ✦ اسی ماہِ مبارک میں کلاموں کا امام آیا
اسی میں رات اک آئی ہزاروں رات سے بہتر ✦ کہ جس میں چشمۂ رحمت سے بندوں کا سلام آیا
گزاری جس نے اپنی زندگی ساری اطاعت میں ✦ اس کے واسطے جنت سے دنیا ہی میں جام آیا
دوبارہ زندگی آئی سکون دل ہوا حاصل ✦ زباں پر جب محمد مصطفیٰ کا پیارا نام آیا
جو پہنچا حشر میں ثاقب فرشتے سب پکار اُٹھے ✦ محمدؐ کے غلاموں کے غلاموں کا غلام آیا

میں عاصی ہوں لیکن یہ اُن کا کرم ہے

(از: جناب منصور عثمانی صاحب)

فضاؤں میں خوشبو گھلی جارہی ہے ✦ کہیں نعت احمدؐ پڑھی جارہی ہے
درودوں کی ڈالی سلاموں کے تحفے ✦ صبا لے کے سوئے نبیؐ جارہی ہے
میں عاصی ہوں لیکن یہ ان کا کرم ہے ✦ مری ہر گذارش سنی جارہی ہے
اِدھر میں خیال محمدؐ میں گم ہوں ✦ اُدھر میری قسمت لکھی جارہی ہے
تصور میں دربار عالی ہے اُن کا ✦ تخیل میں خوشبو بسی جارہی ہے
صبا جا کے کہیو مدینے میں اُن سے ✦ کہ فرقت میں جاں پر بنی جارہی ہے
یہ منصور ان کا کرم ہے کہ میری ✦ مرادوں سے جھولی بھری جارہی ہے

Scanned by CamScanner

فاصلوں کو تکلف ہے

فاصلوں کو تکلف ہے ہم سے اگر، ہم بھی بے بس نہیں بے سہارا نہیں
خود انہیں کو پکاریں گے ہم دور سے، راستے میں اگر پاؤں تھک جائیں گے
جیسے ہی سبز گنبد نظر آئے گا، بندگی کا قرینہ بدل جائے گا
سر جھکانے کی فرصت ملے گی کسے، خود ہی آنکھوں سے سجدے ٹپک جائیں گے
ہم مدینے میں تنہا نکل جائیں گے، اور گلیوں میں قصداً بھٹک جائیں گے
ہم وہاں جاکے واپس نہیں آئیں گے، ڈھونڈھتے ڈھونڈتے لوگ تھک جائیں گے
نام ان کا جہاں بھی لیا جائے گا، ذکر ان کا جہاں بھی کیا جائے گا
نور ہی نور سینوں میں بھر جائے گا، ساری محفل میں جلوے لپک جائیں گے
اے مدینے کے زائر خدا کے لئے، داستانِ سفر مجھ کو یوں مت سنا
دل تڑپ جائے گا بات بڑھ جائے گی، میرے محتاط آنسو چھلک جائیں گے
ان کی چشمِ کرم کو ہے اس کی خبر، کس مسافر کو ہے کتنا شوقِ سفر
ہم کو اقبالؔ جب بھی اجازت ملی، ہم بھی آقا کے دربار تک جائیں گے

دعاء مانگ رہا ہوں

(جناب الطاف ضیاء)

دولت کی نہ منصب کی دعاء مانگ رہا ہوں ✦ تھوڑی سی مدینہ میں جگہ مانگ رہا ہوں
ساون کی گھٹاؤں کی ضرورت نہیں ہے مجھکو ✦ میں آپ سے رحمت کی گھٹا مانگ رہا ہوں
اک سانپ تھا جس کو ہوئی آقا کی زیارت ✦ وہ روشنی وہ غارِ حراء مانگ رہا ہوں
میں سرخ رو خوابیدہ شہیدوں کے لہو سے ✦ تلواروں کی چھاؤں میں جگہ مانگ رہا ہوں
رہ رہ کے خیالات کہ جس دل میں سنور کر ✦ جنت کی کیاری میں دعاء مانگ رہا ہوں

Scanned by CamScanner

یا رسولِ خداؐ

دور کر دے جو دین اور ایمان سے، ایسی شان ایسی عظمت نہیں چاہئے
مل گئی ہے نبیؐ کی غلامی ہمیں، اب زمانے کی دولت نہیں چاہئے
اے میرے چارہ گر میں وہ بیمار ہوں، جس کو جھوٹی مسرت نہیں چاہئے
میرے دل میں ہے عشقِ محمدؐ، مجھ کو دنیا کی راحت نہیں چاہئے
ہو مدینہ اِدھر، باغِ جنت اُدھر، کوئی پوچھے یہ مجھ سے میرا فیصلہ
ہے مدینہ سے ایسی عقیدت مجھے، صاف کہہ دوں گا جنت نہیں چاہئے
بعد مرگِ یزید اس کے فرزند نے، تاجِ شاہی کو یہ کہہ کے ٹھکرا دیا
جس میں لوٹا گیا ہو علیؓ کا چمن، مجھ کو وہ بادشاہت نہیں چاہئے
زندگی وہ ہے جو یادِ نبیؐ میں کٹے، موت وہ جو مدینہ میں جا کے ملے
جس پہ مولیٰ کا اتنا کرم ہو، اُسے پھر کہیں کی حکومت نہیں چاہئے
کتنا پیارا ہے انور درِ مصطفیٰؐ، جو بھی جاتا ہے کرتا ہے یہ التجا
یا رسولِ خداؐ اب یہاں سے، مجھے واپسی کی اجازت نہیں چاہئے

✦

رہ کے دنیا میں بشر کو نہیں زیبا غفلت ✦ موت کا دھیان بھی لازم ہے کہ ہر آن رہے
جو بشر آتا ہے دنیا میں تو یہ کہتی ہے قضا ✦ میں بھی پیچھے چلی آتی ہوں ذرا دھیان رہے
(حضرت خواجہ عزیز الحسن مجذوبؒ)

آسماں جلتی زمیں پر نہیں آنے والا ✦ اب یہاں کوئی پیمبر نہیں آنے والا
اپنے کعبہ کی حفاظت ہمیں خود کرنی ہے ✦ پھر ابابیل کا لشکر نہیں آنے والا
(ڈاکٹر راحت اندوری)

Scanned by CamScanner

نمونہ بن

(از: جناب جمشید جوہر صاحب)

بن بن بن نمونہ بن بن بن بن نمونہ بن

بوذرؓ بن تو، طلحہؓ بن، تو طارقؒ بن تو خالدؓ بن
ایوبیؒ کردار کو لے کر امت کا تو قائد بن
باقی باللہؒ، مرزا مظہر جانِ جاناںؒ بن
بن بن بن نمونہ بن بن بن، بن نمونہ بن

وصف ابوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و علیؓ سا پیدا کر
سارے صحابہؓ حق پر ہیں تو شانِ صحابہؓ پیدا کر
جس میں نبیؐ کی صورت جھلکے وہ آئینہ بن
بن بن بن نمونہ بن بن بن، بن نمونہ بن

اشرفؒ و گنگوہیؒ و قاسمؒ سارے اللہ والے ہیں
ان کے رنگ میں رنگ جائے جو وہ بھی رتبہ والے ہیں
تھام لے ان کے دامن کو محبوبِ زمانہ بن
بن بن بن نمونہ بن بن بن، بن نمونہ بن

M.A. pdf

Scanned by CamScanner

جس نے کیا ہے تجھ کو پیدا اس کی اطاعت میں لگ جا
شیطاں کی کٹھ پتلی مت بن، رب کی چاہت میں لگ جا
رب کا بندہ ہے تو بندے رب کا دیوانہ بن
بن بن بن نمونہ بن بن بن، بن نمونہ بن

سنی بن، یا بن تو وہابی، کس نے کس کو روکا ہے
انگریزوں کی سازش ہے یہ شیطانوں کا دھوکا ہے
سب کچھ بن لیکن اے جوہر حاسد تو نہ بن
بن بن بن نمونہ بن بن بن، بن نمونہ بن

میدان سنبھالو

(جناب جوہر کانپوری)

رنگین رسالے نہیں قرآن سنبھالو ◆ میدان میں لڑنا ہے تو ایمان سنبھالو
بزدل ہو تو لشکر سے نکل جاؤ ہمارے ◆ اور مرد مجاہد ہو تو میدان سنبھالو
بستر سے اٹھو آتی ہیں مسجد سے صدائیں ◆ پیغمبرِ اسلامؐ کا فرمان سنبھالو

عافیت چاہو تو

(جناب ساحل فریدی)

کچھ ضروری تو نہیں جان بچائے رکھنا
جان سے بڑھ کے ہے ایمان بچائے رکھنا
یاد رکھنی ہے یہ اسلاف کی تاکید ہمیں
عافیت چاہو تو قرآن بچائے رکھنا

Scanned by CamScanner

ہم سے پوچھتے تھے لوگ منزل کے نشاں

(از: استاذ شاعر جناب عمر دراز خاں عمؔر دیوبندیؒ)

سابق محرر دارالعلوم دیوبند

دو جہاں کے مالک و مختار رب العالمین
تو خدا ہے ہم ترے محبوب کی اُمت میں ہیں
تو تو سب کچھ جانتا ہے تجھ سے کیا بتلائیں ہم
کل تلک کس حال میں تھے آج کس حالت میں ہیں

کل ہماری رہبری پر فخر کرتے تھے سبھی
آج ہم خود ہی بھٹکتے پھر رہے ہیں دربدر
کل بہادر بھی تھے، ہم جاں باز بھی، غازی بھی تھے
آج ہم کو کردیا ہے وقت نے زیر و زبر

کل ہمارے نام سے ڈرتے تھے سب اہلِ ستم!
آج ان کے نام سے ہی کانپنے لگتے ہیں ہم
کل ہماری تیز رفتاری کے چرچے عام تھے
آج تو چلنے سے پہلے ہانپنے لگتے ہیں ہم

کل ہمارے دم سے قائم تھا زمانے میں سکوں
آج دنیا بھر میں دہشت گرد کہلانے لگے
کل تو ہم سے پوچھتے تھے لوگ منزل کے نشاں
آج ہم اپنے ہی گھر میں ٹھوکریں کھانے لگے

کل جہاں میں جن کو تھے ہم جان سے بڑھ کر عزیز
آج دشمن ہوگئے ہیں وہ ہماری جان کے

Scanned by CamScanner

کل ہمیں دنیا کی دولت کی طلب بالکل نہ تھی
آج سودے ہورہے ہیں ہر طرف ایمان کے
ہم کلام اللہ کی تفسیر پہ لڑتے رہے
دوسروں نے چاند اور تاروں پہ قبضہ کرلیا
ایک ظالم نے ہمارے دیکھتے ہی دیکھتے
قبلۂ اول کی دیواروں پہ قبضہ کرلیا

وہ نور بن کے

وہ نور بن کے دلوں میں سمائے جاتے ہیں
رسولِ پاکؐ تو عالم پہ چھائے جاتے ہیں
اِدھر جفاؤں کے کانٹے بچھائے جاتے ہیں
اُدھر رسولِ خدا مسکرائے جاتے ہیں
مقامِ رفعتِ شاہِ امم نہ پوچھ اے دل
خیال کے بھی قدم ڈگمگائے جاتے ہیں
عمل چراغ ہیں راہِ نجات کے لیکن
چراغ خود نہیں جلتے جلائے جاتے ہیں
خدا کرے کہ ہمارا بھی ان میں نام آئے
جو خوش نصیب مدینہ بلائے جاتے ہیں
حسینؓ ہوں کہ عمرؓ ہوں بلالؓ ہوں کہ علیؓ
نبیؐ کے عشق میں سب آزمائے جاتے ہیں
وہ نور بن کے دلوں میں سمائے جاتے ہیں
رسولِ پاک تو عالم پہ چھائے جاتے ہیں

Scanned by CamScanner

ہر جانب ایمان کی شمعیں روشن کر

(از: شہنشاہِ قلم حضرت مولانا کفیل احمد صاحب علوی مدظلہٗ،
محقق شیخ الہند اکیڈمی دارالعلوم دیوبند

جو موڑ دیں رخ طوفانوں کا پھر ایسے جیالے پیدا کر
تاریک شبوں سے صبحوں کا پر کیف اُجالے پیدا کر
ملت کی پریشاں حالی کا افسوس تجھے احساس نہیں
کیوں اپنے فرائض بھول گیا، کیوں دینِ مبیں کا پاس نہیں
پھر بزم جہاں میں ہر جانب ایمان کی شمعیں روشن کر

تو نے تو جہانِ الفت میں دب دب کے ابھرنا سیکھا ہے
طوفان بلا کی موجوں سے بے خوف گزرنا سیکھا ہے
اک دور تھا تیرا ایسا بھی، بے تیغ و سناں ہی لڑتا تھا
باطل کی صفیں چھٹ جاتی تھیں، جب تیرا دباؤ پڑتا تھا
پھر بزم جہاں میں ہر جانب ایمان کی شمعیں روشن کر

ہم رنگ زمیں ہیں جال بچھے ہر گام سنبھل کر چلنا ہے
اس وادیٔ ظلمت و وحشت میں انداز بدل کر چلنا ہے
صد شکر کہ تجھ میں اب آکر جرأت سی دکھائی دیتی ہے
احساس کے ٹھہرے دریا میں حرکت سی دکھائی دیتی ہے
پھر بزم جہاں میں ہر جانب ایمان کی شمعیں روشن کر

Scanned by CamScanner

جو توڑ دے ظالم ہاتھوں کو، وہ زور، وہ ہمت پیدا کر
اب ہٹ کے دفاعی لائن سے اقدام کی جرأت پیدا کر
وہ وقت کفیل اب دور نہیں جب جشنِ بہاراں دیکھیں گے
ظلمات کی شب تو دیکھ چکے، اب صبحِ درخشاں دیکھیں گے
پھر بزمِ جہاں میں ہر جانب ایمان کی شمعیں روشن کر

نعت سرکارؐ کی پڑھتا ہوں میں

(از: جناب الطاف ضیاءؔ)

نعت سرکارؐ کی پڑھتا ہوں میں بس اس بات سے گھر میں رحمت ہوگی
ایک تیرا نام وسیلہ ہے، میرا رنج و غم میں بھی اسی نام سے راحت ہوگی
یہ سنا ہے کہ بہت دور اندھیری ہوگی
قبر کا خوف نہ رکھنا، اے دل وہاں سرکارِ دو عالمؐ کی زیارت ہوگی
حشر کا دن بھی عجب دیکھنے والا ہوگا
زلف لہرا کے وہ جب آئیں گے پھر قیامت میں بھی ایک اور قیامت ہوگی
ان کو مختار بنایا ہے، میرے مولیٰ نے
خلد میں بس وہی جا سکتا ہے جس کو حسنین کے بابا کی اجازت ہوگی
کہیں یٰسین، کہیں طٰہٰ، کہیں والشمس آیا
جن کی قسمیں میرا رب کھاتا ہے کتنی دلکش میرے سرکارؐ کی صورت ہوگی
میرا دامن تو گناہوں سے بھرا ہے الطافؔ
ایک سہارا ہے کہ میں ان کا ہوں اسی نسبت سے سرِ حشر شفاعت ہوگی

Scanned by CamScanner

سرکارؐ کی سنت جو اپنائے ہوئے ہیں

(از: جناب قاری باطن صاحب فیضی)

سرکار کی سنت کو جو اپنائے ہوئے ہیں
وہ لوگ فرشتوں پہ شرف پائے ہوئے ہیں

یہ چاند، یہ سورج، یہ چمکتے ہوئے تارے
رخسارِ نبی دیکھ کے شرمائے ہوئے ہیں

ہے بدر کا میدان وہ گنتی میں ہزاروں
یہ تین سو تیرہ ہیں، مگر چھائے ہوئے ہیں

دیکھو تو یہ اعجازِ شہنشاہِ دو عالم
پتھر بھی ابوجہل سے ٹکرائے ہوئے ہیں

اللہ رہے یہ وسعتِ اخلاقِ پیمبر
دشمن بھی پشیماں ہیں اماں پائے ہوئے ہیں

باطن وہ نہ بھٹکیں گے کبھی راہِ ہدیٰ سے
قرآن کو سینے سے جو چمٹائے ہوئے ہیں

ہر لفظ ہے محفوظ

(از: جناب جوہر کانپوری)

ورق جلیں گے مگر آیت مقدس کو، کسی بھی آگ کی شدت جلا نہیں سکتی
ہر ایک لفظ ہے محفوظ اس کا سینے میں، کہ اس کتاب کو دنیا مٹا نہیں سکتی

Scanned by CamScanner

فضیلت رسولؐ کی

(از: جناب قاری باطن صاحب فیضی)

ہم کیا بیاں کریں گے فضیلت رسولؐ کی
عرشِ بریں سے پوچھئے عظمت رسولؐ کی

آتے ہیں سب ملائکہ دینے کو بار بار
گھر میں ہے آمنہ کے ولادت رسولؐ کی

کرکے بہانا جھولا جھلانے کا بار بار
جبرئیل دیکھ لیتے تھے صورت رسولؐ کی

مکڑی نے جالا تان دیا غارِ ثور پر
اس طرح کی خدا نے حفاظت رسولؐ کی

صدیق کے انگوٹھے میں ڈسنا پڑا اسے
تب جاکے ہوسکی تھی زیارت رسولؐ کی

پائے گا وہ ثواب وہاں سو شہید کا
زندہ کرے گا ایک جو سنت رسولؐ کی

آئے ہیں سب کے بعد میں لیکن بفضلِ رب
باطن کو بھی کرا دے زیارت رسولؐ کی

ہر ایک شے کو اُجالا نبیؐ سے ملتا ہے

ادب سے ملتا ہے شائستگی سے ملتا ہے
نبیؐ کا چاہنے والا سبھی سے ملتا ہے

ہر ایک سمت سے در رحمتوں کے کھلتے ہیں
کرم حضورؐ کا جب آدمی سے ملتا ہے

زمیں کے ذرّے ہوں، یا آسماں کے تارے ہوں
ہر ایک شئے کو اُجالا نبیؐ سے ملتا ہے

یہ رزق اور یہ پانی یہ رات دن کا سکوں
تمام صدقہ تو سرکارؐ ہی سے ملتا ہے

چلو مدینے کو جائیں گے بندگی کے لئے
خزانہ دین کا ان کی گلی سے ملتا ہے

قرینہ پھولوں کو رہ رہ کے مسکرانے کا
رخِ رسولؐ کی ہر تازگی سے ملتا ہے

غزل میں جی نہیں لگتا ہے اس لئے بابرؔ
مجھے سکون تو نعت نبیؐ سے ملتا ہے

اے خدا

ڈاکٹر ماجدؔ دیوبندی

اس کی چشم کرم جو ہو جائے، میرے دشمن مفید بن جائیں
اے خدا میری قوم کے بچے، خالدؓ ابن ولید بن جائیں

یاالٰہی حشر میں خیرالوریٰ کا ساتھ ہو

یا الٰہی حشر میں خیرالوریٰ کا ساتھ ہو
رحمت عالم جناب مصطفیٰؐ کا ساتھ ہو

یا الٰہی ہے یہی دن رات میری التجا
روزِ محشر شافع روز جزاء کا ساتھ ہو

یاالٰہی، جب سوا نیزے پہ آوے آفتاب
اس سزاوار خطاب والضحیٰ کا ساتھ ہو

یاالٰہی حشر میں نیچے لواء حمد کے
سید سادات فخر انبیاء کا ساتھ ہو

یاالٰہی پل کے اوپر بہ ہنگام گذر
دستگیر دو جہاں اس پیشوا کا ساتھ ہو

یاالٰہی جب عمل میزان میں تولنے لگے
سید ثقلین ختم الانبیاء کا ساتھ ہو

یاالٰہی شغل نعت مصطفائی میں رہوں
جسم و جاں میں جب تلک میری وفا کا ساتھ ہو

بعد مرنے کے مجھے کافی ہے یارب یہ دعا
دفترِ اشعار نعت مصطفیٰ کا ساتھ ہو

نبیؐ کے چاہنے والے

(از: حضرت مولانا امام علی صاحب دانش قاسمیؒ)

نبیؐ کے چاہنے والے نبیؐ کا نام لیتے ہیں
ابوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ کا نام لیتے ہیں
جنہیں اپنے نبیؐ سے واقعی سچی محبت ہے
وہ تلواروں کے سائے میں نبیؐ کا نام لیتے ہیں

نبیؐ کا حکم ہے ہم اس لئے اپنی دعاؤں میں
خدا کو یاد کرتے ہیں اسی کا نام لیتے ہیں
کچھ ایسے لوگ ہیں جو دین میں ترمیم کرتے ہیں
دکھاوے کے لئے عشق نبیؐ کا نام لیتے ہیں

نبیؐ کے چاہنے والوں کی یہ پہچان ہے دانش
نبیؐ کے حکم پر چل کر نبی کا نام لیتے ہیں

بارشِ نور

(از: جناب کلیم عثمانی دیوبندی)

ہو جو توفیق تو بس نعت پیمبر لکھوں ✦ کوئی حرف اور نہ اس صنف سے باہر لکھوں
مجھ سیاہ کار کو بھی جس نے دیا اذنِ اسلام ✦ کیوں نہ اس ذات کو رحمت کا سمندر لکھوں
روز ہوتی ہے جہاں ایک نئی بارش نور ✦ کیسے الفاظ میں اس صبح کا منظر لکھوں
دولت صبر وقناعت جسے مل جائے یہاں ✦ آج کے دور کا اس شخص کو بوذرؓ لکھوں
سب جہانوں میں اسی کا نام جلتا ہے چراغ ✦ سب جہانوں کا انہیں ہادی ورہبر لکھوں
خاک اس در کی مری آنکھوں کا سرمہ ہے کلیم ✦ کیوں نہ میں خود کو غنی اور تونگر لکھوں

Scanned by CamScanner

حضور ﷺ کی رحلت

غرض جس نور سے ہر سمت دنیا میں اجالا تھا ✦ وہ حق کا لاڈلا اپنے خدا سے ملنے والا تھا
مدینہ واپسی کے بعد حضور کو بخار آیا ✦ بخار ایسا آیا کہ ان دنوں میں بار بار آیا
حرارت بڑھ گئی جب حد سے زیادہ جسم اطہر پر ✦ تو پانی کے دیئے گئے چھینٹے نبیؐ کے رخِ انور پر
نماز اب حضرت صدیق اکبرؓ ہی پڑھاتے تھے ✦ جناب سرورِ کونین مسجد میں نہ آتے تھے
بالآخر ہو گیا رخصت جہاں کے آنکھ کا تارا ✦ وہ بعد ظہر دو شنبہ کو اللہ کا پیارا
مدینے کی در و دیوار پر حسرت برستی تھی ✦ اُدھر یادِ نبیؐ میں مضطرب مکہ کی بستی تھی
پریشاں پھر رہے تھے لوگ دل پر چوٹ کاری تھی ✦ گھروں میں شور تھا ہر سمت آہ، گریہ جاری تھی
تریسٹھ سال دنیا میں شعاعیں دین پھیلا کر ✦ وہ حق کا لاڈلا اپنے خدا سے مل گیا جا کر

اسلام کے بانی رسولؐ ہیں

(از: جناب جوہر کانپوری)

اسلام کا اصولِ محبت ہے پیار ہے ✦ دامن میں اس کے گل ہے مہک ہے بہار ہے
اسلام نے خلوص کے دریا بہائے ہیں ✦ اسلام نے خوشی کے خزانے لٹائے ہیں
جن مفلسوں کو تو نے نظر سے گرادیا ✦ اسلام نے انہیں بھی گلے سے لگا لیا
اسلام کے مبلغ و بانی رسولؐ ہیں ✦ دریا ہے یہ خدا کا روانی رسولؐ ہیں
مذہب کا یہ اصول بنایا رسولؐ نے ✦ دشمن کو اپنے دل سے لگایا رسولؐ نے
بڑھیا جو پھینکا کرتی تھی کوڑا رسولؐ پر ✦ اس کی بھی خیریت کو گئے آپؐ اس کے گھر
طائف میں سنگ کھائے مگر بد دعا نہ دی ✦ حتیٰ کہ دشمنوں کو بھی کوئی سزا نہ دی

Scanned by CamScanner

مکہ سے مدینہ کا سفر اچھا لگا

ہم کو شہرِ مصطفیٰؐ کا ہر شجر اچھا لگا ✦ منظرِ گلزار شاہ بحر و بر اچھا لگا
حضرت ابراہیمؑ کو اپنا پسر اچھا لگا ✦ اللہ اللہ راہِ حق میں پیش کرنے کے لئے
زید کو لیکن غلامی کا ثمر اچھا لگا ✦ حارثہ بیٹے کی آزادی کی خاطر آئے ہیں
حضرتِ ایوب انصاریؓ کا گھر اچھا لگا ✦ مصطفیٰؐ کی اونٹنی کے واسطے
ہم کو مکہ سے مدینہ کا سفر اچھا لگا ✦ کہہ اٹھا یہ جذبۂ صدیق اکبرؓ جھوم کر
حق پرستوں کو مگر عہدِ عمرؓ اچھا لگا ✦ اہلِ باطل کے لئے وہ دورِ پر آشوب تھا
خالقِ کونین کو وہ مال و زر اچھا لگا ✦ راہِ حق میں جو لٹایا حضرت عثمانؓ نے
مصطفیٰ کا انتخابِ معتبر اچھا لگا ✦ علم ہے پایا نے حیدرؓ لئے کے خیبر فتحِ
آمنہ خاتون کا لختِ جگر اچھا لگا ✦ کیا بشر باطن میاں خود خالقِ کونین کو

آقاؐ نے امتی کو خدا سے ملایا

(از: جناب دل خیر آبادی)

مٹی میں کنکری کو بھی کلمہ پڑھا دیا ✦ یہ معجزۂ رسولؐ خدا نے دکھا دیا
آقاؐ نے امتی کو خدا سے ملا دیا ✦ عیسیٰؑ نے منہ کے پھونک سے مردہ جلا دیا
مکہ کے ہر غریب کا چولہا جلا دیا ✦ راہِ خدا میں دیکھے خدیجہؓ نے مال و زر
آقاؐ نے اس دوکان میں تالا لگا دیا ✦ ابوجہل بیچتا تھا جو اندھوں کو آئینہ
دنیا سے کالے گورے کا جھگڑا مٹا دیا ✦ اپنے گلے لگا کے نبی نے بلالؓ کو
اس کو خدا کے قہر نے لولا بنا دیا ✦ تبت یدا کی زد میں جو آیا ابولہب
کنویں کے کھارے پانی کو میٹھا بنا دیا ✦ بنجر زمین یہ کھیتی اگادی گلاب کی
خوش ہو کے اس نے باپ کے غم کو بھلا دیا ✦ شفقت کا ہاتھ سر پہ جو پھیرا یتیم کے

کیوں چاند میں کھوئے ہو؟

کیوں چاند میں کھوئے ہو، الجھے ہو ستاروں میں
آقا کو میرے ڈھونڈو قرآن کے پاروں میں
اُن کے ہی پسینہ کی خوشبو ہے بہاروں میں
اُن کی ہی تجلّی ہے اِن چاند تاروں میں
رضواں تیری جنت کو فرصت جو ملے دیکھوں
کھوئی ہیں ابھی نظریں طیبہ کے نظاروں میں
آ تجھ کو بتادوں کہ جنت کسے کہتے ہیں
آ بیٹھ ذرا مل کر ہم درد کے ماروں میں
طیبہ کے فقیروں کی ٹھوکر میں زمانہ ہے
تاریخ بتاتی ہے یہ راز اشاروں میں
اے کاش کبوتر ہی ہم بن کے رہے ہوتے
اس گنبدِ خضریٰ کے پُرکیف مناروں میں
جبرئیل امیں بولے، سدرہ کے مکیں بولے
تم سا نہ حسیں دیکھا لاکھوں میں ہزاروں میں

درود و سلام

(از جناب غلام ربانی قاصر)

جس جس جگہ پہ پیارے نبیؐ کا کلام ہو
ہر شخص کی زباں پہ درود و سلام ہو
یارب ہر ایک روز یہی سلسلہ رہے
مکہ میں صبح ہو تو مدینے میں شام ہو

Scanned by CamScanner

صبح کا ترانہ

اٹھو سونے والو سحر ہوگئی ہے ✦ وہ دیکھو اذانِ فجر ہوگئی ہے
چلو سوئے مسجد عبادت کریں گے ✦ مری نیند اب بے اثر ہوگئی ہے
یہ بستر یہ تکیہ یہ گدوں پہ سونا ✦ نہیں جانے کس کی نظر ہوگئی ہے
بچا نفس و شیطاں سے امت کو یارب ✦ حیات اس کی غفلت کا گھر ہوگئی ہے
بتا خوابِ غفلت میں سوئے گا کب تک ✦ ترے دشمنوں کو خبر ہوگئی ہے
جو مسجد میں آکر عبادت کرے گا ✦ سمجھ لے خدا کی مہر ہوگئی ہے
صدائے موذن ہے آواز داعی ✦ ترے حق میں دعوت گھر ہوگئی ہے
گناہوں پہ ناصر تو آنسو بہالے ✦ خطا تجھ سے سرزد اگر ہوگئی ہے

نعت النبیؐ

مکہ مرا مقصد ہے، طیبہ مرا ارماں ہے
اک سمت مرا دل ہے اک سمت مری جاں ہے

آقاؐ کے طریقوں سے ہٹنے کا نتیجہ ہے
تو اتنا پریشاں ہے تو اتنا پریشاں ہے

دامن ترے ہاتھوں سے چھوٹے نہ محمدؐ کا
دنیا سے نہ خائف ہو، گر صاحبِ ایماں ہے

گستاخِ نبوت کو اللہ ہدایت دے
امت کو محمدؐ کی باطل سے ہراساں ہے

معراج کی شب ان کی آمد کا وہ عالم تھا
کہتے تھے فرشتے بھی یہ کون سا مہماں ہے

ناصر یہ نبوت کے اعجاز کا ہے عالم
بستر ہے چٹائی کا اور تھوڑا سا ساماں ہے

Scanned by CamScanner

کفن میلا نہیں ہوتا

زمیں میلی نہیں ہوتی، زمن میلا نہیں ہوتا
محمدؐ کے غلاموں کا کفن میلا نہیں ہوتا

محمد کملی والے سے وہ جذبہ ہے سنو لوگو!
یہ جس من میں سما جائے وہ من میلا نہیں ہوتا

گلوں کو چوم لیتے ہیں، سحر نم شبنمی قطرے
نبیؐ کی نعت سن لے تو چمن میلا نہیں ہوتا

جو نام مصطفیٰؐ چومے، نہیں دکھتی کبھی آنکھیں
پہن لے پیار جو ان کا بدن میلا نہیں ہوتا

نبیؐ کا دامنِ رحمت پکڑ لو اے جہاں والو!
رہے جب تک یہ ہاتھوں میں چلن میلا نہیں ہوتا

میں نازاں تو نہیں فن پر مگر میرا یہ دعویٰ ہے
ثنائے مصطفیٰؐ کرنے سے فن میلا نہیں ہوگا

عبادت کرتے رہتے ہیں

(از: جناب تنویر غازی)

سدا ایمان کی لو کی حفاظت کرتے رہتے ہیں
سیاہی جنگلوں میں بھی عبادت کرتے رہتے ہیں

ہوا بھی ان کے کچے گھر سے آہستہ گذرتی ہے
دیئے کی روشنی میں جو تلاوت کرتے رہتے ہیں

Scanned by CamScanner

قرآن کی فریاد

طاقوں میں سجایا جاتا ہوں، آنکھوں سے لگایا جاتا ہوں
تعویذ بنایا جاتا ہوں، دھو دھو کے پلایا جاتا ہوں

جزدان حریر وریشم کے اور پھول ستارے چاندی کے
پھر عطر کی بارش ہوتی ہے، خوشبو میں بسایا جاتا ہوں

جب قول وقسم کی خاطر کچھ، تکرار کی نوبت آتی ہے
پھر میری ضرورت پڑتی ہے، ہاتھوں پہ اُٹھایا جاتا ہوں

جیسے کسی طوطا مینا کو، کچھ بول سکھائے جاتے ہیں
اس طرح پڑھایا جاتا ہوں، اس طرح سکھایا جاتا ہوں

دل سوز سے خالی ہوتے ہیں، آنکھیں ہے کہ نم ہوتی ہی نہیں
کہنے کو میں اک ایک جلسے میں، پڑھ پڑھ کے سنایا جاتا ہوں

نیکی پہ بدی کا غلبہ ہے، سچائی سے بڑھ کر دھوکا ہے
اک بار ہنسایا جاتا ہوں، سو بار رُلایا جاتا ہوں

یہ میری عقیدت کے دعوے، قانون پہ راضی غیروں کے
یوں بھی مجھے رسوا کرتے ہیں، ایسے بھی ستایاں جاتا ہوں

◆◆◆

کس بزم میں میرا ذکر نہیں، کس عرش پہ میری دھوم نہیں
میں پھر بھی اکیلا رہتا ہوں، مجھ سا بھی کوئی مظلوم نہیں

Scanned by CamScanner

قرآن کی ہدایت بھول گئے

قرآن کی ہدایت بھول گئے، سنت کی فضیلت بھول گئے
افسوس کہ ہم رفتہ رفتہ احکامِ شریعت بھول گئے

میداں میں نکلنا چھوڑ دیا، دشمن کو کچلنا چھوڑ دیا
گر گر کے سنبھلنا چھوڑ دیا، جنگوں کی مہارت بھول گئے

بجلی نے چمکنا چھوڑ دیا، بادل نے گرجنا چھوڑ دیا
شاہین نے جھپٹنا چھوڑ دیا، سب شیرِ شجاعت بھول گئے

کیوں آپ نے خنجر پھینک دیا، کیوں آپ نے نیزہ توڑ دیا
کیوں آپ مسلماں ہو کر بھی شمشیر سے رغبت بھول گئے

کیوں ساری فصلیں ٹوٹ گئیں، کیوں دشمن سر پر آ پہنچا
کیوں آپ بنے آرام طلب، کیوں شوقِ شہادت بھول گئے

میدان میں جانا سنت ہے، تلوار چلانا سنت ہے
اور زخم بھی کھانا سنت ہے، کیوں آپ یہ سنت بھول گئے

کشمیر کی ماؤں بہنوں کی فریاد سنے تو کون سنے
اس دیس کے لیڈر یورپ میں آ کے سماعت بھول گئے

◆

مصائب میں الجھ کر مسکرانا میری فطرت ہے ◆ مجھے ناکامیوں پہ اشک بہانا نہیں آتا

◆

یہ چمن یوں ہی رہے گا، ہزار بلبلیں ◆ اپنی اپنی بولیاں سب بول کر اڑ جائیں گی

Scanned by CamScanner

اسلام پہ جان دیں گے

مرنا تو مقدر ہے اسلام پے جاں دیں گے
قرآن اور سنت کا پرچم لہرا دیں گے

سربی ہو صلیبی ہو، ہندو ہو یہودی ہو
کفار کی سب نسلیں ہستی سے مٹا دیں گے

عربی ہو کہ عجمی ہو، فارس یا فلسطینی
ہم ایک ہیں سب مسلم دنیا کو دکھا دیں گے

مسلم کی حمیت کو للکار کر کون بچا
ہم راستہ ہیں عدم کا، ہر غاصب کو دکھا دیں گے

اللہ نے ہمیں سونپی کعبہ کی نگہبانی
ہم اس کی حفاظت میں تن من بھی لٹا دیں گے

ناموسِ رسالت پر اٹھے جو نظر میلی
بھولے نہ قیامت تک ہم ایسی سزا دیں گے

ہم لوگ نہیں بکتے مندر میں مفادوں میں
ہم غیرتِ دینی کے تقاضوں کو نبھا دیں گے

بنئے کی غلامی میں جکڑی ہوئی وادی کو
پروانہ رہائی کا ہم جلد تھما دیں گے

قرآن اور سنت کا پرچم لہرا دیں گے
مرنا تو مقدر ہے اسلام پے جاں دیں گے

Scanned by CamScanner

واقعہ معراج

سدرہ سے بھی آگے کون گیا، جبرئیل امیں سے پوچھو
معراج کا دولہا کون بنا جبرئیل امیں سے پوچھو

کیا ہے توقیر شاہِ امم، انسان سے ہو پائے نہ رقم
کیا فرش زمیں کیا عرش بریں، سب ہے آقا کے زیر قدم
کیا سلطانِ مدینہ کا رتبہ جبرئیل امیں سے پوچھو

جبرئیل سے رب نے فرمایا، جنت کی سواری لے کر جا
محبوب سے یہ جا کر کہہ دے، اب آکے کریں وہ سیر ذرا
پھر کیسے ہوئی تعمیلِ خدا جبرئیل امیں سے پوچھو

پاس آکے رسولِ اکرمؐ کے، پاؤں کی جانب کھڑے ہوئے
تعظیم بجالائے پہلے، پھر پاؤں پہ نوری لب رکھ کے
تلووں کو دیا ہے کیا بوسہ، جبرئیل امیں سے پوچھ

اقصیٰ میں سواری جب پہنچی، نبیوں کی جماعت حاضر تھی
کرنے کو ادا رب کا سجدہ، صف بستہ جماعت کھڑی ہوئی
یہ شرف امامت کسے ملا، جبرئیل امیں سے پوچھو

پہنچے آخر اس منزل پر، جلتے ہیں جہاں جبرئیل کے پر
جبرئیل کے رکے سرکار بڑھے، پہنچے ہیں عرشِ اعظم پر
مہمانِ خدا ہے کون بنا، جبرئیل امیں سے پوچھو

ہے سر نہیں محبوبِ خدا، طٰہٰ یٰسین لب ملا
قرآن مقدس نے ان کو وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ کہا
خالق نے جو بخشا ہے رتبہ، جبرئیل امیں سے پوچھو

مقامِ صحابہؓ

کسی تاریخ میں اسلام سا منظر نہیں ہوگا
صحابہؓ کی طرح اس بزم میں گوہر نہیں ہوگا

زمانے بھر کے سچوں پہ ہے جس کو فوقیت حاصل
صداقت میں میرے صدیقؓ سا بہتر نہیں ہوگا

بہت انصاف کرنے والے دیکھے ہیں اِن آنکھوں نے
عدالت میں میرے فاروقؓ کا ہمسر نہیں ہوگا

بہت سے مال والوں نے نہیں جانا خدا کیا ہے
غنایت میں میرے عثمانؓ سا خوشتر نہیں ہوگا

بہادر میں نے اس تاریخ میں دیکھے بہت اب تک
شجاعت میں میرے کرارؓ سے برتر نہیں ہوگا

شہیدوں کی شہادت ہے یقیناً باعثِ رحمت
میرے حسینؓ کے جیسا کوئی منظر نہیں ہوگا

بہت سے صاحبِ تلوار گذرے ہیں زمانے میں
میرے خالدؓ کے جیسا آج تک پیکر نہیں ہوگا

محبت کرنے والے کس قدر ہوں گے زمانے میں
بلالؓ و یاسرؓ و سلمانؓ سا خوگر نہیں ہوگا

صحابہؓ بزم آقاؐ کے وہ تابندہ نگینے تھے
کسی میں اب صحابہؓ کی طرح جوہر نہیں ہوگا

بہت سے طالبانِ علم ہیں اس دور میں ناصرؔ
مگر اصحابِ صفہ سا کسی کا گھر نہیں ہوگا

آپؐ ہیں جلوہ گر مدینے میں

(از: جناب ڈاکٹر عدنان انورؔ قاسمی نعمانی، محرر عظمت ہسپتال، دار العلوم دیوبند)

یادِ محبوب حق ہے سینے ہیں ✦ لطف آنے لگا ہے جینے میں
کوئی طوفان ڈبو نہیں سکتا ہے ✦ شاہِ دیں ہے میرے سفینے میں
اُن کا طرزِ عمل جو شامل ہو ✦ حسن آجائے قرینے میں
بن کے رحمت تمام عالم کے ✦ آپؐ ہیں جلوہ گر مدینے میں
میں بھی دیکھوں درِ شہِ بطحا ✦ بس یہی آرزو ہے سینے میں
مجھ کو وہ مے پلایئے آقاؐ ✦ زندگانی ہو جس کے پینے میں
اُن کی نظرِ کرم ہے اے انورؔ ✦ پھر کمی کیوں رہے خزینے میں

بابری مسجد میں ہم

بابری مسجد میں ہم پھر سے اذاں دیں گے
اب ظلم کے طوفان کو ہم حق سے دبادیں گے
یہ بابری مسجد گر واپس نہ ملی ہم کو
اِس اندھی حکومت کو ہم آگ لگادیں گے
اب خوں میں نہانے کو تیار مسلماں ہے
بولے گا جو گر دشمن ہم اُس کو مٹا دیں گے
کمزور مسلماں ہے، ہر طاقت ایماں ہے
ایماں کی حرارت سے گھر ان کے جلادیں گے
یہ اِن کی حکومت ہے یہ اِن کا زمانہ ہے
اک وقت وہ آئے گا ہم اِن کو مٹا دیں گے
اِن فرقہ پرستوں کی ہند میں حکومت ہے
اِن فرقہ پرستوں کو ہم دنیا سے مٹادیں گے

M. A. Pdf

Scanned by CamScanner

چالیس برس تک غاروں میں

(از: بابائے صحافت مولانا ظفر علی خانؒ، مدیر روزنامہ زمیندار، لاہور)

وہ شمع اُجالا جس نے کیا چالیس برس تک غاروں میں
اک روح جھلکنے والی تھی، سب دنیا کے درباروں میں
جو فلسفیوں سے کھل نہ سکا، اور نکتہ وروں سے حل نہ ہوا
وہ راز کملی والے نے بتلا دیا چند اشاروں میں
بوبکرؓ و عمرؓ، عثمانؓ و علیؓ ہیں کرنیں ایک ہی مشعل کی
ہم رتبہ ہیں یارانِ نبیؐ کچھ فرق نہیں ان چاروں میں
گر ارض و سماء کی محفل میں لولاک لما کا شور نہ ہو
یہ رنگ نہ ہو، گلزاروں میں، یہ نور نہ ہو، سیاروں میں
وہ جنس نہیں ایماں جسے، لے آئے دکانِ فلسفہ
ڈھونڈھنے سے ملے گی، عاقل کو قرآن کے سیاروں میں
رحمت کی گھٹائیں پھیل گئیں افلاک کے گنبد گنبد پر
وحدت کی تجلی کوند گئی آفاق کے سینہ زاروں میں

امتحان

(از: حضرت علامہ شبلی نعمانیؒ)

کوئی پوچھے کہ اے تہذیبِ انسانی کے استادو
یہ ظلم آرائیاں کب تک، یہ حشر انگیزیاں کب تک
یہ مانا کہ تم کو تلواروں کی تیزی آزمانی ہے
ہماری گردنوں پر ہوگا، اس کا امتحاں کب تک

Scanned by CamScanner

ماں کی یاد

ماں کی محبتوں کو بھلایا نہ جاسکا
نظروں سے میری اس کا وہ سایا نہ جاسکا

قطرے پلا کے خون کے پالا ہے دوستو!
یہ قرض تو کسی سے چکایا نہ جاسکا

غصہ پلک جھپکتے ہی رو کر بھلا دیا
غم خوار ایسا دنیا میں پایا نہ جاسکا

پانی کا گھونٹ پی کے وہ بھوکی ہی سوگئی
بچوں کو بھوکا دیکھ کر کھایا نہ جاسکا

کس آرزو سے پالا تھا اولاد کو مگر
شادی کے بعد ساتھ نبھایا نہ جا سکا

ماں کی دعا سے بادِ مخالف پلٹ گئی
گھر کا چراغ اس سے بجھایا نہ جاسکا

محروم ماں کے پیار سے جو لوگ ہوگئے
یادوں کو ماں کی ان سے بھلایا نہ جاسکا

ناصرؔ سفر حیات کا طے ہوگیا مگر
ہم سے تو ماں کا قرض چکایا نہ جاسکا

Scanned by CamScanner

نعرۂ جاں باز

(از: حضرت خواجہ عزیز الحسن صاحب مجذوبؒ، خلیفہ مجاز حضرت تھانویؒ)

جاں باز ہیں مار کے یا مر کے ہٹیں گے
میدان میں آئے ہیں تو کچھ کر کے ہٹیں گے

اک ایک فدا کار ہے سو سو پہ بھی بھاری
اس کثرتِ اعداء سے نہ ہم ڈر کے ہٹیں گے

ٹھانی ہے کہ سب زور لگا دیں گے ہم اپنا
مشکل ہی سے یہ بت ہیں جو پتھر کے ہٹیں گے

آتے ہیں مقابل پہ تو ہٹتے ہیں کہیں یوں
اب خون سے میدان کو ہم بھر کے ہٹیں گے

سر رکھ کے ہتھیلی پہ نکل آئے ہیں غازی
مر لے ہی کے بس اب تو یہ بے سر کے ہٹیں گے

اک دم جو بڑھے نعرۂ تکبیر لگا کر
پیچھے قدم اوبت ترے لشکر کے ہٹیں گے

ہم غازیِ دیں ہیں، تو اعانت سے خدا کی
میدان سے میدان کو سر کر کے ہٹیں گے

بے طرح گلوگیر ہیں، خنجر جو ہمارے
مدت کے پیاسے ہیں، یہ جی بھر کے ہٹیں گے

اے دورِ بتاں، دورِ فتن، دورِ غلامی!
پیمانہ تری عمر کا ہم بھر کے ہٹیں گے

Scanned by CamScanner

طوفانِ حوادث سے نہ منہ موڑیں گے جانباز
ہرگز نہ یہ تیراک سمندر کے ہٹیں گے
توپوں کے بھی فیروں کو سمجھتے ہیں یہ اک کھیل
جانباز یہ واروں سے نہ خنجر کے ہٹیں گے

وہ غزل اور اشعار جن کو پیر ومرشد نور اللہ مرقدہٗ کے
بعد مجذوب صاحب اپنے حسب حال نہایت درد سے پڑھتے تھے

ہنسی بھی ہے مرے لب پہ ہر دم اور آنکھ بھی میری تر نہیں ہے
مگر جو دل رو رہا ہے پیہم کسی کو اس کی خبر نہیں ہے

دیش پہ جو لوگ قربان ہوئے تھے

(از: جناب خالد زاہد مظفر نگری)

افسوس کہ جو دیش پہ قربان ہوئے ✦ وہ لائق تعظیم بدن بھی نہیں چھوڑے
تم سے تو دلالی بھی شرمندہ ہوئی ہے ✦ تم نے تو شہیدوں کے کفن بھی نہیں چھوڑے

✦✦

آخر میرے چمن کا یہ انجام کیوں ہوا ✦ پھولوں کا قتل عام سر عام کیوں ہوا
میری صفوں میں کوئی منافق ضرور تھا ✦ ورنہ میں ہر مقام پہ ناکام کیوں ہوا

✦✦

ظالم یہ چاہتا ہے کہ پہچان چھوڑ دیں ✦ گھبرا کے ہم رسول کا فرمان چھوڑ دیں
مرنا ہمیں قبول ہے، مر جائیں گے مگر ✦ ممکن نہیں کہ دولتِ ایمان چھوڑ دیں

✦✦

دنیا کے اے مسافر منزل تری قبر ہے

دنیا کے اے مسافر منزل تری قبر ہے
طے جس کو کر رہا ہے، وہ دن کا یہ سفر ہے

دنیا بنی ہے جب سے لاکھوں کروڑوں آئے ✦ باقی رہا نہ کوئی مٹی میں سب سمائے
اس بات کو نہ بھولو سب کا یہی حشر ہے......

آنکھوں سے تونے اپنی کتنے جنازے دیکھے ✦ ہاتھوں سے تونے اپنے دفنائے کتنے مردے
انجام سے پھر اپنے اتنا کیوں بے خبر ہے......

مخمل پہ سونے والے مٹی میں سو رہے ہیں ✦ شاہ و گدا یہاں پر سب ایک ہو رہے ہیں
دو گز زمیں کا ٹکڑا چھوٹا سا تیرا گھر ہے......

یہ محل اونچے اونچے کچھ کام کے نہیں ہیں ✦ یہ عالی شان بنگلے کچھ کام کے نہیں ہیں
دونوں ہوئے برابر یہ موت کا اثر ہے......

دنیا کے اے مسافر منزل تری قبر ہے

مٹی کے پتلے تجھ کو مٹی میں ہے سمانا ✦ اک دن یہاں تو آیا اک دن ہے تجھکو جانا

قبر کے حالات

جب تجھے غافل سزانے آن گھیرا ایک دن ✦ تا قیامت قبر میں ہوگا بسیرا ایک دن
کیا پیمبر، کیا ولی، کیا اہلِ دولت، کیا فقیر ✦ سب کو ہے فیہا نعید کم کا صدمہ ایک دن
چہچہا لو، کھل کھلا لو اے گلو اے بلبلو ✦ پھر ہے رونا گل میں سونا خاک ایک دن
نو دلہن سے کہہ رہی ہے بر سر باری اجل ✦ خاک کردوں ترے دولہا کا سہرا ایک دن
رات دن جلوؤں میں جن کے لشکرِ جرار تھے ✦ ان کو بھی جانا پڑا دنیا سے تنہا ایک دن
قبر میں اب پاؤں پھیلائے سوتے ہیں وہ ✦ تھا زمیں و آسماں میں جن کا ڈنکا ایک دن
اک جنازہ پر جو پہنچا اور حسرت سے کہا ✦ میں بھی مل لیتا اگر وہ اور جیتا ایک دن

Scanned by CamScanner

ہم مسلمان ہیں

(از: استاذ شاعر جناب عمر دراز خاں عمؔر دیوبندی)
سابق محرر دار العلوم دیوبند

اتنی مشکوک نگاہوں سے نہ دیکھو ہم کو
امتحانوں کی صلیبوں پہ نہ پرکھو ہم کو
ہم سے اسلاف کی قربانیاں تابندہ ہیں
ہم سے ہر دور میں غداریاں شرمندہ ہیں
اور ہی ہوں گے جو بندوں کو خدا مانتے ہیں
ہم محبت کو محبت کا صلہ مانتے ہیں
وقت آیا ہے اگر ملک پہ جانیں دی ہیں
قید خانوں کی فصیلوں سے اذانیں دی ہیں
ہم وفاؤں کے خیالات کا سرمایہ ہیں
ہم تو تاریخ کے صفحات کا سرمایہ ہیں
ہم نے اس ملک کی سرحد کی حفاظت کی ہے
ہم نے اس دیش کی مٹی سے محبت کی ہے
تم ہمیں وقت کا پابند نہیں کرسکتے
دین کے کام کو ہم بند نہیں کرسکتے
فکر زندہ ہے تو ارمان نہیں بک سکتے
یاد رکھنا کبھی، مسلمان نہیں بک سکتے

ہم نے سیکھا نہیں مذہب سے بغاوت کرنا
ملک اور قوم کی غیروں سے تجارت کرنا

ہم بغاوت کے گنہگار نہیں ہوسکتے
ہم مسلمان ہیں غدار نہیں ہوسکتے

تم ہمیں ملک کی چاہت کا صلہ کیا دو گے
جذبۂ شوق شہادت کا صلہ کیا دو گے

ہم نے ایثار کے جذبوں کو نبھایا لیکن
ملک و ملت کے لئے خون بہایا لیکن

ہم نے کاٹی ہیں بہت دن سے بھی باری راتیں
قید خانوں کے اندھیروں میں گزاری راتیں

آپ لوگوں کا ہمیں پیار نہیں مل سکتا
پھر بھی ہم جیسا وفادار نہیں مل سکتا

اپنی چلتی میں ہمیں چین سے جینے دینا
بد تمیزی کا ہمیں زہر نہ پینے دینا

ورنہ ہم وقت کی رفتار بدل سکتے ہیں
ہم اگر چاہیں تو سرکار بدل سکتے ہیں

عظمتِ دارالعلوم دیوبند

(از: مولانا محمد رفیق قاسمی)

عظمتِ محمودؒ و قاسمؒ کا نشاں دارالعلوم ✦ ضوفشاں عالم میں ایک مدت سے مثلِ نجوم
جشنِ صد سالہ ہے کرتا ہے دعا دل سے رفیق ✦ یاالٰہی تا ابد قائم رہے دارالعلوم

Scanned by CamScanner

میں اردو ہوں؟

(از: جناب فاروق ارگلی، دہلی، سکریٹری عالمی اردو کانفرنس)

میں اعلانِ صداقت ہوں، صحیفہ ہوں فراست کا
تبسم ہوں شرافت کا، تکلّم ہوں مروت کا
میں شبنم ہوں، میں خوشبو ہوں، ضیائے ماہ انجم ہوں
مرے نورانی پیکر سے عیاں ہے نور فطرت کا
نہ ہندو ہوں، نہ مسلم ہوں، نہ میں سکھ ہوں، نہ عیسائی
میں لہجہ آدمیت کا، میں نغمہ ہوں اخوت کا
مرے نعروں میں لیکن انقلابی آگ روشن ہے
سکھایا ہے سبق بھارت کو، باطل سے بغاوت کا
میں اردو ہوں، مرا چرچا ہے مشرق اور مغرب میں
مرے ہر لفظ میں پیغام ہے امن و محبت کا
نفرتوں کی فضاؤں میں ہم سب پیار کا آسمان رکھتے ہیں
جس کے ہر لفظ میں یک جہتی، ہم وہ اردو زبان رکھتے ہیں

ہم حقیقت ہیں

(جناب خالد زآہد مظفر نگری)

خبروں میں، جریدوں میں، رسالوں میں ملیں گے
قصوں میں، دلیلوں میں، حوالوں میں ملیں گے
ہم ایسی حقیقت ہیں جو مٹ ہی نہیں سکتے
ہم مر بھی اگر جائیں مثالوں میں ملیں گے

Scanned by CamScanner

لعنتِ جہیز

(از: جناب غلام ربانی قاصرؔ صاحب)

یوں بڑھ گئی ملک میں بدعت جہیز کی
اکثر گھروں میں ہوتی ہے لعنت جہیز کی

بیٹے کے باپ کہتے ہیں بیٹی کے باپ سے
ہم چاہتے ہیں آپ سے کثرت جہیز کی

بیوی کے ساتھ ٹی وی ہو اور راج دولت بھی
اور نقد دو لاکھ دو رشوت جہیز کی

اپنے معاشرے کا انہیں کینسر کہو
بڑھتی ہی جارہی ہے قباحت جہیز کی

ٹیلر ہو، ڈاکٹر ہو یا انجینئر کے گھر
اکثر ملے گی آپ کو دولت جہیز کی

بیٹھی ہیں سن رسیدہ غریبوں کی بیٹیاں
کتنوں نے جان دیدی بہ دولت جہیز کی

گھر بیٹے حکم کرتی ہے شوہر سے صبح و شام
کہتی بیوی یہ ہے کرامت جہیز کی

پہلے تو اہل علم کریں اس پہ خود عمل
پھر قوم کو بتائیں حقیقت جہیز کی

آسان کیوں نہ ہوگی غریبوں کی شادیاں
اربابِ زر جو چھوڑ دیں چاہت جہیز کی

Scanned by CamScanner

مسلم معاشرہ ہو کہ ہندو سماج ہو
دیتا ہے دین کس کو اجازت جہیز کی

جس نوجوان کو خوف ہے پروردگار کا
اس کو نہیں ہے کوئی ضرورت جہیز کی

ایمان اور یقین سے اتنا تو سوچئے
سنت کو ترک کرتی ہے بدعت جہیز کی

بکتے ہیں بیل بکروں کی مانند نوجواں
ان کا وجود ہے صرف قیمت جہیز کی

قاضی کبھی نکاح نہ ان کا پڑھا کرے
جن کی طرف سے آئے شکایت جہیز کی

سر جوڑ کر جو فکر کریں آپ اور ہم
پھر قوم کو بتائی حقیقت جہیز کی

قاصر خدا کے سامنے کیا منہ دکھاؤ گے
تا عمر تم نہ کی جیو حسرت جہیز کی

خوف

(جناب خالد زاہد مظفر نگری)

ایرانیوں سے ہے نہ اسے شامیوں سے ہے ✦ لادینیوں سے اور نہ صدامیوں سے ہے
بمباریاں وہ کرتا ہے ہم پر ہی اس لئے ✦ اُس کا تمام خوف ہی اسلامیوں سے ہے

Scanned by CamScanner

شہید بابری مسجد کی پکار

۶ر دسمبر ۱۹۹۲ء کی سلگتی شام جب بابری مسجد کھنڈر میں تبدیل چکی تھی، اس وقت منہدم شہیدہ عمارت کے ملبے، ٹوٹے ہوئے گنبد ومحراب کے ذروں اور شکستہ در و دیوار کے ریزوں سے نکلنے والی "دردناک صدا" جو مخاطب ہے فرزندانِ توحید سے اور جو دراصل مسلمانوں کے نام شہید بابری مسجد کے "آخری پیام" کی حیثیت رکھتی ہے۔ جو نظم کے لباس میں پیش خدمت ہے۔ (از: جناب ندا خیالی)

اٹھو اٹھو دم رخصت سلام لو میرا
پیام دعوت توحید تھام لو میرا

کہاں ہو ایک خدا کے پکارنے والو!
دلوں میں عظمتِ ایماں اتارنے والو!
عروسِ زیست کی زلفیں سنوارنے والو!
میرے وجود کی بازی کو ہارنے والو!

یہ ریزہ ریزہ سی اینٹیں، پکارتی ہیں تمہیں
مرے لہو کی یہ چھینٹیں پکارتی ہیں تمہیں

نظر نظر میں مری یاد کو بسائے ہوئے
دلوں میں مشعلِ عزم ویقیں جلائے ہوئے
غرور حلقۂ باطل پہ تلملائے ہوئے
ہر اک پیامِ نبوت گلے لگائے ہوئے

رسولِ پاکؐ کی اُمت کے نونہالو اٹھو
اٹھو اٹھو رہِ اسلام کے جیالو اٹھو

نئے مزاج میں اپنے کو ڈھالنا ہے تمہیں
اٹھو کمند ستاروں پہ ڈالنا ہے تمہیں
سسکتی قوم کو غم سے نکالنا ہے تمہیں
اٹھو کہ نظمِ گلستاں سنبھالنا ہے تمہیں

بصد خلوص یہ میرا پیام لے کے اٹھو
جہاں میں دعوتِ خیرالانام لے کے اٹھو

تمام عالم امکاں کو ساتھ لے کے چلو
زمیں پہ مشعلِ راہِ نجات لے کے چلو
نبیؐ کا سوز عمرؓ کی صفات لے کے چلو
کلامِ پاک کا نظمِ حیات لے کے چلو

یہ دین ایک امانت ہے سارے عام کی
تمہیں سپرد امامت ہے سارے عالم کی

مرا لہو، مری عالم میں واپسی کے لئے
پکارتا ہے تمہیں فرض منصبی کے لئے
بہار دینِ محمدؐ کی تازگی کے لئے
اٹھو سفینۂ عالم کی رہبری کے لئے

بلالؓ و حیدرؓ و خالدؓ سی ہستیاں بن کر
مٹاؤ سطوتِ باطل کو آندھیاں بن کر

وفا کے پھول ہر اک گام پر بچھاتے چلو
لہو کے دیپ ہر ایک موڑ پہ جلاتے چلو
تمہارے پاس جو دولت ہے وہ لٹاتے چلو
جہاں میں نغمہ توحید گنگناتے چلو

Scanned by CamScanner

بھنور میں کشتی ملت ہے ڈگمگائی ہوئی
بڑھو کہ سامنے جنت ہے جگمگائی ہوئی
یہ عشرتیں، یہ تغافل، یہ مستیاں کب تک؟
"عروسِ زر" پہ مٹیں گی جوانیاں کب تک؟
رسوم و جہل کا یہ سیلِ بیکراں کب تک؟
یہ بات بات پہ آپس میں تلخیاں کب تک؟
یہ آخری ہے میری التجا سلام کے بعد
سکوں حرام ہے اب میرے انہدام کے بعد

مٹی کے ہم چراغ ہیں

(از: جناب ڈاکٹر نواز دیوبندی)

مظلوم کی آہوں کے نشانے نہیں بیٹھے ✦ ظالم کے ابھی ہوش ٹھکانے نہیں بیٹھے
گو وقت نے ایسے بھی مواقع ہمیں بخشے ✦ ہم پھر بھی بزرگوں کے سرہانے نہیں بیٹھے
اُس اونچے آسمان کی عظمت زمیں سے ہے ✦ سجدوں کا اعتبار یقیناً جبیں سے ہے
مٹی کے ہم چراغ ہیں یوں مت بجھا ہمیں ✦ نادان! تیرے طاق کی رونق ہمیں سے ہے

تاریخ دیوبند ہے تاریخ وطن

(از: لال دھرم پال گپتا وفاؔ، مدیر "تیج ویکلی" دہلی)

انکار بھلا کون حقائق سے کرے گا ✦ تاریخِ دیوبند ہے تاریخ وطن کی
جتنے بھی اکابر تھے، مجاہد تھے وطن کے ✦ جی جان سے سب نے ہی حفاظت کی چمن کی
اِن سب نے کیا شان سے گلشن کا تحفظ ✦ ضامن تھی حیات اِن کی ہر اک سرو سمن کی
ہر طور سے ہر مشکل سے گلشن کو سنوارا ✦ قوم آج بھی ممنون ہے ان سب کے چلن کی
اللہ کرے خوب پھلے پھولے ادارہ
ہے دعاء آج سب اربابِ وطن کی

Scanned by CamScanner

مرجائیں گے ایمان کا سودا نہ کریں گے

کٹ جائیں گے پر دین کو رسوا نہ کریں گے
مر جائیں گے ایمان کا سودا نہ کریں گے

ہم دینِ محمدؐ کے وفادار سپاہی ✦ اللہ کے انصار مددگار سپاہی
اسلام کی عظمت پہ نگہبان سپاہی ✦ باطل کی خدائی کو گوارہ نہ کریں گے

مر جائیں گے ایمان کا سودا نہ کریں گے
کٹ جائیں گے پر دین کو رسوا نہ کریں گے

خوشنودیٔ رب مقصدِ ہستی ہے ہمارا ✦ قرآن ہی دستور ہے ساتھی ہے ہمارا
قائد بھی محمدؐ سا مثالی ہے ہمارا ✦ اب ہم کسی رہبر کی تمنا نہ کریں گے

مر جائیں گے ایمان کا سودا نہ کریں گے
کٹ جائیں گے پر دین کو رسوا نہ کریں گے

انصاف سے ہر آدمی منہ موڑ چکا ہے ✦ سچائی سے پیمانِ وفا توڑ چکا ہے
سامانِ یقیں، صبر و رضا سب چھوڑ چکا ہے ✦ ہم عہد کریں اب کبھی ایسا نہ کریں گے

مر جائیں گے ایمان کا سودا نہ کریں گے
کٹ جائیں گے پر دین کو رسوا نہ کریں گے

ذہنوں سے ہر ایک نقشِ کدورت کو مٹا کر ✦ تفریق کے بھڑکے ہوئے شعلوں کو بجھا کر
دم لیں گے ہر انسان کو انسان بنا کر ✦ آباد پھر اُجڑا ہوا کاشانہ کریں گے

مر جائیں گے ایمان کا سودا نہ کریں گے
کٹ جائیں گے پر دین کو رسوا نہ کریں گے

اللہ نے بخشی ہمیں قرآن کی دولت ✦ بن مانگے عطا کی ہمیں ایمان کی دولت

Scanned by CamScanner

ہے اس سے بڑی اور کیا انسان کی دولت ✦ اس قیمتی سامان کو بیچا نہ کریں گے
مر جائیں گے ایمان کا سودا نہ کریں گے
کٹ جائیں گے پر دین کو رسوا نہ کریں گے

قرآن نے جو راہ دکھائی وہ بھلی ہے ✦ جو ترکِ معاصی کرے اللہ کے ولی ہے
یہ شمعِ توحید و رسالت جو جلی ہے ✦ اس شمع کا ہر ایک کو پروانہ کریں گے
مر جائیں گے ایمان کا سودا نہ کریں گے
کٹ جائیں گے پر دین کو رسوا نہ کریں گے

سرسبز بنائیں گے ہم اس باغِ ارم کو ✦ سینے سے لگائیں گے ہم اس راہِ غم کو
جس سمت منع کردیا اللہ نے ہم کو ✦ اس سمت کبھی بھول سے دیکھا نہ کریں گے
مر جائیں گے ایمان کا سودا نہ کریں گے
کٹ جائیں گے پر دین کو رسوا نہ کریں گے

میرے مالک میرے مولیٰ

اپنی جنت کو خدا کے لئے دوزخ نہ بنا ✦ اپنے ماں باپ کا تو دل نہ دُکھا دل نہ دُکھا
میرے مالک میرے آقا میرے مولیٰ نے کہا ✦ اپنے ماں باپ کا تو دل نہ دُکھا دل نہ دُکھا
ماں باپ کے پیار سے اچھی کوئی دولت کیا ہے ✦ ماں کا آنچل جو سلامت ہے تو جنت کیا ہے
یہ ہے راضی تو نبی راضی ہے راضی ہے خدا ✦ اپنے ماں باپ کا تو دل نہ دُکھا دل نہ دُکھا
ان کی ممتا نے بہر حال سنبھالا تجھ کو ✦ کس قدر پیار سے ماں باپ نے پالا تجھ کو
رحمت مولیٰ سے کچھ نہیں سایہ اُن کا ✦ اپنے ماں باپ کا تو دل نہ دُکھا دل نہ دُکھا
جب بھی دیکھا تو تجھے پیار سے دیکھا ماں نے ✦ خونِ دل دودھ کی صورت میں پلایا ماں نے
تو نے اس پیار کے بدلے میں اسے کچھ نہ دیا ✦ اپنے ماں باپ کا تو دل نہ دُکھا دل نہ دُکھا
ہر مصیبت سے بچایا یہ کرم ہے کہ نہیں ✦ بولنا تجھ کو سکھایا یہ کرم ہے کہ نہیں
کیسے پالا تجھے ماں باپ نے کیا تجھ کو پتا ✦ اپنے ماں باپ کا تو دل نہ دُکھا دل نہ دُکھا

Scanned by CamScanner

خطۂ صالحین

(از: جناب احسان دانش کاندھلوی)

صرف روحوں کے لئے گنجائشِ تقریر ہے ✦ اللہ اس زمین کی کس قدر توقیر ہے

ہیں ادھر کے کام ناممکن ادھر کے ممکنات ✦ نہیں زندہ سمجھتا ہوں بایں وصفِ حیات

وقت کی تقلید میں انسان مر سکتا نہیں ✦ ...ح سے آگے بدن پرواز کر سکتا نہیں

قوم کے ماضی کو مستقبل بنانا ہے مجھے ✦ ...ن کی گردش کو کچھ پیچھے ہٹانا ہے مجھے

نطق سے کوسوں ہیں ناگفتہ خیالوں کے ہجوم ✦ گرچہ میرے شعر کی ہندوستاں بھر میں ہے دھوم

میرے منصوبوں کے پودے ہیں ابھی پھول اور پھل ✦ ...ے دعاؤں کا ابھی محتاج میرا ہر عمل

حد سے باہر ہے تصور کے پرے کا رستا ✦ ...ہے میرا فقط میری بلندی تک رسا

میری شیرینی میں تلخی جھونک دی احباب نے ✦ ...دی ناکارگی اس عالمِ اسباب نے

میرے سر پر بولتا ہے میری قسموں کا لہو ✦ ...میں اور اس قدر دیوانۂ رنگ و نمو

کچھ کملیو کے لہو ہیں کچھ چتاؤں کا دھواں ✦ ...ری امیدوں کے رستے الحفیظ والاماں

اک دلِ آگاہ اک بالغ نظر درکار ہے ✦ ...عزمِ مستحکم، جلالِ خود نگر درکار ہے

اپنے بازو اپنی پروازیں عطا کر دو مجھے ✦ اپنی حشر انگیز آوازیں عطا کر دو مجھے

صرف میں حق دار ہوں اس دولتِ بیدار کا ✦ ...ے ورثہ چاہتا ہوں سیرت و کردار کا

سر پھرے سنسار کی کایا پلٹنی ہے مجھے ✦ اپنے ہاتھوں سے بساطِ غم الٹنی ہے مجھے

✦

جسے دیکھنی ہو جنت وہ مدینہ دیکھ آئے ✦ ...کہیں نور کی ہے بارش کہیں رحمتوں کے سائے

وہ چراغ کیا بجھے گا جسے خود خدا جلائے ✦ ...مٹے گا یہ مسلماں نہ مٹے گا یہ دین احمدؐ

مسند الہند امام اکبر حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ اور

دار العلوم دیوبند

(از: حضرت مولانا مفتی نسیم احمد فریدی امروہویؒ)

ساقیِ دہلی کے مستوں نے بارضِ دیوبند ✦ جب رکھی بنیاد میخانہ بطور یادگار
دور دورہ ساغرِ صہبائے طیبہ کا ہوا ✦ جرعہ نوشانِ ازل آئے قطار اندر قطار
قاسمؒ و محمودؒ و انورؒ نے لنڈھائے خم کے خم ✦ اپنی وسعت کے مطابق پی گیا ہر بادہ خوار
آج بھی ساقی کی چشمِ خاص کی تاثیر دیکھ ✦ بادۂ مغرب کے متوالوں کا ٹوٹا ہے خمار
آج بھی آفاق میں اس میکدہ کی دھوم ہے ✦ چار جانب سے سمٹ کر آرہے ہیں بادہ خوار
در کفے جامِ شریعت در کفے سندانِ عشق ✦ یہ خصوصیت یہاں ہر فرد میں ہے آشکار
اس کے ہر میخوار کو پیر مغاں کا حکم ہے ✦ با خدا دیوانہ باش و با محمدؐ ہوشیار
کاش اے ساقیِ دہلی تو بھی آکر دیکھتا ✦ اپنے میخانہ کی رونق، اپنے رندوں کی بہار
تیرا دورِ جام دورِ چرخ سے بھی تیز تر ✦ تیرا مستقبل ترے ماضی سے بڑھ کر شاندار
یاالٰہی حشر تک باقی رہے یہ مے کدہ ✦ دور میں ساغر رہے تا گردشِ لیل و نہار
اس کی ہر ہر اینٹ میں تاریخ ماضی ثبت ہے ✦ ہند میں بزمِ ولیؒ کی ہے یہ واحد یادگار
مسلمِ ہندی اگر چہ مفلس و نادار ہے ✦ پھر بھی اس سرمایۂ ملت کا ہے سرمایہ دار
شوکتیں جب دہلی مرحوم کی آتی ہیں یاد ✦ دیکھ کر اس کو بہل جاتا ہے قلبِ سوگوار
جن کی کوشش سے چلا ہے دورِ صہبائے حجاز ✦ نور سے معمور کر دے اے خدا ان کے مزار

آ، فریدیؔ تو بھی ہو ساغر بکف مینا بدوش
طالبِ جوشِ عمل ہے، ساقیِ ابرِ بہار

دیوبند جس نے کیئے سیکڑوں غازی پیدا

حکومت نے ۱۹۵۲ء میں قربانی کے موقع پر دارالعلوم دیوبند کی تلاشی لی، جس سے متاثر ہوکر شاعر انقلاب جوش ملیح آبادی نے یہ نظم کہی جو ماہنامہ دارالعلوم میں شائع ہوئی تھی۔

آج توہین ملامت کا نشانہ ہوں میں ✦ آج نیرنگِ زمانہ سے تماشا ہوں میں
آج حسین احمدؒ و آزادؒ کا آنسو ہوں میں ✦ کسی نام کا وفا کا تہی پہلو ہوں میں
کیا یہی آپ کا انصاف رواداری ہے ✦ وہی شئے آپکی دشمن جو ہمیں پیاری ہے
دیوبند جس نے کیئے سیکڑوں غازی پیدا ✦ جس نے لاکھوں کیئے انگریز کے باغی پیدا
اس ادارے کی تلاشی و اہانت افسوس ✦ ضامن امن و اماں اور یہ اہانت افسوس
آہ! تقدیر صداقت کے پرستاروں کی ✦ موسم گل میں بھی بوچھار ہے انگاروں کی
آج کہتے ہو مسلمان وفادار نہیں ✦ سچ کہو تم تو جفا کیش و جفا کار نہیں
کس نے گوتم کو دیا زہر کا پیالہ بولو ✦ رام کو کس نے دیا دیش نکالا بولو
پاک سیتا پہ ہوئی دست درازی کس کی ✦ کہیئے پانڈو پہ ہوئی تیغ نوازی کس کی
کس نے گاندھی سے وفا کیش کو مارا افسوس ✦ جو تھا بھارت کی نگاہوں کا ستارہ افسوس
اپنے محسن کو جو ڈس لے اسے کیا کہیئے گا ✦ ہے یہی مسلک آئین وفا کہیئے گا
قوم کی موت ہے اخلاق سے عاری ہونا ✦ تنگیٔ ظرف کے معنی ہیں بھکاری ہونا
قابل فخر مسلمان بزرگانِ جلیل ✦ قاسمؒ و سید و محمودؒ و شہیدؒ اسماعیلؒ
یاد ہوگا تمہیں میرا وہ جمالِ افغانیؒ ✦ مایۂ قوم وہ محمود حسنؒ زندانی
میرے ٹیپوؒ سے بہادر کو بھی کیا بھول گئے ✦ شیر میسور کا اعلان وفا بھول گئے
شوکتؒ و اجملؒ و انصاریؒ و جوہرؒ ہیں یاد ✦ اور وہ کوکاری کے اشفاقؔ کی خونیں روداد
یاد ہے کیا تمہیں ہنگامۂ قصۂ خوانی ✦ یادِ تحریک خلافت کی نہیں قربانی!

Scanned by CamScanner

سینۂ دل میں پھپھولوں کے نشاں باقی ہیں ✦ اب بھی انگریز کے گولوں کے نشاں باقی ہیں
اپنے چھوڑے تمہیں سینہ سے لگایا ہم نے ✦ خون اپنا سر میدان بہایا ہم نے
ہم نے رنگین بنایا ترے افسانے کو ✦ گلشن ناز میں بدلا ترے ویرانے کو
وحدت قوم کی عظمت کے علم دار ہیں ہم ✦ تمہیں ہر زد سے بچایا وہ خطاوار ہیں ہم
ایک دن مالک و مختار یہاں ہم بھی تھے ✦ ایک دن ہند کے سردار یہاں ہم بھی تھے
ہم نے آنکھوں پہ بٹھایا تمہیں اپنا سمجھا ✦ تم نے نظروں سے گرایا ہمیں کانٹا سمجھا
کیا یہی آپ کی آئین وفاداری ہے ✦ جس کے ادراک سے ہر فہم و خرد عاری ہے
ہم ہیں غدار تو پابندِ وفا تم بھی نہیں ✦ اپنی کثرت پہ نہ اتراؤ خدا تم بھی نہیں

نذر دارالعلوم

(شورش کاشمیریؒ)

اس میں نہیں کلام دیوبند کا وجود ✦ ہندوستاں کے سر پہ ہے احسانِ مصطفیٰ
تا حشر اس پہ رحمتِ پروردگار ہو ✦ پیدا کئے ہیں جس نے فدایانِ مصطفیٰ
گونجے گا چار کھونٹ میں نانوتویؒ کا نام ✦ بانٹا ہے جس نے بادۂ عرفانِ مصطفیٰ
دارالعلوم تیرے بزرگوں کی یادگار ✦ تیرے بزرگ حلقہ بگوشانِ مصطفیٰ
اس مدرسہ کے جذبۂ عزت سرشت سے ✦ پہنچا ہے خاص و عام کو فیضانِ مصطفیٰ
کافر گروں کی کھیپ ہے اب اس پہ طعنہ زن ✦ جس کا ہر ایک فرد ہے دربانِ مصطفیٰ
یہ کیا غضب ہے دین فروشانِ عصرِ نو ✦ ڈھاتے ہیں دستِ شرک سے ایوانِ مصطفیٰ
ان ظالموں سے عہدہ برآ ہوں تو کس طرح ✦ اس فکر میں ہیں غرق ثناخوانِ مصطفیٰ
اس کی طرف سے نذرِ محقر قبول ہو ✦ شورشؔ ہے اک غلام غلامانِ مصطفیٰ

Scanned by CamScanner

درسگاہِ عظیم مدرسۂ دیو بند

(از: جاں باز مرزا)

دیوبند ہے انوارِ مدینہ کی تجلّی ✦ توحید کی اس شمع سے روشن ہے زمانہ
اس مکتبہ فکر کے ممنون ولیٔ ہیں ✦ مذہب کی حقیقت، یہ باقی ہے فسانہ
کاشانہ رحمت ہے زمانہ کی نظر میں ✦ بیٹھا تھا جہاں تنہا اللہ کا دیوانہ
محمودؒ جہاں سوئے، مدنیؒ جہاں لیٹے ✦ اس خاک میں محفوظ ہے ملت کا خزانہ
ایمان ہے آئینِ فرنگی سے بغاوت ✦ بخشا ہے اسی خاک نے ملت کو ترانہ
نکلے ہیں اسی ساز سے توحید کے نغمے ✦ قائل ہیں ایسی بات کے اغیار و یگانہ
اُبھرے نہ کبھی ہند میں دیوبند ✦ ڈھونڈا ہے کئی بار فرنگی نے بہانہ

اللہ کرے ہند میں خود اس کی حفاظت
مرکز ہے یہ جانباز کے ایماں کا خزانہ

دار العلوم دیو بند

(از خاقانیٔ ہند حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب عثمانی دیوبندیؒ)

اسکے بانی کی وصیت ہے کہ جب اسکے لئے ✦ کوئی سرمایہ بھروسے کا ذرا ہوجائے گا
پھر یہ قندیل معلق اور توکل کا چراغ ✦ یوں سمجھ لینا کہ بے نور وضیاء ہوجائے گا

مثالِ دیو بند

(از: لسان العرب جناب اکبرالہ آبادی)

ہے دل روشن مثالِ دیوبند ✦ اور ندوہ ہے زبان ہوش مند
تم علی گڑھ کی بھی اب تشبیہ لو ✦ اک معزز پیٹ بس اس کو کہو
پیٹ ہے سب پر مقدم اے عزیز ✦ گو کہ فکرِ آخرت ہے اصل چیز

Scanned by CamScanner

"دیوبند"

(از: بابائے صحافت مولانا ظفر علی خاں مرحوم)
مدیر روز نامہ "زمیندار" لاہور
ولادت ۱۸۷۰ء ولادت ۱۹۵۶ء

شاد باش و شاد زی اے سرزمینِ دیوبند ✦ ہند میں تو نے کیا اسلام کا جھنڈا بلند
ملتِ بیضا کی عزت کو لگائے چار چاند ✦ حکمتِ بطحا کی قیمت کو کیا تو نے دوچند
اسم تیرا بامسمّٰی، ضرب تیری بے پناہ ✦ دیو استبداد کی گردن ہے تیری کمند
تیری رجعت پر ہزار اقدام سو جاں سے نثار ✦ قرنِ اوّل کی خبر لائی تری الٹی زقند
تو علم بردار حق ہے، حق نگہباں ہے تیرا ✦ خیل باطل سے پہنچ سکتا نہیں تجھ کو گزند
ناز کر اپنے مقدر پر کہ تیری خاک کو ✦ کرلیا ان عالمانِ دینِ قیم نے پسند
جان کر دیں گے جو ناموسِ پیمبرؐ پر فدا ✦ حق کے رستے پر کٹا دیں گے جو اپنا بند بند
کفر ناچا جن کے آگے بارہا گنگی کا ناچ ✦ جس طرح جلتے توے پر رقص کرتا ہے سپند
اس میں قاسم ہوں کہ انور شاہ کہ محمود الحسن ✦ سب کے دل تھے دردمند اور سب کی فطرت ارجمند
گرمیٔ ہنگامہ ہے تیری حسین احمد سے آج ✦ جن سے پرچم ہے روایاتِ سلف کا سربلند

(حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتویؒ)

(از جناب شورش کاشمیری مرحوم، مدیر روز نامہ "چٹان" لاہور)

شافعِ کون و مکاں کی راہ پر لاتا رہا ✦ گمرہانِ شرک کو توحید سکھلاتا رہا
پرچمِ اسلام ابر درخشاں کے روپ میں ✦ بت کدوں کی چار دیواری پر لہراتا رہا
ہمرہانِ دل گرفتہ کو بہ اعلانِ جہاد ✦ تیغ جوہردار کا آئینہ دکھلاتا رہا
اُس کے سینے میں خدا کا آخری پیغام تھا ✦ وہ خدا کی سرزمین پر حجۃ الاسلام تھا

Scanned by CamScanner

جانِ پدر، لختِ جگر، عزیز القدر

حافظ یاسر ندیم سلمہٗ کے حفظِ قرآن کی تکمیل کے پُر مسرت موقع پر والدین کے

دلی جذبات وتأثرات

(مورخہ ۱۳ر فروری ۱۹۹۲ء)

(از: مولانا ندیم الواجدی، مدیر ماہنامہ ترجمان دیوبند)

آج فضلِ رب سے تکمیلِ تمنا ہوگئی ✦ پیارے بیٹے کو قرآنِ پاک کی دولت ملی
تو نے اے ربِ علا! کتنا نوازا ہے ہمیں ✦ اپنی جنت کا سنہرا تاج بخشا ہے ہمیں
کتنی نوعمری میں یاسر، حافظِ قرآں بنا ✦ دادا، دادی کی امنگوں کا حسیں عنواں بنا
اس سفر میں کام آئی، نانا نانی کی دعا ✦ کام تھا مشکل مگر تیرے لئے آساں ہوا
رات کی تاریکیوں میں تیری صحت کے لئے ✦ بارگاہِ ایزدی میں سینکڑوں سجدے کئے
اپنے ابی کا سنہرا خواب، امی کا قرار ✦ اپنے ماموں کے لئے تو باعثِ عز ووقار
اپنے گھر کی آرزوؤں کا حسیں محور ہے تو ✦ زندگی کے آسماں پر چاند سے بڑھ کر ہے تو
تو جو ہنستا ہے تو ہنستی ہے ہماری کائنات ✦ دل کے آنگن میں اترتی ہے ستاروں کی برات
تیری آنکھوں کی نمی سے ڈوبنے لگتا ہے دل ✦ تیرے ہونٹوں کی ہنسی سے جھومنے لگتا ہے دل
تو ہماری گلشنِ ہستی کا ہے شاداب پھول ✦ تیری راحت کے لئے ہم کو پریشانی قبول
تیرا ہر انداز پیارا، تیرا ہر پہلو بھلا ✦ تیرے رونے کا طریقہ، تیرے ہنسنے کی ادا
تو امیدوں کے شجر پہ آرزوؤں کا گلاب ✦ تیرا مستقبل ہمارے حال کا رنگین خواب
چودھویں کا چاند چومے جھک کے پیشانی تری ✦ اور سیہ راتوں میں تارے آکے بہلائیں تجھے
تیرے دامن سے کرے اٹھکھیلیاں بادِ صبا ✦ گلشنِ ہستی کے تازہ پھول مہکائیں تجھے
ہے دعا یہ ہی کہ تو عالم بنے، عامل بنے ✦ گوہر یکتا بنے، قابل بنے، کامل بنے
زندگی تیری اندھیروں میں مثالِ شمع ہو ✦ تیرے نورِ یقیں سے تیرہ شب تابندہ ہو
تو جہاں جائے وہاں کی آبرو بن کر رہے ✦ جستجو آنکھوں کی، دل کی آرزو بن کر رہے
اس جہاں میں دور تک ہو تیری شہرت کا سفر ✦ ”نیل کے ساحل سے لے کر تا بخاکِ کاشغر“
تجھ کو علم و آگہی میں مردِ لاثانی کرے ✦ سارے عالم کا خدا تیری نگہبانی کرے

Scanned by CamScanner

سرزمینِ دیوبند

چراغِ مصطفیٰ بجھا، نہیں، نہیں، نہیں، نہیں، نہیں، نہیں
نشانِ حق نما مٹا، نہیں، نہیں، نہیں، نہیں، نہیں، نہیں

نبیؐ کو علم دین کی، یہ سوئے ہند بو ملی
علوم دیوبند ہیں اسی حدیث کی کڑی
اکابرین کے تئیں خلاف آندھیاں چلیں
چراغِ قاسمی بجھا، نہیں، نہیں، نہیں، نہیں، نہیں، نہیں

حُسینؒ جن کا نام تھا، حُسینؓ اُن کا کام تھا
نبیؐ کا وہ غلام تھا، حدیث کا امام تھا
فقط عجم میں ہی نہیں، عرب کی سرزمیں میں بھی
کوئی بھی ان کے مثل تھا، نہیں، نہیں، نہیں، نہیں، نہیں، نہیں

انار کا درخت تھا، وہی تو تاجِ تخت تھا
حَسن نے درس دین کا، حَسن سے ہی شروع کیا
جلے گا اس قدر یہاں، چراغِ دینِ مصطفیٰؐ
کس کو یہ یقین تھا، نہیں، نہیں، نہیں، نہیں، نہیں، نہیں

سرزمینِ دیوبند، خدا کو آگئی پسند
خدا نے فیصلہ کیا، یہیں بنے گا جامعہ
نبیؐ نے نقش کھینچ کر، ہمیں یہی ہے دی خبر
کہیں ہے اور نو درہ، نہیں، نہیں، نہیں، نہیں، نہیں، نہیں

امام باصفا تھا وہ، مجاہد زماں تھا وہ
سب ہی کو جن پہ ناز تھا، اسیرِ مالٹا تھا وہ
عجیب مردِ شیر تھا، ہر اک اُن سے زیر تھا
کسی سے وہ کبھی ڈرا، نہیں، نہیں، نہیں، نہیں، نہیں

یہ کیسا ظلم ہے یہاں، ابھی یہاں ابھی وہاں
نہ جانے پھر کہاں کہاں، جہاں نہ جاسکے گماں
مخالفت کی آندھیاں، بہت چلی صدا یہاں
مگر چمن یہ لٹ گیا، نہیں، نہیں، نہیں، نہیں، نہیں

تاریخ ہے گواہ

(جناب جوہرؔ کانپوری)

آزادیٔ وطن کا یہیں سے علم اٹھا
اس واقعے سے کیا سبھی انجام ہوگئے
تاریخ ہے گواہ انہیں مدرسوں کے لوگ
اپنے وطن کے واسطے قربان ہوگئے

◆◆◆

ہماری پشت پر ہوتا ہے جب بھی وار ہوتا ہے
کہو دشمن سے لڑنے کا کوئی معیار ہوتا ہے
بڑا ہوتا نہیں کوئی بڑی باتیں سنانے سے
بڑا ہوتا ہے وہ جس کا بڑا کردار ہوتا ہے

کیا تھا جنگِ آزادی میں یہ بھی کام اردو نے

(از: علامہ رضی بدایونی)

کیا ہے جنگِ آزادی میں ایسا کام اردو نے ✦ ہمالہ پر لکھا ہے حریت کا نام اردو نے
کیا ہے جذبۂ اخلاص والفت عام اردو نے ✦ اخوت کے پلا کر میکشوں کو جام اردو نے
لکھا ہے اپنے چہرے پر وفا کا نام اردو نے ✦ لئے ہیں سینکڑوں اپنے ہی سر الزام اردو نے
کیا ایوانِ باطل میں بپا کہرام اردو نے ✦ تعاون قوم کو دے کر پۓ آزادیٔ کامل
کئے پیدا وطن کے سینکڑوں خدام اردو نے ✦ جلا کر معنی حب وطن کی دل میں قندیلیں
پیام گاندھی وہ نہر کیا ہے عام اردو نے ✦ سبق اس نے پڑھایا ہے اہنسا کا اخوت کا
دیا امن واماں کا قوم کو پیغام اردو نے ✦ اُبھارا قوم کے سینوں میں جذباتِ محبت کو
کیا تھا جنگِ آزادی میں یہ بھی کام اردو نے ✦ ہلایا تھا فلک کو انقلاب انگیز نعروں سے
بچھائے تھے وفاداری کے ایسے دام اردو نے ✦ مراد سعی آزادی نے جس سے تقویت پائی
پلائے ہیں سرور و کیف کے وہ جام اردو نے ✦ ادب میں جس کی سرشاری نہ ہوگی کم قیامت تک
دکھایا ہے اسی آغاز کا انجام اردو نے ✦ وہ اٹھارہ سو ستاون میں جس کی ابتدا کی تھی
دیا ہے اتحاد و امن کا پیغام اردو نے ✦ محبت کے شگوفہ زار میں پھولوں کی خوشبو سے
خوشی سے سہہ لیا دل پر ہر اک الزام اردو نے ✦ وفا سے منکروں کے درمیان شمعِ وفا رکھ کر

یہی ہے وہ کہ جس کی کل دلوں پر حکمرانی تھی
رضی دیکھے ہیں کیسے کیسے صبح و شام اردو نے

مرثیہ قطب العالم والارشاد امام ربانی فخر المحدثین ابو حنیفہؒ ثانی

تاج العلماء حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہیؒ

سابق سرپرست دار العلوم دیوبند و جامعہ مظاہر علوم سہارنپور
(از: حضرت خواجہ عزیز الحسن صاحب مجذوبؒ، خلیفہ مجاز حضرت تھانویؒ)

فرشتوں پہ یہ کس کی آمد آمد کا ہے مذکور آج ◆ ہیں کس کی منتظر بن ٹھن کے حوریں چشم بدور آج
یہ کس کے سوگ میں دنیا نے پہنی پوششِ ظلمت ◆ ضیاء روشنی روئے زمیں سے کیوں ہے کافور آج
بپا شورِ قیامت ہے، جو ہر سو کس کا ماتم ہے ◆ ہے پیدا کس کی خاطر ہر گلو سے نالۂ صور آج
بجائے اشک خوں آنکھوں سے کس کے غم میں جاری ہے ◆ دلوں پہ کس کا صدمہ ہے جو ہے ہر چشم ناسور آج
نہیں بے وجہ ظلمت پہ چل بسا ہے کوئی شب بیدار ◆ ہوئے ہیں جمع بہر تعزیت شب ہائے دیجور آج
مثال ہے مہر ہر ذرۂ راہِ عدم تاباں! ◆ چلے ہیں لے کے عزرائیل کس کی روح پر نور آج
تلاش گور کن ہے کس ملک سیرت کی تربت کو ◆ اترتے ہیں فلک سے قدسیاں بن کے مزدور آج
چھپا وہ کون سا جسم سراپا نور زیر خاک ◆ زمیں کے ذرہ ذرہ سے عیاں ہے جلوۂ طور آج
حسن رخصت ہو جائے دنیا سے مولانا رشید احمد ◆ انہیں کے واسطے گریاں ہیں آنکھیں دل ہے رنجور آج
جو کل تک وجہ بینائی تھی ہر اہل بصیرت کو ◆ وہی فردوس میں ہیں نور بخش دیدۂ حور آج
وہ تھے مطلب برار طالبانِ جلوۂ وحدت ◆ تمنا لائیں گے یہ پاس کس کے حسب دستور آج
ابھی تک روز و شب ہم خدمت اقدس میں رہتے تھے ◆ خبر بھی جا نہیں سکتی ہوئے وہ اس قدر دور آج
قیامت تک اب اہل دین کی ہر ایک مجلس میں ◆ رہے گا ذکر ہوتے کاش مولانائے مغفور آج

بتائی کہہ کے یہ ہاتف نے سالِ عیسوی و ہجری
چراغِ رہنمائے بابِ دین ہے دیکھ بے نور آج

وفات ۱۹۰۵ء مطابق ۱۳۲۳ھ

Scanned by CamScanner

مرثیہ حضرت حکیم الاسلامؒ

عارف باللہ حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب قاسمی دیوبندی نور اللہ مرقدہٗ
(سابق صدر مہتمم دارالعلوم دیوبند، خلیفہ مجاز حضرت تھانویؒ)

شیخِ زمن چلے ہو ہمیں چھوڑ کر کہاں
ہر سمت ظلمتوں کی گھٹائیں ہیں اب عیاں

اُف! آج کتنے سالم و اسلم اُداس ہیں ✦ غمگین اہل علم ہیں اعظم اُداس ہیں
سب اہل دیوبند مکرم اُداس ہیں ✦ جن و ملک اداس ہیں آدم اداس ہیں
آنسو بہا رہے ہیں زمیں اور آسماں
شیخِ زمن چلے ہو ہمیں چھوڑ کر کہاں

کشتی دیں کا آپ کو کیا ناخدا کہیں ✦ ہادی کہیں ہم آپ کو یا رہنما کہیں
شمع اُمم کہیں یا امام ہدیٰ کہیں ✦ محسن کہیں کریم کہیں پیشوا کہیں
ہر غنچۂ چمن ہے تمہارا ہی قدر داں
شیخِ زمن چلے ہو ہمیں چھوڑ کر کہاں

اے شیخ آج تم ہی فصیح اللساں تھے ✦ اخلاق کے نمونہ تھے، شیریں بیان تھے
تم مشفق و شفیق تھے بڑے مہربان تھے ✦ ہر شخص خاص و عام آپ کے قدر دان تھے
اب ہند میں نظیر تمہاری بھلا کہاں
شیخِ زمن چلے ہو ہمیں چھوڑ کر کہاں

تم قاسمؒ العلوم کے ایک نور عین تھے ✦ اشرف علیؒ کے قلب مبارک کے چین تھے
ہے تم ہی تو اک نورِ نگاہ حسین تھے ✦ اک صف میں عالموں کے تمہیں بین بین تھے
تھا ناز بزرگوں کو تم ہی پر بے گماں
شیخِ زمن چلے ہو ہمیں چھوڑ کر کہاں

Scanned by CamScanner

مضمحل ہمارا یہ دارالعلوم آج ✦ مٹکی سا ہے بے چارہ یہ دارالعلوم آج ہے
منتظر تمہارا یہ دارالعلوم آج ✦ روشن کرو خدا را یہ دارالعلوم آج ہے
غنچے ہیں خوں فشاں لب گل پر بھی ہے فغاں
شیخِ زمن چلے ہو ہمیں چھوڑ کر کہاں

جب آپ تھے چمن میں چمن پُر شباب تھا ✦ بے مثل، بے نظیر بڑا لا جواب تھا
گلشن میں رنگ ونور بڑا بے حساب تھا ✦ ہر شخص فیض علم سے بھی فیضیاب تھا
خوش رنگ باغ علم کا تجھ سے تھا باغباں
شیخِ زمن چلے ہو ہمیں چھوڑ کر کہاں

کیوں میکدہ میں آج وہ محفل سجی نہیں ✦ رندوں کی دھوم دھام بھلا کیوں مچی نہیں
کیا ہے تری صراحی میں ساقی بچی نہیں ✦ یا ہے شرابیوں کے دلوں میں رچی نہیں
سب ہی کچھ وہی ہے آج مگر وہ نہیں یہاں
شیخِ زمن چلے ہو ہمیں چھوڑ کر کہاں

اے شیخ آج کذب وسیاست کا دور ہے ✦ کینہ حسد کا، بغض وعداوت کا دور ہے
فتنہ فریب، مکر و بغاوت کا دور ہے ✦ انسانیت کی آج اہانت کا دور ہے
برق تپاں کی زد میں ہے آج اپنا گلستاں
شیخِ زمن چلے ہو ہمیں چھوڑ کر کہاں

طیبؒ کا کاش آج چمن میں ظہور ہو ✦ ورنہ بمثل شیخ کوئی ذی شعور ہو
پھر سے عطا چمن کو وہی رنگ ونور ہو ✦ یہ التجاء قبول خدایا ضرور ہو
دست دُعاء اٹھاتا ہوں اے مالک جہاں
شیخِ زمن چلے ہو ہمیں چھوڑ کر کہاں

محسن کی یہ دعا ہے الٰہی خبیر سے ✦ جو بھی مری زباں پہ ہو نکلے ضمیر سے
عقبیٰ میں یہ قریب ہو شیخ کبیر سے ✦ پھر حضرت رسولؐ کہیں مجھ فقیر سے
خدام شیخ ہم ہیں تمہارے ہی قدرداں
شیخِ زمن چلے ہو ہمیں چھوڑ کر کہاں

Scanned by CamScanner

فخرِ دیوبند

قصیدہ حضرت خطیب الاسلام

رئیس المحدثین استاذ العلماء حضرت مولانا محمد سالم صاحب قاسمی دیوبندی دامت برکاتہم
صدر مہتمم دارالعلوم وقف دیوبند و سابق استاذ تفسیر و حدیث دارالعلوم دیوبند
(از: مولانا قاری احسان محسن قاسمی مدظلہٗ)

تیری عظمتوں سے روشن یہ تمام انجمن ہے
تو چراغِ بزمِ دل ہے تو ہی رونقِ چمن ہے

اے صوفیِ زمانہ اے خزانۂ ولایت
تو ولی ہے، تو قطب ہے، تو ہی مرشدِ زمن ہے

تو امینِ معرفت ہے، تو نمونۂ سلف ہے
تو امامِ علمِ تقویٰ، تیری ذات ذوالمنن ہے

تیرے میکدہ میں ساقی نہ سبو نہ جام و مینا
جو تیری نظر سے پی لے وہی وقت کا حسن ہے

تیرا نام نامی سالمؔ تیری، شخصیت ہے کامل
تو فخرِ دیوبند ہے، تو ہی عظمتِ وطن ہے

تو ہی ماہر شریعت تو امامِ فلسفہ ہے
جو دلوں کا رخ بدل دے تو وہ صاحبِ سخن ہے

تیرا اہتمام افضل، تیرا انتظام اعلیٰ
تیری شخصیت مکمل، تیری ذات انجمن ہے

نانوتویؒ کی نسبت طیبؒ کے نور، نکہت
تو سلف کی آبرو ہے، تو انہیں کا عل[illegible] ہے

تیری ذات عارفانہ، تیری بات عالمانہ
ہے خیال محسنانہ کہ تو بزمِ انجمن ہے

ہماری قوم کا پُر درد المیہ

(از: جناب ڈاکٹر عدنان انور قاسمی نعمانی)

پھولوں میں بن کے حسنِ مسلّم رہے ہیں ہم ✦ تاروں میں بن کے نورِ مجسم رہے ہیں ہم
کل تک جہاں کے زخم کا مرہم رہے ہیں ہم ✦ خود آج اپنے دور کا درماں نہ بن سکے
اک نور بن کے نور میں قدغم رہے ہیں ہم ✦ شاہد ہیں ذرّے وادیٔ ایمن کے
بن کر دلوں میں عزمِ مصمّم رہے ہیں ہم ✦ آنکھوں میں آدمی کے رہے بن کے روشنی
عالم میں بن کے رہبرِ عالم رہے ہیں ہم ✦ رسوا ہم اپنے آپ ہوئے ورنہ ہم نشیں
دُنیا کے حق میں قایدِ اعظم رہے ہیں ہم ✦ ہم نے راہِ ترقی پر کیا ہے گامزن
سب کچھ تھا اپنا جب کہ منظم رہے ہیں ہم ✦ انور تھیں اپنے حصّے میں دنیا کی نعمتیں

جسے پینا نہیں آتا اسی کے ہاتھ میں جام آیا

(از: جناب ڈاکٹر کلیم عاجز، پٹنہ)

ترے ہاتھوں میں جب سے میکدہ کا انتظام آیا ✦ نہ وہ محفل جمی ساقی نہ پھر وہ دورِ جام آیا
نہ غنچوں نے کبھی پوچھا نہ پھولوں کا سلام آیا ✦ چمن کے ساتھ احسانِ رفاقت کچھ نہ کام آیا
ہمیں آگے رہے جب آزمائش کا مقام آیا ✦ وفاداروں میں گرچہ اور لوگوں کا بھی نام آیا
جسے پینا نہیں آتا اسی کے ہاتھ جام آیا ✦ الگ بیٹھے ہیں جو آدابِ مے نوشی سے واقف تھے
نہ شمعِ بزم یاد آئی نہ پروانوں کا نام آیا ✦ بہت تعریف ان کی، ان کی محفل کی ہوئی لیکن
اگر اربابِ فن کے سامنے تیرا کلام آیا ✦ بھرم کھل جائے گا عاجز تری نغمہ سرائی کا

Scanned by CamScanner

کوئی بزم ہو، کوئی انجمن......!

(از: جناب ڈاکٹر کلیم عاجز، پٹنہ)

مجھے اس کا کوئی گلہ نہیں کہ بہار نے مجھے کیا دیا ✦ تری آرزو تو نکال دی ترا حوصلہ تو بڑھا دیا
گو تم نے تیرے ہر اک طرح مجھے ناامید بنا دیا ✦ یہ میری وفا کا کمال ہے کہ نباہ کر کے دکھا دیا
کوئی بزم ہو کوئی انجمن یہ شعار اپنا قدیم ہے ✦ جہاں روشنی کی کمی ملی وہیں اک چراغ جلا دیا
تجھے اب بھی میرے خلوص کا نہ یقین آئے تو کیا کروں ✦ ترے گیسوؤں کو سنوار کر تجھے آئینہ بھی دکھا دیا
میری شاعری میں تیرے سوا کوئی ماجرا ہے نہ مدعا ✦ جو تیری نظر کا فسانہ تھا وہ میری غزل نے سنا دیا
یہ غریب عاجز بے وطن یہ غبار خاطرِ انجمن ✦ یہ خراب جس کے لئے ہوا اسی بے وفا نے بھلا دیا

ورنہ اتنی آگ کافی تھی زمانے کے لئے

(از: جناب ڈاکٹر کلیم عاجز، پٹنہ)

کیوں نہ آمادہ ہو وہ مجھ کو مٹانے کے لئے ✦ میری بربادی میں راحت ہے زمانے کے لئے
ہم کسے ڈھونڈھیں شریک غم بنانے کے لئے ✦ پھوٹنے کو ہیں غنچے مسکرانے کے لئے
وہ تو کہئے ہم نے رکھ لی آشیانے کے لئے ✦ ورنہ اتنی آگ کافی تھی زمانے کے لئے
بڑھ کے خود کانٹوں پہ رکھ دیں ہم نے اپنی انگلیاں ✦ اُس سراپا ناز کا دامن بچانے کے لئے

لہو شہیدوں کا

(از: جناب ڈاکٹر کلیم عاجز، پٹنہ)

گلوں کے سر تو ہمارے ہی فکر وفن سے اٹھے ✦ بہار ساتھ اٹھے گی جو ہم چمن سے اٹھے
جو کم نگاہ و تہی ذوق و تنگ دامن تھے ✦ سنا ہے بھر کے وہ جھولیاں چمن سے اٹھے
حدودِ دیر و حرم سے نکال دو اِن کو ✦ جو فتنے اٹھے انہی شیخ و برہمن سے اٹھے
رہے گا رنگ جما کر لہو شہیدوں کا ✦ یہ داغ وہ نہیں جو اُن کے پیرہن سے اٹھے
اس انتظار میں بیٹھی ہے وقت کی شیریں ✦ کہ کوہ کن کوئی پھر خاکِ کوہکن سے اٹھے
کلیجہ خون کیا جن کی انجمن کے لئے ✦ کلیجہ تھام کے ہم اُن کی انجمن سے اٹھے

Scanned by CamScanner

ہندوستان

(از: جناب مولانا ظفر علی خاں" مدیر روزنامہ "زمیندار" لاہور)

ناقوس سے غرض ہے نہ مطلب اذاں سے ہے ✦ مجھ کو اگر ہے عشق تو ہندوستاں سے ہے
تہذیبِ ہند کا نہیں سرچشمہ گر ازل ✦ یہ موجِ رنگ رنگ پھر آئی کہاں سے ہے
ذرّے میں روشنی ہے تو اس خاکِ پاک سے ✦ سورج میں روشنی ہے تو اس آسماں سے ہے
ہے اس کے دم سے گرمیٔ ہنگامۂ جہاں ✦ مغرب کی ساری رونق اسی اک دکاں سے ہے

قصرِ آزادی

(از: معروف قلم کار مولانا ظفر علی خاں")

زندہ باش اے انقلاب! اے شعلۂ فانوسِ ہند ✦ گرمیاں جس کی فروغِ منقلِ جاں ہو گئیں
بستیوں پر چھا رہی تھی موت کی خاموشیاں ✦ تو نے صور اپنا جو پھونکا محشرستاں ہو گئیں
جن بلاؤں سے گھرے رہتے تھے صبح و شام ہم ✦ تیرے آتے ہی وہ انگریزوں کی درباں ہو گئیں
جتنی بوندیں تھیں شہیدانِ وطن کے خون کی ✦ قصرِ آزادی کی آرائش کا ساماں ہو گئیں
مرحبا! اے نو گرفتارانِ بیدادِ فرنگ ✦ جن کی زنجیریں خروش افزائے زنداں ہو گئیں
زندگی ان کی ہے، دین اُن کا ہے، دنیا اُن کی ہے ✦ جن کی جانیں قوم کی عزت پہ قرباں ہو گئیں

انصاف

(از: جناب اقبال صابری دیوبندی")

قتل کا حکم ہی جب ظلِ الٰہی دیں گے
لوگ پھر کیسے مرے حق میں گواہی دیں گے
عدل و انصاف کا دروازہ کھلے گا جب تک
میرے دشمن مجھے سولی پہ چڑھا ہی دیں گے

عرب کے شہنشاہوں سے خطاب

(از: جناب جوہر کانپوری)

اب فقط شور مچانے سے نہیں کچھ ہوگا ✦ صرف ہونٹوں کو ہلانے سے نہیں کچھ ہوگا
زندگی کے لئے بے موت ہی مرتے کیوں ہو ✦ اہل ایماں ہو تو شیطان سے ڈرتے کیوں ہو
تم بھی محفوظ کہاں اپنے ٹھکانے پر ہو ✦ بعد بغداد تم ہی لوگ نشانے پر ہو
سارے غم سارے گلے شکوے بھلا کر اٹھو ✦ دشمنی جو بھی ہے آپس کی مٹا کر اٹھو
اب اگر ایک نہ ہو پائے تو مرجاؤ گے ✦ خشک پتوں کی طرح تم بھی بکھر جاؤ گے
اپنے شہروں میں لعینوں کو ٹھہرنے مت دو ✦ لشکر کفر کو ساحل پہ اترنے مت دو
خود کو پہچانو کہ تم لوگ وفا والے ہو ✦ مصطفیٰ والے ہو، مؤمن ہو، خدا والے ہو
کفر کو توڑ دو ٹوٹی ہوئی شمشیر کے ساتھ ✦ تم نکل آؤ اگر نعرۂ تکبیر کے ساتھ
اپنے اسلاف کی تاریخ الٹ کر دیکھو ✦ اپنا گذرا ہوا ہر دور پلٹ کر دیکھو
تم پہاڑوں کا جگر چاک کرلیا کرتے تھے ✦ تم تو دریاؤں کا رخ موڑ دیا کرتے تھے
درِ خیبر کو اکھاڑا تھا تمہیں یاد نہیں ✦ تم نے باطل کو پچھاڑا تھا، تمہیں یاد نہیں
کیا تمہیں یاد نہیں ظلم مٹانے کے لئے ✦ امن وانصاف کی اک شمع جلانے کے لئے
پھرتے رہتے تھے شب روز بیابانوں میں ✦ زندگی کاٹ دیا کرتے تھے میدانوں میں
رہ کے محلوں میں ہر اک آیت حق بھول گئے ✦ عیش وعشرت میں پیمبرؐ کا سبق بھول گئے
امنِ عالم کے امیں آؤ، کہ بدلی چھائی ✦ خواب سے جاگو یہ بغداد سے آواز آئی
آج اک مردِ مجاہد نے پکارا ہے تمہیں ✦ آؤ میدان میں خالدؓ نے پکارا ہے تمہیں
ٹھنڈے کمرے حسیں محلوں سے نکل کر آؤ ✦ پھر سے تپتے ہوئے صحراؤں میں چل کر آؤ
اپنے قدموں پہ زمانہ کو جھکانا ہے تمہیں ✦ نام ہر دشمن ایماں کا مٹانا ہے تمہیں
لے کے اسلام کے لشکر کی ہر اک خوبی اٹھو ✦ اپنے سینے میں لئے جذبۂ ایوبیؒ اٹھو
راہِ حق میں بڑھو، سامان سفر کا باندھو ✦ تاج ٹھوکر پہ رکھو، سر پہ عمامہ باندھو

Scanned by CamScanner

اردو پرچمِ بغاوت

(از: جناب کمالؔ جائسی)

میں زمانے کی ستائی ہوئی ٹھکرائی ہوئی ◆ شہرِ تہذیب تک آئی ہوئی مری قدر کرو
کوچۂ ظلم سے ہو کر سرِ بازارِ ستم ◆ جنسِ تعمیر بھی لائی ہوں مری قدر کرو
دیوتا جبر و تشدد کے نہ جانے کب سے ◆ میرے نغموں کے پرستار ہیں شیدائی ہیں
امن اور صلح کے بادل جو اٹھے ہیں ہر سمت ◆ گوپیاں بربطِ تخئیل پہ لہرائی ہیں
میں نے پیکنگ میں یہ جا کے کہا ہے اکثر ◆ امن کے شہر پہ تم وار کیا کرتے ہو
خونِ مظلوم اُڑائے گا شرافت کا مذاق ◆ نسلِ آدم کو جو بیزار کیا کرتے ہو
میں نے لندن کے حسینوں کو ادا بخشی ہے ◆ میں نے کشمیر کی رعنائی و رنگینی میں
ارضِ بنگال کے جادو کی بھی کھائی ہے قسم ◆ فلسفہ جب بھی کبھی ذہنوں کو بہکانے لگا
میں ہی نانک کی صداقت کی طرف دار رہی ◆ عظمتِ مریم و سیتا کا جو آیا ہے سوال
میں ہی گمراہ عقیدوں کی نگہدار رہی ◆ مجھ سے شاہانِ اودھ پیار کیا کرتے تھے
میں نے مخلوق میں جگہ پائی تھی رانی کی طرح ◆ یوسفِ وقت کے آئینہ و رعنائی میں
میں سنورتی تھی زلیخا کی جوانی کی طرح ◆ آج میں کوچہ و بازار میں رسوا ہی سہی
آج اربابِ محبت کو ندامت کیوں ہے ◆ میرے دل دادہ وفا ساحر و آزاد ہوئے
آج یہ دیکھ کے ہر چشم کو حیرت کیوں ہے ◆ آج کرسیِ وزارت کے نئے مہرے بھی
ذکر میرا ہی کیا کرتے ہیں ایوانوں میں ◆ ان کو جب میری تباہی کا خیال آتا ہے
مضمحل ملتے ہیں غیرت کے شبستانوں میں ◆ میں کہ ”اردو“ ہوں بغاوت کا لئے پرچمِ نو
ذہنوں میں نقش کی صورت میں ابھر جاؤں گی ◆ اِن تعصب کے دہکتے ہوئے انگاروں کو
روند کر جانبِ منزل میں گذر جاؤں گی ◆ یاد رکھے گا زمانہ میں وہ کام کر جاؤں گی

Scanned by CamScanner

قطعات

(از: جناب اقبال صابری دیوبندیؒ)

میں اُن کا نقش پا چوموں کہ سنگِ آستاں پہلے
بتادے کوئی لازم ہے مجھے سجدہ کہاں پہلے
ارے او نامرادِ عشق رسائی تو ہوتی تھی
بھڑکتی ہے کہیں جب آگ اٹھتا ہے دھواں پہلے

✦

دل کے ارمانوں کی تکمیل نہ ہونے پائی
یہ وہ اُمت ہے جسے کوئی پیمبر نہ ملا
جھک کے ملنا پڑا اُس شخص سے آخر مجھ کو
جب کوئی شخص میرے قد کے برابر نہ ملا

✦

وہ اپنے جرم کو کہتا ہے سربلندی ہے
یہ وسوسہ تو، اُسے خاک میں ملا دے گا
تو کس سے مانگ رہا ہے صلہ وفاؤں کا
جو خود ازل سے بھکاری ہے تجھ کو کیا دے گا

✦

بے بسی کیسے مراحل میں گذر کرتی ہے
آئینہ خانوں سے باہر ذرا آکر دیکھو
انگلیاں میرے بزرگوں پہ اٹھانے والو
اپنے اجداد کی تاریخ اٹھا کر دیکھو

Scanned by CamScanner

ترانہ دار العلوم دیوبند

(نتیجہ فکر: حضرت مولانا ریاست علی صاحب ظفر بجنوری، استاذ حدیث دار العلوم دیوبند)

یہ علم و ہنر کا گہوارہ، تاریخ کا وہ شہ پارہ ہے
ہر پھول یہاں اک شعلہ ہے، ہر سرو یہاں مینارہ ہے

خود ساقیِ کوثر نے رکھی میخانے کی بنیاد یہاں
تاریخ مرتب کرتی ہے، دیوانوں کی روداد یہاں

جو وادیٔ فاراں سے اٹھی، گونجی ہے وہی تکبیر یہاں
ہستی کے صنم خانوں کے لیے ہوتا ہے حرم تعمیر یہاں

برسا ہے یہاں وہ ابر کرم، اُٹھا تھا جو سوئے یثرب سے
اس وادی کا سارا دامن سیراب ہے جوئے یثرب سے

کہسار یہاں دب جاتے ہیں، طوفان یہاں رک جاتے ہیں
اس کاخِ فقیری کے آگے شاہوں کے محل جھک جاتے ہیں

ہر بوند ہے جس کی امرت جل، یہ بادل ایسا بادل ہے
سو ساگر جس سے بھر جائیں یہ چھاگل ایسا چھاگل ہے

مہتاب یہاں کے ذرّوں کو ہر رات منانے آتا ہے
خورشید یہاں کے غنچوں کو ہر صبح جگانے آتا ہے

یہ صحن چمن ہے برکھا رُت، ہر موسم ہے برسات یہاں
گل بانگِ سحر بن جاتی ہے، ساون کی اندھیری رات یہاں

اسلام کے اس مرکز سے ہوئی تقدیس عیاں آزادی کی
اس بامِ حرم سے گونجی ہے، سو بار اذاں آزادی کی

Scanned by CamScanner

اس وادیٔ گل کا ہر غنچہ، خورشید جہاں کہلایا ہے
جو رند یہاں سے اٹھا ہے، وہ پیر مغاں کہلایا ہے

جو شمع یقین روشن ہے یہاں وہ شمع حرم کا پرتو ہے
اس بزم ولی اللہیؒ میں تنویر نبوت کی ضوء ہے

یہ مجلس مے وہ مجلس ہے، خود فطرت جس کی قاسمؒ ہے
اس بزم کا ساقی کیا کہیے، جو صبح ازل سے قائم ہے

جس وقت کسی یعقوبؒ کی لے اس گلشن میں بڑھ جاتی ہے
ذرّوں کی ضیاء خورشید، جہاں کو ایسے میں شرماتی ہے

عابدؒ کے یقین سے روشن ہے سادات کا سچا صاف عمل
آنکھوں نے کہاں دیکھا ہوگا اخلاص کا ایسا تاج محل

یہ ایک صنم خانہ ہے جہاں محمودؒ بہت تیار ہوئے
اس خاک کے ذرّے ذرّے سے کس درجہ شرر بیدار ہوئے

ہے عزم حسینؒ احمد سے بپا ہنگامۂ گیر و دار یہاں
شاخوں کی لچک بن جاتی ہے باطل کے لیے تلوار یہاں

رومیؒ کی غزل رازیؒ کی نظر، غزالیؒ کی تلقین یہاں
روشن ہے جمالِ انورؒ سے پیمانۂ فخر الدینؒ یہاں

ہر رند ہے ابراہیمؒ یہاں، ہر میکش ہے اعزازؒ یہاں
رندانِ ہدیٰ پر کھلتے ہیں تقدیسِ طلب کے راز یہاں

ہیں کتنے عزیزؒ اس محفل کے انفاسِ حیات افروز ہمیں
اس سازِ معانی کے نغمے دیتے ہیں یقین کا سوز ہمیں

طیبہ کی مۓ مرغوبؒ یہاں دیتے ہیں سفال ہندی میں
روشن ہے چراغ نعمانیؒ اس بزمِ کمال ہندی میں

Scanned by CamScanner

خالق نے یہاں ایک تازہ حرم اس درجہ حسیں بنوایا ہے
دل صاف گواہی دیتا ہے یہ خلد بریں کا سایہ ہے
اس بزمِ جنوں کے دیوانے ہر راہ سے پہنچے یزداں تک
ہیں عام ہمارے، افسانے دیوارِ چمن سے زنداں تک
سو بار سنوارا ہے ہم نے، اس ملک کے گیسوئے برہم کو
یہ اہلِ جنوں بتلائیں گے، کیا ہم نے دیا ہے عالم کو
جو صبح ازل میں گونجی تھی، فطرت کی وہی آواز ہیں ہم
پروردۂ خوشبو غنچے ہیں، گلشن کے لیے اعجاز ہیں ہم
اس برقِ تجلی نے سمجھا، پروانۂ شمعِ نور ہمیں
یہ وادیٔ ایمن دیتی ہے، تعلیم کلیمِ طور ہمیں
دریائے طلب ہوجاتا ہے ہر میکش کا پایاب یہاں
ہم تشنہ لبوں نے سیکھے ہیں مے نوشی کے آداب یہاں
بلبل کی دعا جب گلشن میں فطرت کی زباں ہوجاتی ہے
انوارِ حرم کی تابانی، ہر سمت عیاں ہوجاتی ہے
ہر موج یہاں ایک دریا ہے، اک ملت ہے ہر فرد یہاں
گونجا ہے ابد تک گونجے گا آوازۂ اہلِ درد یہاں
امدادؒ و رشیدؒ و اشرفؒ کا یہ قلزمِ عرفاں پھیلے گا
یہ شجرۂ طیبؒ پھیلا ہے تا وسعتِ امکاں پھیلے گا
خورشید یہ دین احمدؐ کا، عالم کے افق پر چمکے گا
یہ نور ہمیشہ چمکا ہے، یہ نور برابر چمکے گا
یوں سینۂ گیتی پر روشن، اسلاف کا کردار ہے
آنکھوں میں رہیں انوارِ حرام، سینہ میں دل بیدار رہے

Scanned by CamScanner

ترانہ دارالعلوم وقف دیوبند

(از: مولانا رئیس احمد کاشفؔ بھوجپوری)

یہ مرکزِ علم قرآنی سرچشمۂ فکرِ ایمانی ◆ ہر صبح یہاں کی کیف آگیں، ہر شام ہے جس کی رحمانی

یہ گلشنِ دینِ احمدؐ کی ہے بادِ نسیم روح افزا ◆ آغوش میں جس کے کھلتے ہیں، اسرارِ علومِ ربانی

انوارِ ولی اللّٰہی سے ہر شمع یہاں کی روشن ہے ◆ ہر گام اجالا جس کا ہے، ہر سمت ہے جس کی تابانی

یہ علمِ نبی کا پودا، جو مرہونِ حضرت قاسمؒ ہے ◆ ممنونِ رشیدؒ و عابدؒ ہے، یہ فصلِ بہارِ یزدانی

محمودؒ، حبیبؒ و اشرفؒ ہیں، جس کے نگیں تابندہ ◆ اور جس کے جمالِ انورؒ سے، یہ بزم ہے ساری نورانی

سالمؒ ہیں یہاں پر سایہ فگن، انجمؒ یہاں کی پاک فضا ◆ ہر وقت فرشتے کرتے ہیں، اس گلشنِ دیں کی نگرانی

نازاں ہے چمن کا ہر بلبل، اس نطق و بیانِ انظرؒ پر ◆ شعلوں کی لپک شبنم کی نمی، تقریر ہے جس کی برہانی

خورشیدِ علومِ دین سے یہاں، ہر صبح منور ہوتی ہے ◆ ہر شام یہاں پر ہوتی ہے، تقسیمِ نعیمؒ یزدانی

فطرت ہے سعیانؒ غنچوں کی، چٹکیں گے کھلیں گے مہکیں گے ◆ خوشبو یہ جہاں تک پھیلے گی ہو جائے گی حق کی سلطانی

ہر دم ہے بپا یہاں دیوانوں میں بس عزم و عمل کا ہنگامہ ◆ ہمت سے اٹھے جرأت سے بڑھے باطل کی کوئی ہو طغیانی

میخانہ فیضِ قاسمؒ کا، جاری یہ ہمیشہ دور رہے ◆ ہیں طیبؒ و طاہرؒ ساقی جس کے اور جس کا نشہ ہے روحانی

ظلمت کی گھنی، چھاؤں میں اسلام کی شمع جلائیں گے ◆ ہے کاشفؔ رازِ اسلامی یہ مرکزِ علم روحانی

علماء دین زندہ باد (از: جناب دل خیرآبادی)

دہشت گردی مردہ باد ◆ علمائے دین زندہ باد

دہشت ہے مقصد جن کا، اس کو ہدایت دے مولیٰ ◆ یا ان کو کردے برباد، دہشت گردی مردہ باد

جن کا کوئی دھرم نہیں، پتھر دل ہے نرم نہیں ◆ وہ شیطان کی ہے اولاد، دہشت گردی مردہ باد

علمائے دیوبند کا کام امن و قوت کا پیغام ◆ محکم عزم و جگر فولاد، دہشت گردی مردہ باد

تم نے جہاں بانٹے ترشول، پیار کے ہم نے بانٹے پھول ◆ گلشن ہے ہم سے آباد، دہشت گردی مردہ باد

کیا ہم آج ہیں کیا تھے کل بھولے ہیں اپنوں کا عمل ◆ غیروں کی سیرت ہے یاد، دہشت گردی مردہ باد

Scanned by CamScanner

ترانہ جامعہ مظاہر علوم سہارنپور

(از: مولانا واصف صاحب نظامی مظاہریؒ)

یہ علم و ہنر کا گہوارہ یہ رشد و ہدایت کا مخزن
ضو باری نور احمد سے ہے اس کا ہر اک ذرہ روشن
تاریخ مظاہر کیا کہئے شفاف ہے مثل آئینہ
تنویر حرم کی پرتو سے معمور ہوا اس کا سینہ
اس مرکز دین و دانش میں خورشید یقیں کے ڈھلتے ہیں
اس محفل علم و عرفاں میں تقدیس کے ساغر چلتے ہیں
اُبھرا تھا جو ارض بطحا سے، ہے گونج اسی نغمے کی یہاں
جو غار حرا میں چمکا تھا، ہے آنچ اسی شعلے کی یہاں
ہر غنچہ و گل نے پائی ہے توحید رسالت کی خوشبو
فطرت کی سحر انگیزی نے پھونکا ہے تصور کا جادو
ہے بزم ولی اللہیؒ سا انداز حسیں اس محفل میں
اسرار حکم ذہنوں پہ کھلے اس رشد و عمل کی منزل میں
تعلیم حدیث و قرآں میں ہیں سیرت سازی کے
اطوار یہاں ہیں رومیؒ کے انداز یہاں ہیں رازیؒ کے
صدیقیؓ صفا، عثمانیؓ حیا اور سوز بلالیؓ ہے اس میں
تقویٰ و طہارت نعمانیؒ، تلقین غزالیؒ ہے اس میں
خوش بخت سعادتؒ نے رکھی بنیاد حسیں اس مخزن کی
پھر مظہرؒ و احمدؒ نے اس کو دولت بخشی علم و فن کی
امدادؒ و رحیمؒ و قادر کا ہے خانقاہی انداز یہاں
کھلتا ہے رشیدؒ و اشرفؒ کے ہر علم و عمل کا راز یہاں

Scanned by CamScanner

ہے اور رہے گا، یوں ہی سدا اس باغ پہ فضل رحمانی
عبدالرحمٰنؒ و ظفرؒ نے بھی فرمائی ہے اس کی نگرانی

گلزار کھلا کے وحدت کے وہ مردِ جلیلؒ اس میں گزرا
اصنام جہالت توڑے ہیں جس نے وہ خلیلؒ اس میں گزرا

اس باغ میں لطف لطفیؒ سے ہر گل نے لطافت پائی ہے
غنچوں نے سعیدیؒ شفقت سے کھلنے کی سعادت پائی ہے

ضو علم و لیاقت کی پھیلی اور جہل دلوں سے محو ہوا
صدیقؒ سا مستانہ دیکھو یہاں آ کے امام النحو ہوا

فیضانِ نگاہِ اسعدؒ سے سب ساغر باطل ٹوٹ گئے
اور بادۂ علم و عرفاں کے اس بزم میں سوتے پھوٹ گئے

ساقی ہے یہاں کا زکریاؒ یہ بزمِ بزمِ عرفاں ہے
جو علم حدیث نبوی کا اک ماہر و شیخ دوراں ہے

الیاسؒ و محمد یوسفؒ اور انعامؒ کی آنکھوں کا تارا
ایوبؒ کو بھی ہے دل سوا، محمودؒ کو ہے جاں سے پیارا

اب مفتی مظفرؒ کی دم سے آئی بہار اس گلشن میں
شاداب ہے ہر اک غنچہ و گل ہے تازہ بہار اس گلشن میں

عالم بھی یہاں، عامل بھی یہاں، عابد بھی یہاں، زاہد بھی یہاں
بیباک مناظر بھی ہیں یہاں، شاعر بھی یہاں، ناقد بھی یہاں

جاری رہے یہ سرچشمۂ دیں، قرآں کی تجلی کا دھارا
تابندہ رہے، رخشندہ رہے، یہ نورِ ہدیٰ کا مینارا

یہ گلشن دین مصطفویؐ دنیا میں یوں ہی شاداب رہے
اس قلزم نور یزداں سے تا حشر جہاں سیراب رہے

Scanned by CamScanner

مسلم نوجوانوں کا ترانہ

(از: حضرت مولانا افضال الحق صاحب جوہر قاسمی اعظمی)

وہ چاہتے ہیں کہ پھولوں میں رنگ و بو نہ رہے
رہیں چمن میں عنادل تو آبرو نہ رہے
زباں رہے تو یہ اندازِ گفتگو نہ رہے
دل و دماغ میں سب کچھ ہو آرزو نہ رہے
کہیں خلل نہ پڑے ان کی کج کلاہی میں
کوئی کلیم نہ آجائے اس خدائی میں

مگر یہ حکم دل و جاں پہ چل نہیں سکتا
یہ باغ تیری امیدوں کا پھل نہیں سکتا
ترا چراغ مرے گھر میں جل نہیں سکتا
میں عمر بھر ترے سانچے میں ڈھل نہیں سکتا
وہ اور ہوں گے تری دھن پہ ناچنے والے
ہمیں نہ چھیڑ کہ ہم ہیں کسی کے متوالے

وہ نور جس سے ہر اک گھر میں روشنی آئے
وہ ذات جس سے ہر اک باکمال شرمائے
وہ ہاتھ جس نے غریبوں کو تاج پہنائے
وہ آنکھ جس سے شہنشاہیت لرز جائے
یہ صبح و شام، یہ کون و مکاں یہ باغ و بہار
یہ کائنات محمدؐ کی آبرو پہ نثار

M. A. Pdf

Scanned by CamScanner

مرا چراغ تو نمرود بھی نہ بجھا نہ سکا
مری اُٹھان کو فرعون بھی دبا نہ سکا
مرے نقوش بوجہل بھی مٹا نہ سکا
سرورِ عشق کبھی تلخیوں سے جا نہ سکا
مٹا کے ظلمت اوہام روشنی کی طرح
رہے ہیں سارے زمانے میں زندگی کی طرح
جو غم سے جو گھبرائے زندگی کیا ہے
نہ پائے لذتِ غم وہ بھی آدمی کیا ہے
جو کانپ جائے اندھیروں سے روشنی کیا ہے
جو مر مٹے نہ کسی پہ تو عشق ہی کیا ہے
دیا ہے سیلِ حوادث کو راستہ میں نے
عطا کیا ہے زمانے کو حوصلہ میں نے

شعلوں کی طرف مت جاؤ

(از: جناب جوہر کانپوری)

آؤ نفرت کے چراغوں کو بجھا کر رکھ دو ✦ کعبہ و کاشی کے جھگڑوں کو مٹا کر رکھ دو
بے سبب دنگوں فسادوں کی طرف مت جاؤ ✦ ہوش میں آؤ، کہ شعلوں کی طرف مت جاؤ
مذہبی جھگڑا نہیں، آج یہ سرکاری ہے ✦ سازش وقت کو سمجھنا ہی سمجھداری ہے
جان لیتا نہیں، اس جان کو دینا سیکھو ✦ لوٹنا چھوڑو لٹانے کا سلیقہ سیکھو
جن سے روشن ہو جہاں ایسے اُجالے لے آؤ ✦ دُکھ اٹھا کر بھی خوشی بانٹنے والے بن جاؤ
رام والے ہو تو بن باس نظر میں رکھو ✦ کربلا والے ہو تو، پیاس نظر میں رکھو

(از: جناب جوہر کانپوری)

اگر دنیا کی عظمت کو گوارہ کرلیا ہوتا ✦ تو جانے کتنے سجدوں کا خسار کرلیا ہوتا
تمہاری بے وفائی میں تڑپ کر یوں نہیں مرتے ✦ اگر ملنے سے پہلے استخارہ کرلیا ہوتا

Scanned by CamScanner

ترانۂ مسلمانانِ ہند

(حیدر لاری)

کٹتے ہی رہے بستی میں ہم راہبروں کی
آنکھوں میں سلائیں رہی ہم دیدہ وروں کی
کچلی گئی عزت تو ہمارے ہی گھروں میں
کاٹی گئی فصلیں تو ہمارے ہی سروں کی

اس دیش میں برسوں سے پریشان ہیں ہم لوگ
بس جرم ہے اتنا کہ مسلمان ہے ہم لوگ
سرحد پہ جما ہے، جو لہو دے گا گواہی
ہم سچے مسلمان تھے جوتے سپاہی

دشمن کی لیا ہے تم نے سدا پشت پناہی
نیلام کیا رازوں اور لائے تباہی
مسلم کبھی بوفورس کا سودا نہیں کرتے
ایمان تمہاری طرح بیچا نہیں کرتے

تم نے تو سدا ہند کو کنگال کیا ہے
مغلوں نے اسے عزم سے ٹکسال کیا ہے
اجمل نے ظفر نے اسے اقبال کیا ہے
ٹیپو نے لہو دے کے اسے لال کیا ہے

تم تھک گئے ہم نے کبھی ہمت نہیں ہاری
بتلاؤ یہ دھرتی ہے تمہاری یا ہماری

Scanned by CamScanner

ترانۂ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ

(از مشہور شاعر جناب مجاز لکھنوی)

یہ میرا چمن، ہے میرا چمن، میں اپنے چمن کا بلبل ہوں
سرشار نگاہ نرگس ہوں، یا بستہ گیسوئے سُنبل ہوں

جو طاق حرم میں روشن ہے، وہ شمع یہاں بھی جلتی ہے
اس دشت کے گوشے گوشے سے اک جوئے حیات اُبلتی ہے

یہ دشت جنوں دیواروں کا، یہ بزم وفا پروانوں کی
یہ شہر طرب رومانوں کا، یہ خلد بریں ارمانوں کی

فطرت نے سکھائی ہے ہم کو افتاد یہاں، پرواز یہاں
گائے ہیں وفا کے گیت یہاں، چھیڑا ہے جنوں کا ساز یہاں

اس بزم میں تیغیں کھینچی ہیں، اس بزم میں ساغر توڑے ہیں
اس بزم میں آنکھ بچھائی ہے، اس بزم میں دل تک جوڑے ہیں

ہر شام ہے شام مصر یہاں، ہر شب ہے شب شیراز یہاں
ہے سارے جہاں کا سوز یہاں اور سارے جہاں کا ساز یہاں

ذرّات کا بوسہ لینے کو سو بار جھکا آکاش یہاں
خود آنکھ سے ہم نے دیکھی ہے، باطل کی شکست فاش یہاں

یہ میرا چمن، ہے میرا چمن، میں اپنے چمن کا بلبل ہوں

جو ابر یہاں سے اٹھے گا وہ سارے جہاں پر برسے گا
ہر جوئے رواں پر برسے گا، ہر کوہ گراں پر برسے گا
ہر سرد شمن پر برسے گا، ہر دشت و دمن پر برسے گا

خود اپنے چمن پر برسے گا، غیروں کے چمن پر برسے گا
ہر شہر طرب پر گرجے گا، ہر قصر طرب پر کڑکے گا

یہ ابر ہمیشہ برسا ہے، یہ ابر ہمیشہ برسے گا
یہ ابر ہمیشہ برسا ہے، یہ ابر ہمیشہ برسے گا
برسے گا برسے گا برسے گا برسے گا

غلامی کا طوق اتار پھینکو

(از: جناب افسر حسین زاہدی)

نثار ملک پہ ہو جا کہ زندگی ہے یہی ◆ وقار قوم کا قائم ہو تو رہے نہ رہے
نہ گھٹنے پائے کسی طرح آبروئے وطن ◆ نہ کر غم اس کا تری آبرو رہے نہ رہے
اتار پھینک غلامی کا طوق گردن سے ◆ بلا سے اس میں سلامت گلو رہے نہ رہے
جدا کبھی بھی نہ ہو آرزوئے آزادی ◆ دلوں میں اور کوئی آرزو رہے نہ رہے
دلوں میں غم میں بہا اشکِ خوں تو بہتر ہے ◆ تری رگوں میں رواں پھر لہو رہے نہ رہے
جہاں میں چاہئے کچھ تجھ کو قوتِ بازو ◆ نمودِ شوکت و شانِ عدو رہے نہ رہے

میرے اللہ

(از: اقبال صابری دیوبندی)

میرے اللہ مجھے زیر و زبر مت کرنا ◆ میرا خیرات کے ٹکڑوں پہ گذر مت کرنا
ایسے جینے سے تو مرجانا ہی بہتر اے دوست ◆ زیست مانگے ہوئے سانسوں پہ بسر مت کرنا
ہم کو آزادی نے کیا کچھ نہیں بخشا بیٹا! ◆ اب کوئی معرکہ ایسا ہو تو سر مت کرنا
میں تو حق بات کو حق بات کہے جاؤں گا ◆ تیری مرضی ہے عنایت کی نظر مت کرنا
جانے پردے میں کیا حادثہ پیش آجائے ◆ میری حالت کی مری ماں کو خبر مت کرنا

Scanned by CamScanner

ترانۂ ہندی

(از: شاعر اسلام ڈاکٹر علامہ محمد اقبالؒ)

سارے جہاں سے اچھا ہندوستاں ہمارا
ہم بلبلیں ہیں اس کی، یہ گلستاں ہمارا
غربت میں ہوں اگر ہم، رہتا ہے دل وطن میں
سمجھو وہیں ہمیں بھی، دل ہو جہاں ہمارا
پربت وہ سب سے اونچا، ہم سایہ آسماں کا
وہ سنتری ہمارا، وہ پاسباں ہمارا
گودی میں کھیلتی ہیں، اس کی ہزاروں ندیاں
گلشن ہے جن کے دم سے، رشک جناں ہمارا
اے آب رود گنگا، وہ دن ہے یاد تجھ کو
اُترا ترے کنارے، جب کارواں ہمارا
مذہب نہیں سکھاتا آپس میں بیر رکھنا
ہندی ہیں ہم، وطن ہے ہندوستاں ہمارا
یونان ومصر وروما، سب مٹ گئے جہاں سے
اب تک مگر ہے باقی، نام و نشاں ہمارا
کچھ بات ہے کہ ہستی مٹتی نہیں ہماری
صدیوں رہا ہے دشمن، دور زماں ہمارا
اقبالؔ کوئی محرم اپنا نہیں جہاں میں
معلم کیا کسی کو درد نہاں ہمارا

Scanned by CamScanner

دعا

(از: جناب شمس دیوبندی)

یہی آرزو یہی شوق ہو یہ جنون یوں ہی عطا رہے
مرے دل میں یادِ خدا رہے مرے لب پہ صلِّ علیٰ رہے

نہ زبان و دل سے ہوں لغزشیں نہ اِدھر اُدھر یہ نظر اٹھے
یہ دعا ہے نعتِ رسول کا مجھے نشہ یوں ہی چڑھا رہے

مجھے ہو اگر تو ہو فکرِ دیں ہو یہی گماں ہو یہی یقیں
مرے نفسیات کا سلسلہ ترے نام ہی سے جڑا رہے

یہ حیات و موت کی بات کیا مری صبح کیا مری رات کیا
فقط آخرت ہی کا خوف بس مرے ذہن و دل میں بسا رہے

نہ قدم اٹھیں نہ نظر ہٹے کبھی مصطفیؐ کے دیار سے
یونہی دست بستہ کھڑا رہا رہوں یہی حال میرا سدا رہے

درِ مصطفیٰ کے سوا مجھے کسی اور در کی طلب نہ ہو
یہی آرزو مرے دل میں ہو یہی لب پہ میرے دعا رہے

دعاء

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ
وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

یااللہ ہم لوگوں کے گناہوں کو معاف فرما، یااللہ ہم لوگوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلنے والا بنا، یااللہ ہم لوگوں کو علم وعمل سے نواز دے، یااللہ ہم لوگوں کو دین کی حفاظت کرنے والا بنا، یااللہ ہم لوگوں کو دین کا داعی بنا، یااللہ ہم لوگوں کو ختم نبوت کی حفاظت کرنے والا بنا، یااللہ ہم لوگوں کے دلوں کے اندر ایک ایسی بات ڈال دے کہ باطل فرقوں کو زیر کرسکیں، یااللہ پورے عالم کی مساجد و مدارس کی حفاظت فرما، یااللہ تمام مساجد و مدارس کو تاقیامت قائم رکھ، یااللہ ایمان والوں کی حفاظت فرما، یااللہ ایمان والوں کی عزتوں کو بچا، یااللہ ایمان والوں کی چہار جانب سے حفاظت فرما، یااللہ تمام مومن ومومنہ کی حفاظت فرما اور تمام برائیوں سے نجات دے، یااللہ والدین کی خدمت و عزت کرنے والا بنا، یااللہ اساتذہ کرام کی خدمت وعزت کرنے والا بنا، یااللہ بڑوں کی عزت کرنے والا بنا، یااللہ ہم لوگوں کے دلوں کے اندر سے تکبر وعداوت کو خارج فرما، یااللہ ہر اس چیز سے ہم لوگوں کو نجات دے جس سے تیری ناراضگی ہوئی ہے، یااللہ ایمان والوں کے دلوں کے اندر اتحاد واتفاق پیدا فرما، یااللہ ایمان والوں کو ہر ایک فتنہ وفساد سے نجات دے، یااللہ علماء کرام کی جو ذمہ داریاں ہیں ان کو بحسن وخوبی انجام دینے کی توفیق بخش، یااللہ جب بھی ہم لوگوں کا خاتمہ ہو تو کلمہ توحید پر ہو، یااللہ ہم لوگوں کو کچھ نہیں چاہئے، فقط تیری رضا چاہئے، یااللہ اس کتاب کو ہمارے لئے نجات کا ذریعہ بنا اور ہمارے والدین کے گناہوں کو معاف فرما، یااللہ ہمیں نائب رسول بنا، یااللہ اس کتاب کے پڑھنے والوں کو جزائے خیر عطا فرما، یااللہ اس گناہ گار بندہ کو دعا مانگنا نہیں آتا، لہٰذا ان دعاؤں کو اپنے حبیب آقائے نامدار تاجدار کونین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ وطفیل میں قبول فرما۔ آمین! ثم آمین!!

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً. وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ. وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ. ط

M. A. Patel

Scanned by CamScanner